روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	04:42
طلوع آفتاب	06:05
زوال آفتاب	12:43
غروب آفتاب	07:19

آج کی حدیث

نبی کریم ﷺ نے (پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں یہ بھی) ارشاد فرمایا کہ ''اور (جب تمہارے گھر کوئی اچھا کھانا پکے تو اس کی کوشش کرو کہ) تمہاری ہانڈی کی مہک اس کیلئے (یعنی پڑوسی اور اس کے بچوں کے لئے) باعث ایذاء نہ ہو (یعنی اس کا اہتمام کرو کہ ہانڈی کی مہک اس کے گھر تک نہ جائے ہوسکتا ہے کہ مہک جانے کی وجہ سے پڑوسی یا اس کے بچوں کے دل میں اس کی طلب اور طمع پیدا ہو اور وہ اس کی استطاعت نہ رکھتے ہوں) الّا یہ کہ اس میں سے تھوڑا سا کچھ اس کے گھر بھی بھیج دو'' (طبرانی)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 188, Wednesday- 08 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۸۸ ۞ بدھ، ۸ / جولائی، ۲۰۲۶، ۲۲ / محرم الحرام ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ / روپے، صفحات:۸

ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان ۱۴ / مفاہمتی معاہدوں پر اتفاق

ہند۔انڈونیشیا نے اعلیٰ سطحی مذاکرات کے بعد ۱۴ / مفاہمتی معاہدوں پر اتفاق اور ۶ / اہم اعلانات کیے۔ دونوں ممالک نے دفاع، زراعت، صحت، خلائی تحقیق، تجارت اور ہند۔بحر الکاہل میں تعاون کو مضبوط بنانے کا عزم کیا

جکارتہ: ہندوستان اور انڈونیشیا نے دوطرفہ تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جانے کے مقصد سے 14 مفاہمتی معاہدوں پر اتفاق کیا، جبکہ دونوں ممالک نے باہمی تعاون کو وسعت دینے کے لیے 6 اہم اعلانات بھی کیے ہیں۔ یہ پیشرفت وزیر اعظم نریندر مودی اور انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو کے درمیان منگل کو ہونے والی دوطرفہ ملاقات کے دوران سامنے آئی، جس میں دونوں رہنماؤں نے علاقائی، عالمی اور کثیر جہتی امور پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا اور ایک پرامن، مستحکم اور خوشحال ہند-بحر الکاہل خطے کے لیے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ ملاقات کے دوران جن مفاہمتی معاہدوں پر اتفاق ہوا، ان میں پرامن مقاصد کے لیے خلائی تحقیق اور خلائی ٹیکنالوجی کے استعمال سے متعلق فریم ورک معاہدے میں توسیع، طبی مصنوعات کے ضابطہ کاری کے شعبے میں تعاون، معدنیات اور فولاد کی سپلائی چین کی ٹیکنالوجی، زراعت اور اس سے وابستہ شعبوں میں اشتراک، سمندری دفاع اور سلامتی کے تعاون سے متعلق معاہدے کی توسیع اور نفاذ، قدرتی آفات سے نمٹنے کے شعبے میں تعاون، مواصلاتی ٹیکنالوجی اور خدمات، تحقیق، ٹیکنالوجی اور اختراع، صحت کے شعبے میں افرادی قوت کی ترقی، انتخابی اداروں کے درمیان تعاون، برہموس میزائل نظام، فضا سے فضا میں مارکرنے والے میزائلوں سے متعلق تعاون، انڈونیشیا میں فولادی مصنوعات کی تیاری کے مشترکہ منصوبے اور نایاب زمینی معدنیات سے متعلق ٹیکنالوجی کی ترقی جیسے اہم شعبے شامل ہیں۔ دونوں ممالک نے 6 اہم اعلانات بھی کیے جن میں یوگیا کارتا کے پرمبانن مندر کے احاطے کے تحفظ اور بحالی کے لیے ہندوستان کی معاونت، بحر ہند خطے سے متعلق تعاون کے پلیٹ فارم میں انڈونیشیائی رابطہ افسر کی تعیناتی، انڈونیشیا کو اعلیٰ معیار کے 100 ٹن گندم کے بیجوں کی فراہمی، ثقافتی اور تعلیمی تعلقات کے فروغ کے لیے ٹیگور-دیوانتارا یادگاری سال کا انعقاد، انڈونیشیا کے سنگھاساری خصوصی اقتصادی زون میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ، بنگلورو کے برانچ کیمپس کا قیام اور ہندوستان کے اوپن نیٹ ورک فار ڈیجیٹل کامرس کے طرز پر انڈونیشیا اوپن نیٹ ورک کا آغاز شامل ہے۔ اس موقع پر انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو نے وزیر اعظم نریندر مودی کو اپنے ملک کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز 'بنٹا نگ آدی پورنا جمہوریہ انڈونیشیا' سے بھی نوازا۔ اس سے قبل حالیہ دنوں میں سیشلز نے بھی وزیر اعظم مودی کو اپنے اعلیٰ ترین قومی اعزاز سے سرفراز کیا تھا۔ سرکاری معلومات کے مطابق نریندر مودی کو اب تک 25 سے زائد ممالک اپنے اعلیٰ ترین قومی اعزازات سے نواز چکے ہیں۔ ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان دفاعی اور اسٹریٹجک تعاون میں ایک اہم سنگ میل کے طور پر، دونوں ممالک نے منگل کو برہموس سپرسونک کروز میزائل اور استرا کو بصری حد سے زیادہ ہوا سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں کی فراہمی کے لیے تاریخی معاہدوں پر دستخط کیے ہیں۔ اس معاہدے کا اعلان وزیر اعظم نریندر مودی اور انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو کے درمیان جکارتہ میں استانہ مرڈیکا میں اعلیٰ سطحی دو طرفہ بات چیت کے بعد کیا گیا۔

انڈونیشیا کا دورہ جامع اور مستقبل پر مبنی رہا: وزیر اعظم

ایکس پر اپنی پوسٹ میں وزیر اعظم مودی نے کہا کہ اس دورے کے نتائج جامع۔ بامعنی اور مستقبل پر مبنی ہیں۔

جکارتہ: وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کو انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو کے ساتھ ہونے والی بات چیت کے نتائج کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات آئندہ برسوں میں نئی بلندیوں کو چھوتے رہیں گے۔ ایکس پر اپنی پوسٹ میں وزیر اعظم مودی نے کہا کہ اس دورے کے نتائج جامع۔ بامعنی اور مستقبل پر مبنی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور انڈونیشیا کی دوستی آنے والے برسوں میں مزید مضبوط ہوگی اور نئی کامیابیاں حاصل کرے گی۔ وزیر اعظم مودی اور صدر پرابوو سوبیانتو کے درمیان دوطرفہ اور وفود کی سطح پر ہونے والی ملاقاتوں کے بعد وزارت خارجہ نے دونوں ممالک کے درمیان 20 مفاہمتی یادداشتوں اور معاہدوں کی تفصیلات جاری کیں۔ ان معاہدوں میں براہموس میزائل نظام میں تعاون اور انڈونیشیا کے سنگھاساری خصوصی اقتصادی زون میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ بنگلور کے برانچ کیمپس کے قیام جیسے اہم فیصلے شامل ہیں۔ دونوں ممالک نے معدنیات اور اسٹیل سپلائی چین میں تعاون پر اتفاق کیا تاکہ معدنی شعبے میں سرمایہ کاری کو فروغ دیا جاسکے۔ جدید کان کنی اور پروسیسنگ ٹیکنالوجی تک رسائی بہتر بنائی جائے اور اہم معدنیات کی سپلائی چین کو مضبوط کیا جاسکے۔ سمندری سلامتی اور سیکیورٹی کے شعبے میں تعاون سے متعلق معاہدے میں توسیع کی گئی جس کے تحت دونوں ممالک کے کوسٹ گارڈز کے درمیان رابطہ مزید مضبوط ہوگا۔ اس کے علاوہ سمندری نگرانی۔ تلاش و بچاؤ کی کارروائیوں اور صلاحیت سازی میں بھی تعاون بڑھایا جائے گا۔ نایاب معدنیات اور ریئر ارتھ میگنیٹس کی تیاری کے لیے این ایف ٹی ڈی سی۔ مڈویسٹ لمیٹڈ اور پی ٹی پرمیناس کے درمیان معاہدہ کیا گیا تاکہ اہم معدنیات کی سپلائی چین کو متنوع بنایا جاسکے۔ براہموس میزائل نظام میں تعاون کے معاہدے کو ہندوستانی دفاعی صنعت کی صلاحیت کا مظہر قرار دیا گیا۔ اس سے آتم نربھر بھارت مہم کو تقویت ملے گی۔ دفاعی پیداوار میں اضافہ ہوگا اور برآمدات کو فروغ حاصل ہوگا۔ فضا سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں کے شعبے میں تعاون کے معاہدے سے دفاعی برآمدات۔ ٹیکنالوجی میں اشتراک اور مقامی میزائل ترقیاتی نظام کو مزید مضبوط بنانے میں مدد ملے گی۔ اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا اور کراکاٹاؤ اسٹیل کے درمیان انڈونیشیا میں اسٹین لیس اسٹیل سلیب تیار کرنے کے مشترکہ منصوبے پر بھی اتفاق ہوا۔ اس سے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور صنعتی ترقی کو فروغ ملے گا۔

این آئی اے عدالت نے ۱۵ / بنگلہ دیشی اور روہنگیائی قصورواروں کو سنائی ۵۔۵ / سال قید کی سزا

اے ٹی ایس نے عدالت کو بتایا کہ کئی بنگلہ دیشی اور روہنگیا کا فرضی دستاویزات کی بنیاد پر پاسپورٹ تک بنوایا گیا ہے، جنہیں انسانی اسمگلنگ کے ذریعہ کئی ممالک میں بھیجا بھی گیا ہے۔ ہندوستان میں غیر قانونی طریقے سے دراندازی کرنے والے 15 لوگوں کو لکھنؤ کی خصوصی عدالت نے 5-5 سال کی سزا سنائی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ان لوگوں پر 10-10 ہزار روپے جرمانے بھی عائد کیے گئے۔ ان میں 13 بنگلہ دیشی اور 2 روہنگیائی شہری شامل ہیں۔ اے ٹی ایس نے 26 اکتوبر 2021 کو اس گروہ کے کئی اراکین کو گرفتار کیا تھا۔ جن لوگوں کو این آئی اے کورٹ نے سزا سنائی ہے ان میں محفوظ الرحمٰن، الامین احمد، کھوکھن سردار، علاء الدین، جمیل احمد، حسین محمد فہد، شخاوت خان، اسید الاسلام، زین الاسلام، راجیو حسین، مومن الاسلام، مہدی حسن، شان احمد، محمد جمیل اور نور امین شامل ہیں۔ واضح رہے کہ اتر پردیش اے ٹی ایس کے ذریعہ سرحد پار اسمگلنگ کرنے والے نیٹورک کا پردہ فاش کیے جانے کے تقریباً 5 سال بعد این آئی اے عدالت کے جج اوما کانت جندل نے یہ فیصلہ سنایا۔ یہ تمام بنگلہ دیش سے آ کر مغربی بنگال میں چھپ کر رہ رہے تھے۔ سازش کے تحت متھن منڈل، وکرم سنگھ، محفوظ اور سمیر منڈل عرف ٹونی، محمد جمیل اور کچھ دیگر لوگ بنگلہ دیشی شہریوں کی ہندوستان میں دراندازی کرا رہے ہیں۔ تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی کہ یہ لوگ ایک گروہ بنا کر بنگلہ دیش اور میانمار کے شہریوں کو غیر قانونی طور پر ہندوستان میں داخل کراتے ہیں۔ ان لوگوں کا فرضی ہندوستانی آدھار کارڈ، پین کارڈ اور پاسپورٹ تک بنوار ہے ہیں۔ اے ٹی ایس نے عدالت کو بتایا کہ کئی بنگلہ دیشی اور روہنگیا کا فرضی دستاویزات کی بنیاد پر پاسپورٹ تک بنوایا گیا ہے، جنہیں انسانی اسمگلنگ کے ذریعہ کئی ممالک میں بھیجا بھی گیا ہے۔ اکتوبر 2021 میں ان تمام کو مختلف جگہوں سے اے ٹی ایس نے گرفتار کیا تھا۔ اے ٹی ایس نے تحقیقات مکمل کر تمام ملزمان کے خلاف عدالت میں چارج شیٹ داخل کی تھی۔

سری لنکا: جیل میں قیدیوں کے خونی تصادم میں اب تک ۲۷ / ہلاک، ۱۰۰ / سے زائد زخمی

جیل کے ترجمان اے سی گجنا ئیکے نے بتایا کہ ''اتوار کو قیدیوں کے ۲ / گروپوں کے درمیان شروع ہونے والا تصادم پیر کو جیل سے بھاگنے کی کوشش میں تبدیل ہوگیا

سری لنکا کے نیگومبو جیل میں ہوئے خونی تصادم میں مرنے والوں کی تعداد منگل (7 جولائی) کو 27 ہوگئی۔ اس درمیان افسران نے دعویٰ کیا ہے ہے صورتحال پر قابو پالیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تصادم کے دوران محفوظ باہر نکالے گئے تقریباً 700 قیدیوں میں کئی غیر ملکی بھی شامل ہیں۔ افسران کے مطابق حکومت نے واقعے کی تحقیقات اور آئندہ اس نوعیت کے تشدد کی روک تھام کے لیے تجاویز پیش کرنے کی غرض سے سپریم کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں تین رکنی کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' کی خبر کے مطابق جیل کے ترجمان اے سی گجنا ئیکے نے بتایا کہ اتوار کو قیدیوں کے 2 گروپوں کے درمیان شروع ہونے والا تصادم پیر کو جیل سے بھاگنے کی کوشش میں تبدیل ہوگیا۔ ناشتہ پروسے جانے کے دوران قیدیوں نے جیل افسران پر حملہ کر دیا تھا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس کے بعد ہوئی گولی باری میں جیل کے 7 افسران اور 19 قیدی مارے گئے جبکہ کئی لوگ زخمی ہو گئے۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ منگل کی صبح ایک اور شخص کی موت ہونے کے سبب اموات کی مجموعی تعداد بڑھ کر 27 ہوگئی۔ صحت کے حکام نے بتایا کہ 100 سے زائد قیدیوں اور جیل افسران کو نیگومبو اسپتال میں داخل کرایا گیا، جن میں سے کچھ کو بعد میں کولمبو کے نیشنل اسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ کم از کم 10 لوگوں کی ایمرجنسی سرجری کرنے کی ضرورت پڑی ہے۔ جیل امور کے نگراں وزیر ہرشا نانا ئیکارا نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ تحقیقات کے بعد ہی ان خامیوں کا پتہ چلے گا جن کی وجہ سے یہ تشدد ہوا۔ اپوزیشن رکن پارلیمنٹ پی پریرا نے بحران سے نمٹنے کے وزیر کے طریقۂ کار پر سخت تنقید کی۔ انہوں نے نامہ نگاروں سے کہا کہ ''جب حالات بگڑ رہے تھے تو انہوں نے صورتحال کو قابو میں کرنے کے لیے کچھ نہیں کیا، وہ ناکام رہے۔'' اپوزیشن نے پارلیمنٹ کے اسپیکر کو خط لکھ کر اس واقعہ پر فوری بحث کا مطالبہ کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ افسران نے منگل کو ایک بدنام زمانہ مجرم کٹو ویلے گوڈا اسریش کو سخت سکیورٹی والی بوسا جیل میں منتقل کر دیا۔ ان کا ماننا ہے کہ جیل کے اندر منشیات کی تقسیم کے نیٹورک سے اس کے تعلقات ہی اس پرتشدد واقعے کی بنیادی وجہ تھی۔ تشدد کے وقت تقریباً 1800 قیدی جیل میں تھے۔

مختصر مگر اہم خبریں

وائناڈ لینڈ سلائیڈنگ میں ہلاکتوں پر راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کا اظہارِ افسوس، بچاؤ کارروائیاں تیز

ترواننت پورم: وائناڈ میں لینڈ سلائیڈنگ سے 3 افراد ہلاک، 7 لاپتہ اور متعدد زخمی ہو گئے۔ راہل اور پرینکا گاندھی نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے امدادی کارروائیوں میں تعاون کی اپیل کی، جبکہ انتظامیہ نے بچاؤ مہم تیز کر دی۔ کیرالہ کے ضلع وائناڈ میں شدید بارش کے بعد پیش آنے والے لینڈ سلائیڈنگ کے واقعے پر لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی، وائناڈ کی رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی اور ریاستی حکومت نے گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے۔ ادھر امدادی اور بچاؤ کارروائیاں مسلسل جاری ہیں، جبکہ تازہ اطلاعات کے مطابق اس حادثے میں 3 افراد ہلاک، 7 زخمی اور کم از کم 7 افراد لاپتہ ہیں۔ راہل گاندھی، جو ماضی میں وائناڈ سے رکن پارلیمنٹ رہ چکے ہیں، نے سماجی رابطے کے پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں کہا کہ وائناڈ میں لینڈ سلائیڈنگ کی خبر نہایت افسوسناک ہے۔ انہوں نے جاں بحق ہونے والوں کے اہل خانہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ان کی دعائیں اور ہمدردیاں متاثرہ خاندانوں کے ساتھ ہیں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ امدادی اور بچاؤ کارروائیاں جاری ہیں اور ملبے تلے پھنسے ہر شخص تک پہنچنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔ انہوں نے کانگریس اور متحدہ جمہوری محاذ (یو ڈی ایف) کے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ امدادی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر تعاون کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ وائناڈ نے ماضی میں بھی مشکل حالات کا حوصلے سے سامنا کیا ہے اور اس سانحے میں بھی وہ ہر متاثرہ خاندان کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ کانگریس کی جنرل سکریٹری اور وائناڈ سے موجودہ رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے بھی ایکس پر اپنے بیان میں کہا کہ ملبے میں پھنسے افراد کو نکالنے کے لیے تمام ممکنہ کوششیں جاری ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیسن خود امدادی سرگرمیوں کی نگرانی کر رہے ہیں، جبکہ پولیس، قومی آفات سے نمٹنے والی فورس (این ڈی آر ایف)، ریاستی آفات سے نمٹنے والی فورس (ایس ڈی آر ایف) اور شہری دفاع کے رضاکار موقع پر موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ضلعی انتظامیہ، وزیر ٹی صدیقی، وزیر اے پی انل کمار، مقامی جماعتی ذمہ داران اور دیگر متعلقہ اداروں کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھا جارہا ہے تاکہ امدادی کارروائیاں مؤثر انداز میں جاری رہیں۔ پرینکا گاندھی نے جاں بحق افراد کے اہل خانہ سے تعزیت کرتے ہوئے یقین دلایا کہ اس مشکل گھڑی میں ہر ممکن مدد فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے لاپتہ افراد کی جلد بحفاظت بازیابی کے لیے دعا کرتے ہوئے عوام اور متحدہ جمہوری محاذ کے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ انتظامیہ کی ہدایات پر سختی سے عمل کرتے ہوئے امدادی کارروائیوں میں تعاون کریں تاکہ بچاؤ مہم میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ دریں اثنا، کانگریس کے جنرل سکریٹری (تنظیم) کے سی وینو گوپال نے ایکس پر لکھا، ''شدید بارش کے باعث وائناڈ کے کلاّ ڈی علاقے میں پیش آنے والا لینڈ سلائیڈنگ کا واقعہ نہایت تشویشناک ہے۔ ریاستی حکومت کی انتظامیہ امدادی اور بچاؤ کارروائیوں میں پوری طرح مصروف ہے، جبکہ قومی آفات سے نمٹنے والی فورس کی ٹیمیں بھی بہت جلد موقع پر تعینات کر دی جائیں گی۔'' انہوں نے مزید کہا کہ وہ یو ڈی ایف کے تمام کارکنوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ انتظامیہ کی امدادی کارروائیوں میں بھرپور تعاون کریں، اور میں اس سانحے کے تمام متاثرین کی جلد صحت یابی کے لیے دعا گو ہوں۔ حکام کے مطابق یہ حادثہ میپاڈی کے قریب کلاّ ڈی علاقے میں اس وقت پیش آیا جب مالاپورم اور وائناڈ اضلاع کو جوڑنے والے سرنگ سڑک منصوبے کے مقام پر شدید بارش کے باعث مٹی کا بڑا حصہ کھسک گیا۔ اس دوران متعدد مزدور ملبے تلے دب گئے۔ وزیر اعلیٰ وی ڈی ستیشن نے بتایا کہ اب تک تین افراد کی ہلاکت کی تصدیق ہو چکی ہے جبکہ سات افراد تا حال لاپتہ ہیں۔ سات زخمیوں کو نکال کر اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے وائناڈ کے لیے سرخ انتباہ جاری کر رکھا ہے اور مسلسل بارش کے باعث امدادی کارروائیاں انتہائی احتیاط کے ساتھ جاری ہیں۔

بہار میں نیٹ پیپر لیک کے بعد افسردہ طالبہ ۳ / دنوں سے تھی لاپتہ

طالبہ سندھیا کماری نیٹ پیپر لیک کی وجہ سے پریشان تھی۔ اطلاع ملتے ہی مفصل تھانہ پولیس موقع پر پہنچی

طالبہ سندھیا کماری نیٹ پیپر لیک کی وجہ سے پریشان تھی۔ اطلاع ملتے ہی مفصل تھانہ پولیس موقع پر پہنچی اور مقامی لوگوں کی مدد سے لاش کو کنویں سے باہر نکال کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجنے کا عمل شروع کیا۔ مونگیر میں مفصل تھانہ علاقہ کے کلیان چک گاؤں میں 3 دنوں سے لاپتہ طالبہ کی لاش منگل (7 جولائی) کے روز گھر کے قریب کنویں سے برآمد ہوئی۔ 20 سالہ طالبہ سندھیا کماری نیٹ پیپر لیک کی وجہ سے کافی پریشان تھی۔ اطلاع ملتے ہی مفصل تھانہ پولیس موقع پر پہنچی اور مقامی لوگوں کی مدد سے لاش کو کنویں سے باہر نکال کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیجنے کا عمل شروع کیا۔ طالبہ کے والد دھرم ویر یادو نے بتایا کہ سندھیا ان کی اکلوتی بیٹی تھی۔ سندھیا پڑھائی میں کافی اچھی تھی اور ڈاکٹر بننا چاہتی تھی۔ اسی لیے دو بار نیٹ کا امتحان دے چکی تھی۔ رشتہ داروں کا کہنا ہے کہ دونوں بار نیٹ کا پیپر لیک ہونے کی وجہ سے سندھیا پریشان رہنے لگی تھی۔ ان کا دعوی ہے کہ 5 جولائی کی صبح تقریباً 4 بجے وہ رفع حاجت کے لیے گھر سے نکلی تھی اور گھر واپس نہیں لوٹی۔ کافی تلاش کے بعد پولیس کو گمشدگی کی اطلاع دی گئی۔ منگل کے روز گھر کے قریب واقع ایک کنویں میں لاش نظر آنے کے بعد مقامی لوگوں نے پولیس کو خبر دی۔ مفصل تھانہ کے انچارج وپن کمار سنگھ نے بتایا کہ گمشدگی کی شکایت پہلے ہی درج کرائی جا چکی ہے۔ کنویں سے لاش نکال لی گئی ہے۔ رشتہ داروں نے پوچھ تاچھ کے دوران بتایا کہ طالبہ نے مبینہ طور پر خود ہی کنویں میں چھلانگ لگائی ہوگی۔ حالانکہ موت کی اصل وجہ کا پتہ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور پولیس کی تفتیش کے بعد ہی لگ سکے گا۔ طالبہ کے والدین نیٹ امتحان کے بعد پیدا صورت حال کو ہی اس موت کا ذمہ دار ٹھہرا رہے ہیں، لیکن فوری طور پر کچھ بھی کہنا جلد بازی ہوگی۔ پولیس کا بھی یہی کہنا ہے کہ پہلے پوسٹ مارٹم رپورٹ آجائے، پھر آگے کی کارروائی کی جائے گی۔

کلکتہ ہائی کورٹ نے ممتا بنرجی کی ریلی کو مشروط منظوری دے دی

عدالت کے حکم کے مطابق ریلی صرف سڑک کی ایک لین سے گزرے گی، جبکہ دوسری لین گاڑیوں کی آمدورفت کے لیے کھلی رہے گی۔ عدالت نے یہ بھی ہدایت دی ہے کہ ریلی میں 1000 سے زیادہ افراد کو شرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔ کلکتہ ہائی کورٹ کی سنگل جج بنچ نے منگل کو مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی قیادت میں کولکاتہ میں مختلف مسائل کے خلاف نکالی جانے والی احتجاجی ریلی کو مشروط اجازت دے دی۔ ان معاملات میں جنوبی 24 پرگنہ ضلع کے باروئی پور میں مبینہ عصمت دری اور قتل کے بعد ایک کم عمر لڑکی کی موت کا واقعہ بھی شامل ہے۔ ریلی کے لیے پولیس سے اجازت نہ ملنے پر ممتا بنرجی نے منگل کی صبح جسٹس سوگتا بھٹاچاریہ کی سنگل جج بنچ سے رجوع کرتے ہوئے معاملے کی فوری سماعت کی درخواست کی۔ عدالت نے ان کی درخواست منظور کر لی اور منگل کو دن کے دوسرے نصف میں اس معاملے کی سماعت کی۔ تفصیلی دلائل سننے کے بعد جسٹس بھٹاچاریہ کی بنچ نے بالآخر چند شرائط کے ساتھ ریلی نکالنے کی اجازت دے دی۔ جسٹس بھٹاچاریہ کی جانب سے عائد کردہ شرائط کے مطابق ریلی کا راستہ جنوبی کولکاتہ کے بالی گنج فاری چوراہے سے ہاجرا چوراہے تک ہی محدود رہے گا۔ عدالت نے ریلی کو دوپہر 2:30 بجے سے شام 4:30 بجے تک، یعنی صرف 2 گھنٹے کے لیے اجازت دی ہے۔ عدالت کے حکم کے مطابق ریلی صرف سڑک کی ایک لین سے گزرے گی، جبکہ دوسری لین گاڑیوں کی آمدورفت کے لیے کھلی رہے گی۔ عدالت نے یہ بھی ہدایت دی ہے کہ ریلی میں 1000 سے زیادہ افراد کو شرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔ واضح رہے کہ باروئی پور واقعے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ممتا بنرجی پیر (6 جولائی) کو سڑکوں پر اتری تھیں۔ سابق وزیر اعلیٰ نے پیر کے روز جنوبی کولکاتہ کے کالی گھاٹ میں واقع اپنی رہائش گاہ سے 'موم بتی جلوس' نکالا تھا۔ حالانکہ ان کی رہائش گاہ کے قریب تعینات سنٹرل آرمڈ پولیس فورس (سی اے پی ایف) کے اہلکاروں نے جلوس کو روک دیا۔ اس کے باوجود ممتا بنرجی اپنے ساتھیوں اور حامیوں کے ساتھ رکاوٹیں اور بیریکیڈس کو پار کرتے ہوئے جلوس کے ساتھ سمیت ہریش چٹرجی اسٹریٹ کی مرکزی سڑک تک پہنچ گئیں۔

ہندوستان۔انڈونیشیا نے برہموس، استرا معاہدے پر دستخط کئے

خلائی شعبے میں مزید تعاون بڑھانے پر اتفاق

جکارتہ: ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان دفاعی اور اسٹریٹجک تعاون میں ایک اہم سنگ میل کے طور پر، دونوں ممالک نے منگل کو برہموس سپرسونک کروز میزائل اور استرا کو بصری حد سے زیادہ ہوا سے فضا میں مار کرنے والے میزائلوں کی فراہمی کے لیے تاریخی معاہدوں پر دستخط کیے ہیں۔ اس معاہدے کا اعلان وزیر اعظم نریندر مودی اور انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو کے درمیان جکارتہ میں استانہ مرڈیکا میں اعلیٰ سطحی دوطرفہ بات چیت کے بعد کیا گیا۔ میزائل سودے اسٹریٹجک معاہدوں کی ایک سیریز کا حصہ ہیں جن کا مقصد دونوں بحری ہمسایوں کے درمیان جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کو گہرا کرنا ہے۔ ہندوستان نے انڈونیشیا کو استرا اسسٹم فراہم کرنے پر اتفاق کیا۔ دونوں ممالک نے میری ٹائم سیفٹی اور سیکورٹی تعاون پر ایک فریم ورک کو بھی حتمی شکل دی۔ ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، پی ایم مودی نے اس دن کو دوطرفہ تعلقات میں 'سنہری باب' کا آغاز قرار دیا۔ پی ایم مودی نے کہا، ''آج ہندوستان-انڈونیشیا شراکت داری میں ایک سنہری باب کا آغاز ہے، اور اس سنہری باب کا 21 ویں صدی کی دنیا پر، پوری انسانیت پر گہرا مثبت اثر پڑے گا'' انہوں نے انڈونیشیا کے صدر سوبیانتو کے ساتھ ایک مشترکہ پریس بیان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''ہمارے ممالک کے درمیان بڑھتا ہوا اعتماد ہمارے دفاع، شراکت داری دونوں ممالک کے مشترکہ تحقیق اور صلاحیت کی تعمیر کے ذریعے سلامتی اور سمندری تعاون کے ساتھ ... اس کو بلند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پی ایم مودی نے اس بات کی تصدیق کی کہ انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (اسرو) پرامن مقاصد کے لیے بیرونی خلا کی تلاش میں مدد کرے گی اور انڈونیشیا کے خلائی شعبے کی استعداد کار میں اضافے میں مدد کرے گی۔ ہندوستان اور انڈونیشیا نے 1951 میں باضابطہ دفاعی تعلقات قائم کیے، جب کہ دفاعی تعاون کے ایک معاہدے پر 2001 میں دستخط کیے گئے اور 2006 میں اس کی تجدید ہوئی۔ شراکت داری کو 2018 میں وزیر اعظم مودی کے انڈونیشیا کے دورے کے دوران بڑا فروغ ملا، جب دونوں ممالک نے دفاعی تعاون پر مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے تھے۔ برسوں کے دوران، دونوں ممالک نے دوطرفہ اور کثیر جہتی مشقوں، مربوط بحری گشت، دفاعی مکالموں، تربیتی تبادلوں اور دفاعی صنعتوں کے درمیان تعاون کے ذریعے تینوں خدمات میں فوجی مصروفیت کو وسیع کیا ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ رہنماؤں نے شراکت داری کے مکمل اسپیکٹرم کا جائزہ لیا۔ بات چیت کے بعد دونوں رہنماؤں کی موجودگی میں متعدد مفاہمت کی یادداشتوں کا تبادلہ ہوا۔ اس سے پہلے دن میں، پی ایم مودی کو انڈونیشیا کے اعلیٰ ترین شہری اعزاز سے نوازا گیا، جو انہوں نے کروڑ ہندوستانیوں'' اور دونوں ممالک کے درمیان تاریخی رشتوں کے لیے وقف کیا۔

مانخورد شیواجی نگر سانحہ قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی ہوگی

وزیر آشیش شیلار نے قانون ساز اسمبلی کو یقین دلایا، بدعنوانی کے خاتمے تک غیر مجاز تعمیرات پر قابو نہیں پایا جا سکتا، ذمہ دار وارڈ افسران کو معطل کرے، بے قصور مکان مالکان کو ناانصافی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا، غیر مجاز تعمیرات کو بچانے والے قصوروار میونسپل اہلکاروں کی مکمل انکوائری کی جائے گی، اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی، حکومت کی یقین دہانی: ابوعاصم اعظمی

ممبئی: ممبئی مانخورد۔شیواجی نگر حلقہ میں عمارت گرنے کے المناک واقعہ کو لے کر آج مہاراشٹر قانون ساز اسمبلی میں مانسون اجلاس کے دوران گرما گرم بحث ہوئی۔ سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی نے جارحانہ انداز میں اس سانحہ میں ہلاک بے قصور جانوں کے ضیاع اور مقامی انتظامیہ کے اندر بدعنوانی کا مسئلہ اٹھایا۔ حکومت کا موقف پیش کرتے ہوئے وزیر آشیش شیلار نے ایوان کو یقین دلایا کہ اس کی مکمل تحقیقات کی جائے گی اور قصوروار میونسپل عہدیداروں سمیت تمام ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی، سرکاری بدعنوانی کی وجہ سے غریبوں کی جان ضائع ہوتی ہے۔ ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی نے اپنے حلقے کی سنگین صورتحال پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ گزشتہ رات، 30:8 پر، ایک تین منزلہ عمارت گر گئی، جس کے نتیجے میں ٹین شیٹ کی چھتوں والے دو غریب گھرانوں میں رہنے والے چھ بے قصوروں کی موت ہوگئی۔ پولیس نے ایک غریب گھر کے مالک غلام رضا کو حراست میں لے لیا ہے، جس نے اپنا کمرہ 1000 روپے سے 1000 روپے میں کرایہ پر لیا تھا۔ اس میں ان کا کیا قصور تھا جو کہ غیر مجاز تعمیرات کو سہارا دیتے ہیں، اگر بلدیہ کے افسران کو رشوت دیے بغیر ایک انچ بھی تعمیر نہیں ہو سکتی۔ اپنے غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے اعظمی نے مزید کہا، کہ بعد منوہر جوشی کے دور میں، غیر مجاز تعمیرات کو روکنے اور اگر کچھ ہوتا ہے تو متعلقہ افراد سے مسماری کے اخراجات وصول کرنے اور ایف آئی آر درج کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا، اس کے باوجود 36 سال گزرنے کے باوجود، ایک بھی وارڈ افسر کو معطل نہیں کیا گیا ہے، کیونکہ گوونڈی کی ترقی صرف کاغذات پر ہے بارش کا پانی لوگوں کے گھروں میں بھر رہا ہے، مزید برآں، خالی کرائے گئے ٹرانزٹ کیمپ کی جگہوں کو اسٹیمپ پیپر کے معاہدوں کے ذریعے غیر قانونی طور پر فروخت کیا جا رہا ہے، اس کے باوجود میونسپلٹی کوئی کارروائی نہیں کر رہی ہے۔ انہوں نے وارڈ آفیسر اور ڈی ایم سی کے ساتھ فوری میٹنگ کا مطالبہ کیا تاکہ ان مسائل کو حل کیا جا سکے اور اس طرح کی غیر قانونی سرگرمیوں کو روکا جا سکے۔ ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے وزیر آشیش شیلار نے چھ افراد کی موت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا، "یہ واقعی ایک افسوسناک واقعہ ہے۔ معزز رکن اسمبلی کی طرف سے اٹھائے گئے دو مسائل کے حوالے سے حکومت مثبت اقدامات کر رہی ہے۔ پہلے نکات کے بارے میں پولیس کی طرف سے محض مکان کرایہ پر لینے کے لیے حراست میں لیے گئے مالک مکان کے بارے میں احکامات جاری کیے جائیں گے کہ اس کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے بصورت یہ کہ وہ اس سانحے میں قصوروار نہیں ہے دیگر اگر وہ اس میں ملوث ہے تو اس پر بھی کارروائی ہوگی غیر مجاز تعمیرات پر حکومت کے موقف کو واضح کرتے ہوئے وزیر شیلار نے یقین دلایا، اس تین منزلہ عمارت کے گرنے اور وہاں پر غیر مجاز تعمیرات کے ذمہ دار یا ملوث تمام افراد کی مکمل تحقیقات کی جائے گی۔ چاہے ان کارروائیوں کو بچانے والے اہلکار میونسپل کارپوریشن سے تعلق رکھتے ہوں انہیں بخشا نہیں جائے گا۔ کوئی بھی ذمہ دار پایا گیا تو ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ اس بحث کے بعد ممبئی کی نظریں مانخورد شیواجی نگر میں غیر مجاز تعمیرات اور بدعنوان اہلکاروں کے تعلق سے حکومت کیا قدم اٹھاتی ہے اس پر مرکوز ہوگئی ہے۔

مالیگاؤں میں پھر پانی کا بحران، مین پائپ لائن پھٹنے سے سپلائی دو دن مؤخر، آخر شہری کب تک آزمائش جھیلیں گے؟

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر میں پانی کے بحران نے ایک بار پھر ہزاروں شہریوں کی مشکلات میں اضافہ کردیا ہے۔ آگرہ روڈ پر فلائی اوور برج کے نیچے پانی کی مین پائپ لائن پھٹ جانے کے باعث مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن کے محکمۂ آب رسانی نے اعلان کیا ہے کہ پانی کی سپلائی میں دو دن کی تاخیر ہوگی۔ محکمہ کے مطابق پائپ لائن کی مرمت کے لیے وقت درکار ہے، اس لیے جن علاقوں میں منگل کو پانی آنے والا تھا وہاں اب جمعرات کو مقررہ وقت پر پانی فراہم کیا جائے گا، جبکہ بدھ کی سپلائی جمعہ کو ہوگی۔ انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ پانی کا استعمال نہایت احتیاط سے کریں۔ لیکن سوال صرف دو دن کی تاخیر کا نہیں بلکہ برسوں سے جاری اس سنگین مسئلے کا ہے جو اب شہریوں کی روزمرہ زندگی کا مستقل عذاب بن چکا ہے۔ تقریباً ہر ایک یا دو ماہ بعد یہی اعلان دہرایا جاتا ہے کہ کہیں نہ کہیں مین پائپ لائن پھٹ گئی ہے، مرمت جاری ہے، پانی کی سپلائی متاثر ہوگی اور شہری پانی بچا کر استعمال کریں۔ آخر یہ سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟ کیا ہر بار صرف عارضی مرمت ہی اس مسئلے کا حل ہے یا پھر شہریوں کو ہمیشہ اسی بے یقینی کے ساتھ جینا ہوگا؟ مالیگاؤں کے عوام کا کہنا ہے کہ جب پہلے ہی دو دن بعد صرف ایک گھنٹے سے بھی کم وقت کے لیے پانی فراہم کیا جاتا ہے تو ایسے میں ایک خاندان اس محدود پانی سے کتنے دن اپنی ضروریات پوری کرے؟ گھریلو استعمال، وضو، صفائی، کھانا پکانے اور دیگر بنیادی ضروریات کے لیے پانی زندگی کی ناگزیر ضرورت ہے، لیکن شہر کے ہزاروں خاندان ہر مرتبہ اسی پریشانی اور اضطراب کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ صورتحال اس لیے بھی زیادہ تشویشناک ہے کہ ایک ہزار کروڑ روپے سے زائد کے بجٹ والی مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن آج تک پانی کی فراہمی کے لیے کوئی دیرپا اور مؤثر منصوبہ عوام کے سامنے نہیں لا سکی۔ اگر پائپ لائنیں بار بار پھٹ رہی ہیں تو یہ بنیادی ڈھانچے کی کمزوری، نگہداشت کے فقدان اور طویل مدتی منصوبہ بندی کی ناکامی کا واضح ثبوت ہے۔ صرف ہنگامی مرمتیں اور وقتی اعلانات شہریوں کے صبر کا مزید امتحان لے رہے ہیں۔ شہری حلقوں کا یہ بھی الزام ہے کہ میونسپل کارپوریشن کی تمام تر توجہ پانی پٹی میں مسلسل اضافہ اور اس کی وصولی پر مرکوز نظر آتی ہے، جبکہ پانی کی منصفانہ، باقاعدہ اور بلاتعطل فراہمی کے لیے سنجیدہ اقدامات دکھائی نہیں دیتے۔ جب عوام اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے ٹیکس اور پانی پٹی ادا کرتے ہیں تو کیا انہیں معیاری اور مستقل بنیادی سہولت فراہم کرنا بلدیہ کی ذمہ داری نہیں؟ ضرورت اس بات کی ہے کہ مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن وقتی اعلانات اور عارضی مرمتوں سے آگے بڑھتے ہوئے شہر کی بوسیدہ پائپ لائنوں کا مکمل تکنیکی سروے کرائے، مرحلہ وار نئی پائپ لائنیں بچھانے کا جامع منصوبہ تیار کرے، پانی کی تقسیم کے نظام کو جدید بنایا جائے اور ایسی مؤثر حکمت عملی اختیار کی جائے کہ بار بار پائپ لائن پھٹنے کے واقعات ہمیشہ کے لیے ختم ہوں۔ عوام کو صرف پانی بچانے کی نصیحت کرنا کافی نہیں۔

ناسک میں ۵۰ ر گاؤں کا رابطہ باقی ضلع سے منقطع

ترمبکیشور تعلقہ میں پاہینے اور بھیل مال گاؤں کے قریب پل کی تعمیر جاری تھی جس کیلئے ایک متبادل سڑک بنائی گئی تھی

مہاراشٹر میں مسلسل موسلا دھار بارش نے معمولات زندگی کو بری طرح متاثر کردیا ہے۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے ناسک ضلع میں بھاری سے بہت بھاری بارش کیلئے ریڈ الرٹ جاری کیا ہے۔ ریاست کے کئی اضلاع میں سیلابی کیفیت ہے۔ گزشتہ پانچ دنوں میں بارش سے متعلق مختلف واقعات میں ۲۱ ر افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ صورتحال کو دیکھتے ہوئے ریاستی حکومت اور ضلع انتظامیہ پوری طرح چوکس ہے۔ ناسک ضلع کے ترمبکیشور اور اگت پوری میں بھاری بارش اور بال پھٹنے کا الرٹ تھا۔ ذرائع کے مطابق گزشتہ کئی دنوں سے مسلسل بارش کے سبب ناسک ضلع کے ترمبکیشور تعلقہ میں سڑک بہہ گئی اور ضلع کے ۵۰ ر گاؤں کا رابطہ باقی علاقوں سے منقطع ہو چکا ہے۔ ترمبکیشور تعلقہ میں پاہینے اور بھیل مال کو جوڑنے والی متبادل سڑک کو نقصان پہنچا۔ گاؤں کے قریب پل کی تعمیر جاری تھی اور اسی سبب ایک متبادل سڑک بنائی گئی تھی لیکن وہ بہہ گئی جس سے ۴۰ ر سے ۵۰ ر دیہاتوں کا رابطہ منقطع ہو گیا۔ اب لوگوں کو ترمبکیشور سے واڈا، پال گھر تک دوسرا راستہ اختیار کرنا پڑے گا جس کیلئے ڈھائی سے تین کلومیٹر کا چکر لگانا ہوگا۔ محکمۂ موسمیات کی وارننگ کے بعد ناسک ضلع انتظامیہ نے احتیاطی تدابیر اختیار کی ہیں اور ترمبکیشور، اگت پوری، پیٹھ، ڈنڈوری اور ناسک دیہی علاقوں کے تمام اسکولوں اور کالجوں میں تعطیل کا اعلان کیا ہے۔ ان علاقوں میں ہفتہ وار بازار بھی بند رہیں گے۔ مزید برآں، عقیدت مندوں کی حفاظت کیلئے ترمبکیشور مندر اور سپت شرنگی مندر کو بھی ایک دن کیلئے درشن کیلئے بند کردیا گیا ہے۔ موسلا دھار بارش نے ضلع کے کئی حصوں بشمول اگت پوری اور ترمبکیشور کو اپنی لپیٹ میں لے لیا لیکن محکمہ موسمیات کی پیش گوئی صحیح ثابت نہیں ہوئی اور ضلع میں کہیں بادل پھٹنے کا واقعہ پیش نہیں آیا۔ واضح رہے کہ منگل کو ناسک میں سب سے زیادہ بارش اگت پوری، سرگانا اور ترمبکیشور میں ہوئی۔ تاہم ۳۰۰ ر ملی میٹر بارش کا حکومت کا دعویٰ بھی غلط ثابت ہوا۔ اس لیے یہ یقیناً راحت کی بات ہے کہ ایک بڑی تباہی ٹل گئی ہے۔ واضح رہے کہ منگل ۷ ر جولائی کو ناسک میں بادل پھٹنے کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ ناسک کے اگت پوری اور ترمبکیشور سمیت کچھ علاقوں میں ۳۰۰ ر ملی میٹر بارش ہوگی۔ اس کی وجہ سے ناسک شہر اور ضلع میں انتظامیہ ہائی الرٹ پر تھا۔ اس کے علاوہ اسکولوں میں تعطیل کا اعلان کردیا گیا۔ ناسک میں سب سے زیادہ بارش اگت پوری میں ہوئی ہے۔

ممبئی ۶ ر دنوں سے جاری موسلا دھار بارش کے سبب جھیلوں کی سطح آب میں اضافہ

نشیبی علاقوں میں بی ایم سی کے افسران و اہلکار سرگرداں، مانخورد سانحہ کے بعد خاطیوں کے خلاف کارروائی کا انتباہ: میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں گزشتہ 6 دنوں سے جاری موسلا دھار بارش کے سبب جھیلوں کی سطح آب میں اضافہ درج کیا گیا ہے اور 29 فیصد جھیلوں میں پانی کی سطح آب میں اضافہ ہوا ہے گزشتہ سال کے مقابلے اس سال جولائی ماہ میں بہتر بارش درج کی گئی ہے ستمبر تک بہتر بارش کے بعد ہی 100 فیصد جھیلوں کے لبریز ہونے کی توقع ہے جبکہ یکم جولائی سے 6 دنوں تک 300 ملی میٹر بارش درج کی گئی ہے جس کے سبب وہیار جھیل لبریز ہو چکی ہے یہ دعویٰ آج ممبئی میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے کیا ہے انہوں نے کہا کہ بارش کے دوران بی ایم سی اہلکاروں اور افسران کو نشیبی علاقوں سمیت ایسے مقامات پر مامور کیا گیا تھا جہاں پانی جمع ہونے کی شکایت موصول ہوتی تھی اس کے ساتھ ہی بی ایم سی عملہ الرٹ پر ہے ممبئی شہر شمالی مضافات اور مغربی مضافات سمیت دیگر مقامات پر بارش کے دوران درخت گرنے کے واقعات میں بے تحاشہ اضافہ درج کیا گیا ہے جولائی ماہ میں ایک ہزار سے زائد درخت گرنے کے واقعات ہوئے ہیں 30 جون کو والکیشور میں دیوار گری جس میں ایک شخص زخمی ہوگیا۔ 5 سے 6 دنوں میں بارش کے دوران دیوار گرنے اور گھر گرنے کی 100 سے زائد شکایت موصول ہوئی ہے۔ مانخورد میں تین منزلہ عمارت گرنے کے بعد بھیڈے نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ عمارت غیر قانونی تھی جبکہ 50 لاکھ سے زائد آبادی جھوپڑ پٹیوں میں مقیم ہے اس کے ساتھ ہی ان جھوپڑوں کو 2011ء تک کا تحفظ بھی فراہم ہے ایسے میں ان کیلئے اسکیمات بھی نافذ کی گئی ہے اور سرکار اس پر توجہ بھی دیتی ہے اس کے ساتھ ہی غیر قانونی تعمیراتی کاموں کو تحفظ فراہم کرنے والے افسران پر کارروائی کی بھی ہدایت جاری کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی ایسے علاقوں میں خاص نگرانی بھی رہے گی انہوں نے کہا کہ ہنگامی حالات کے دوران سیلاب میں پھنسے اہل خانہ کو بی ایم سی اسکولوں میں منتقل کیا گیا انہیں امداد فراہم کی گئی درخت گرنے کے سبب دو افراد کی موت درج کی گئی ہے۔ بھیڈے نے کہا کہ نالوں کے پانی بھرنے کے سبب کئی سڑکیں متاثر ضرور رہی لیکن زیادہ بارش کے بعد ہی کئی سڑکوں کو منتقل کیا گیا اور کئی کو بدن کیا گیا انہوں نے کہا کہ بارش کے دوران تعمیراتی کمپنیوں کیلئے علیحدہ رہنمایانہ اصول جاری کئے گئے ہیں جس کی پابندی ان پر لازمی ہے اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس پر کارروائی ہوگی۔ گڑھوں سے پاک ممبئی بنانے کیلئے کنکریٹ سڑکوں کو عام کیا گیا ہے اور گڑھوں کو بھرنے کیلئے بھی بی ایم سی فعال ہے اس کے ساتھ ہی مین ہال کے سانحہ کے بعد بھی بی ایم سی کے اہلکاروں کو ضروری ہدایت جاری کی گئی ہے۔ ممبئی فی گھنٹہ 70 سے 80 کی رفتار سے ہوا چلنے کے سبب درختوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے ایسے میں درختوں کے قیام پر بھی بی ایم سی توجہ دے رہی ہے زیادہ تک درخت فٹ پاتھ کے کنارے اور سڑکوں پر ہے ایسے میں درختوں کی کٹائی کے ساتھ ان کے استحکام پر بھی زور دیا گیا ہے ایسے خطرناک درختوں کی کٹائی بھی کی جاتی ہے وہ خطرناک حالت میں ہے عوام بھی حادثات کے بعد بی ایم سی کو شکایت کررہے ہیں۔

نیوارا انگلش میڈیم اسکول میں طالبات کیلئے خصوصی لنچ گیدرنگ کا شاندار انعقاد

مالیگاؤں: نیوارا انگلش میڈیم اسکول اینڈ جونیئر کالج، مالیگاؤں اور نیوارا سیمی انگلش نیٹورک میں طالبات کے لیے ایک خصوصی لنچ گیدرنگ کا نہایت شاندار اور یادگار انعقاد کیا گیا۔ اس رنگارنگ اور خوشگوار پروگرام کا مقصد طالبات کو تعلیمی مصروفیات کے ساتھ خوشگوار، دوستانہ اور باوقار ماحول فراہم کرنا تھا، جہاں انہوں نے بھرپور جوش و خروش کے ساتھ شرکت کرتے ہوئے اس یادگار دن سے خوب لطف اٹھایا۔ اس موقع پر اسکول کے چاروں ہاؤسز نے مختلف دلچسپ، تعلیمی اور تفریحی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ہر ہاؤس نے اپنی صلاحیتوں، نظم و ضبط اور ٹیم ورک کا بہترین مظاہرہ پیش کیا، جس سے پورا ماحول خوشیوں، مسکراہٹوں اور مثبت جذبوں سے بھر گیا۔ طالبات نے اجتماعی لنچ، دوستانہ میل جول اور مختلف سرگرمیوں سے بھرپور انداز میں لطف اندوز ہو کر اس دن کو اپنی یادگار زندگی کے خوبصورت لمحات میں شامل کر لیا۔ اس کامیاب پروگرام کے انعقاد پر اسکول کے چیئرمین جناب اظہر مہدی صاحب اور چیئر پرسن محترمہ عرفانہ مہدی صاحبہ کی تعلیمی خدمات، طلبہ و طالبات کی ہمہ جہت شخصیت سازی کے لیے ان کی دور اندیش قیادت اور بہترین سرپرستی کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا گیا۔ ان کی مثبت سوچ، حوصلہ افزائی اور معیاری تعلیمی وژن ہی نیوارا کو مسلسل کامیابیوں کی نئی منزلوں تک پہنچا رہا ہے۔ اس کامیاب پروگرام کو بہترین انداز میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اسکول کے پرنسپل شیبان سر، نیوارا انگلش میڈیم پرائمری کی ہیڈ مسٹریس رضوانہ میم، نیوارا سیمی انگلش نیٹورک کی ہیڈ مسٹریس آفرین میم، سپروائزر رزاقصی میم اور ادا میم ایڈمن ذیشان سر سمیت تمام تدریسی و غیر تدریسی عملے نے بھرپور تعاون، محنت اور ذمہ داری کا مظاہرہ کیا، جس کے باعث یہ تقریب انتہائی منظم، کامیاب اور یادگار ثابت ہوئی۔ پروگرام کے اختتام پر طالبات نے انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مستقبل میں بھی اس نوعیت کی مثبت، تعلیمی اور تفریحی سرگرمیوں کا انعقاد ہوتا رہے تاکہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی ذہنی، سماجی اور اخلاقی نشوونما بھی مزید بہتر انداز میں ہو سکے۔

۱۳۲ ر کروڑ کے کاموں کا ٹینڈر شائع، شہر بھر میں ہونگے تعمیری کام

عوام پر کوئی نیا ٹیکس نہیں، کارپوریشن کی آمدنی بڑھانے کا منصوبہ بھی تیار، عوام تعاون کریں

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن میں برسراقتدار سیکولر فرنٹ نے شہر کی ترقی کے لیے بڑا اقدام اٹھایا ہے۔ سیکولر فرنٹ نے شہر کے اہم ڈی پی راستوں کی تعمیر اور مرمت کے لیے 132 کروڑ روپے کے ٹینڈر جاری کر دیے ہیں۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آصف شیخ، مستقیم ڈگنیٹی اعجاز بیگ و دیگر ذمہ داران نے بتایا کہ نئی باڈی کو پہلا بجٹ ملا تو شہر کی ترقی کے لیے ایک اچھا منصوبہ تیار کیا گیا۔ شہر کے اہم ڈی پی روڈز کی حالت بہت خراب تھی، جن کی مرمت اور تعمیر کے لیے 122 کروڑ روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ بعد میں ایک برج اور روڈ کی توسیع کے لیے 5 کروڑ روپے کا اضافہ کر کے کل 127 کروڑ روپے کے ٹینڈر جاری کیے گئے۔ ان ٹینڈروں میں شہر کے پربھاگ نمبر 1، 2، 3 اور 4 کے تمام اہم روڈز شامل ہیں۔ ٹینڈر کی آخری تاریخ 30 جولائی ہے اور اسی دن ٹینڈر کھولے جائیں گے۔ کوشش ہے کہ جلد از جلد ورک آرڈر جاری کر کے کام شروع کیا جائے۔ اس طرح کے امید افزا جملوں کا اظہار سیکولر فرنٹ نے کیا۔ اس کے علاوہ اگرا روڈ (درے گاؤں نیشنل ہائی وے نمبر 3 سے موسم برج تک) راستوں کی خوبصورتی، لائٹنگ اور نئے پولز لگانے کے لیے 5 کروڑ روپے کا الگ ٹینڈر جاری کیا گیا ہے۔ کل، 132 کروڑ روپے کے ٹینڈرز جاری ہو چکے ہیں، سیکولر فرنٹ کے ذمہ داران میں آصف شیخ و مستقیم ڈگنیٹی نے کہا کہ شہر کی 54 اہم سڑکوں کو کھولنے کا بھی منصوبہ ہے۔ انکروچمنٹ ہٹانے اور روڈز کی اصل چوڑائی بحال کرنے کے لیے سخت اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ٹینڈر میں سخت شرائط رکھی گئی ہیں تاکہ معیار برقرار رہے اور کام وقت پر ہو۔ انہوں نے بتایا کہ کارپوریشن کی آمدنی بڑھانے کا منصوبہ بھی تیار ہے، بغیر کسی نئے ٹیکس کے۔ شہریوں سے اپیل کی کہ کچھ وقت دیں، ان شاء اللہ شہر کا چہرہ بدل جائے گا اور چند مہینوں میں تبدیلی نظر آئے گی۔ یہ ترقیاتی کام شہر کے لیے ایک بڑی خوشخبری ہے جو شہریوں کی روزمرہ زندگی کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

مالیگاؤں کے مضافات میں علم کا نیا چراغ روشن، عضباء سوسائٹی کے انگلش میڈیم اسکول کا شیخ آصف کے ہاتھوں افتتاح

مالیگاؤں: (خیال اثر) تعلیم کسی بھی مہذب معاشرے کی بنیاد، ترقی کی پہلی سیڑھی اور روشن مستقبل کی سب سے مضبوط ضمانت ہوتی ہے۔ جس قوم کے ہاتھ میں قلم آ جاتا ہے، اس کے مقدر سے محرومیاں، جہالت اور پسماندگی خود بخود دور ہونے لگتی ہیں۔ اسی فکر اور جذبۂ خدمت کو عملی شکل دیتے ہوئے عضباء سوسائٹی نے مالیگاؤں شہر کے مضافاتی علاقوں سرسید نگر، طاہرہ پارک، شیخ رشید نگر، ہارون انصاری نگر اور اطراف کی بڑی آبادی کے لیے ایک معیاری انگلش میڈیم اسکول قائم کر کے تعلیم کے میدان میں ایک تاریخی اور مثالی قدم اٹھایا ہے۔ اس اسکول کا باوقار افتتاح مالیگاؤں شہر کے سابق رکن اسمبلی اور اسلام پارٹی کے قائد شیخ آصف کے ہاتھوں عمل میں آیا، جسے اہل علاقہ نے امید، خوشی اور تعلیمی بیداری کی ایک نئی شروعات قرار دیا۔ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے شیخ آصف نے کہا کہ برسوں سے ان علاقوں کے ہزاروں بچے معیاری انگریزی تعلیم کی سہولت سے محروم تھے۔ والدین کو اپنے بچوں کو دور دراز علاقوں میں بھیجنے پر مجبور ہونا پڑتا تھا، جبکہ بہت سے غریب اور متوسط خاندان مالی مشکلات کے سبب اپنے بچوں کو بہتر تعلیم دلانے سے قاصر رہتے تھے۔ ایسے حالات میں عضباء سوسائٹی نے نہ صرف ایک تعلیمی ادارہ قائم کیا بلکہ علاقے کے بچوں کے روشن مستقبل کی بنیاد رکھ دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف ایک اسکول نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے امید، اعتماد اور ترقی کا ایک نیا دروازہ ہے۔ شیخ آصف نے کہا کہ تعلیم کے بغیر نہ فرد ترقی کر سکتا ہے، نہ خاندان مضبوط ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی قوم عزت و وقار کے ساتھ دنیا میں اپنا مقام حاصل کر سکتی ہے۔ آج کا دور علم، ہنر، ٹیکنالوجی اور مقابلے کا دور ہے، اس لیے ہر بچے اور ہر بچی تک معیاری تعلیم پہنچانا وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوموں کی تعمیر بڑی بڑی عمارتوں سے نہیں بلکہ اچھے تعلیمی اداروں اور باصلاحیت طلبہ سے ہوتی ہے۔ انہوں نے عضباء سوسائٹی کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ رونق آباد کے ایک چھوٹے سے کمرے سے اپنے سفر کا آغاز کر کے آج تعلیم، سماجی خدمت، دینی و فلاحی سرگرمیوں کے میدان میں ایک مضبوط اور قابل اعتماد نام بن چکا ہے۔ وسائل کی کمی کے باوجود جس اخلاص، محنت اور مستقل مزاجی کے ساتھ سوسائٹی نے خدمت کا سفر جاری رکھا ہے، وہ دیگر سماجی اداروں کے لیے بھی قابل تقلید مثال ہے۔ شیخ آصف نے کہا کہ صرف اسکول قائم کر دینا کافی نہیں بلکہ اصل کامیابی اس وقت ہوگی جب ہر گھر تک تعلیم کا پیغام پہنچے گا۔ انہوں نے سوسائٹی کے ذمہ داران سے اپیل کی کہ وہ گھر گھر جائیں، والدین سے ملاقات کریں، انہیں تعلیم کی اہمیت سمجھائیں اور ہر بچے کو اسکول سے جوڑنے کی عملی مہم چلائیں۔ خصوصاً بچیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جائے کیونکہ ایک تعلیم یافتہ بیٹی دراصل پورے خاندان بلکہ پوری نسل کی تعلیم و تربیت کا ذریعہ بنتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں شیخ رشید کوچنگ کلاسز کا آغاز بھی کیا گیا ہے، جس کی نگرانی وہ خود کر رہے ہیں تاکہ علاقے کے طلبہ کو بہتر رہنمائی اور مسابقتی امتحانات کی تیاری کے مواقع میسر آ سکیں۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مالیگاؤں کے ہر بچے کو بہتر تعلیم فراہم کرنے کے لیے ہر ممکن تعاون جاری رکھا جائے گا۔ اپنے خطاب میں شیخ آصف نے ایک اہم نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ تعلیمی اداروں کی کامیابی اتحاد، شفافیت اور اجتماعی خدمت کے جذبے میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ انہوں نے ذمہ داران کو مشورہ دیا کہ مستقبل میں کسی بھی قسم کے اختلافات، گروہ بندی یا قانونی تنازعات سے مکمل اجتناب کریں کیونکہ ایسے معاملات کا سب سے زیادہ نقصان معصوم طلبہ کے تعلیمی مستقبل کو پہنچتا ہے۔ ادارے کو صرف خدمت، اعتماد اور بہترین تعلیمی نظام کے اصولوں پر آگے بڑھایا جائے۔ تقریب میں عضباء سوسائٹی کے ذمہ داران، خصوصاً پرویز خان بابر اور دیگر اراکین کے علاوہ وارڈ کے کارپوریٹر اسلم انصاری، ریاض میمن، ارم اسکول کے ہیڈ ماسٹر الحاج مختار قریشی سمیت شہر کی ممتاز تعلیمی، سماجی اور عوامی شخصیات کی بڑی تعداد موجود تھی۔ تمام مقررین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ مالیگاؤں کی ترقی کا راستہ صرف اور صرف معیاری تعلیم سے ہو کر گزرتا ہے اور عضباء سوسائٹی کا یہ اقدام آنے والے برسوں میں ہزاروں بچوں کی زندگی بدلنے کا سبب بنے گا۔ تقریب کے دوران ووٹر لسٹ کے ایس آئی آر فارم بھرنے کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی گئی۔ شیخ آصف نے اعلان کیا کہ شہر بھر میں متعدد رہنمائی مراکز قائم کیے جائیں گے تاکہ ہر اہل ووٹر مقررہ تاریخ 29 جولائی سے قبل اپنا فارم جمع کرا سکے اور کسی بھی شہری کا نام ووٹر لسٹ سے خارج نہ ہو۔ تقریب کے اختتام پر حاضرین نے عضباء سوسائٹی کے اس تاریخی اقدام کو مالیگاؤں کے تعلیمی سفر میں ایک سنگ میل قرار دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ ادارہ نہ صرف علاقے کے بچوں کو جدید، معیاری اور باوقار تعلیم فراہم کرے گا بلکہ یہاں سے نکلنے والی نسل مستقبل میں ڈاکٹر، انجینئر، استاد، سائنسدان، منتظم، کاروباری رہنما اور ملک و ملت کے باکردار معمار بن کر معاشرے کی تعمیر میں نمایاں کردار ادا کرے گی۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

ممبئی: موسلا دھار بارش درخت گرنے کے واقعات میں اضافہ کے بعد بی ایم سی الرٹ

درختوں کے تحفظات کو یقینی بنانے کے لئے خصوصی انتظامات: میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے

ممبئی میں بارش کے دوران بہتر انتظامات سڑکوں پر پمپنگ و نکاسی سمیت دیگر کارگردگی میں بی ایم سی بہت حد تک کامیاب رہی ہے اور بارش کے دوران بھی بی ایم سی افسران و اہلکار راستہ پر تھے یہاں یہ دعویٰ ممبئی میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے کیا ہے یکم جولائی 2026 سے 7 جولائی 2026 تک ممبئی میں 300 ملی میٹر سے زیادہ بارش ہوئی۔ دہلی، پونے اور بنگلورو کے شہروں کے مقابلے ممبئی میں زیادہ بارش ہوئی۔ چھ پمپنگ اسٹیشنوں، نو منی پمپنگ اسٹیشنوں اور 540 سمرسیبل پمپوں کی مدد سے جمع پانی کی تیزی سے نکاسی۔ شدید بارش کے دوران بھی ممبئی میں سڑک اور ریل ٹریفک آسانی سے جاری رہا۔ 07 جولائی 2026 تک ممبئی کو پانی فراہم کرنے والے 7 آبی ذخائر میں پانی کا ذخیرہ = 92.28٪ 6 جولائی 2026 کی صبح 6 بجے سے 7 جولائی 2026 کی صبح 6 بجے تک 24 گھنٹوں میں پانی کے ذخیرہ میں 12 فیصد اضافہ ہوا پانی کا ذخیرہ 07 جولائی 2025 تک 88.67 فیصد کے حساب سے دستیاب تھا۔ ممبئی کو پانی فراہم کرنے والے 7 آبی ذخائر کے علاقے میں ابھی تک کوئی متوقع بارش نہیں ہوئی ہے۔ پانی کے دستیاب ذخیرے کا باقاعدگی سے جائزہ لیا جا رہا ہے اور صورتحال کے مطابق پانی کی کمی کے حوالے سے مناسب فیصلے کیے جائیں گے۔ 2 ہزار 118 کلومیٹر ممبئی میں سڑکوں کے نیٹ ورک کی دیکھ بھال میونسپل کارپوریشن کرتی ہے۔ 700 کلومیٹر طویل سڑکوں کی سیمنٹ کنکریٹنگ کا کام دو مرحلوں میں شروع کیا گیا ہے۔ جن میں سے 46.577 کلومیٹر سڑکوں کی کنکریٹنگ مکمل ہو چکی ہے۔ باقی سڑکوں پر کام جاری ہے۔ کنکریٹنگ فیز-1 کا 81.89٪ اور فیز-2 کا 72.73٪ کام مکمل کنکریٹ کرنے سے گڑھوں کا مسئلہ کم ہوا ہے اور گڑھے بھرنے کی لاگت میں 35 فیصد کی بچت ہوئی ہے ایسٹرن ایکسپریس وے اور ویسٹرن ایکسپریس وے کنکریٹ نہیں ہیں بلکہ بٹومینس سڑکیں ہیں۔ ان شاہراہوں پر گڑھے والے علاقوں پر پہلے ہی کام ہو چکا ہے۔ گڑھے بھرنے کے لیے ٹھیکیدار مقرر کیا گیا ہے۔ ان دونوں سڑکوں کی ری سرفیسنگ مانسون کا موسم ختم ہوتے ہی کی جائے گی۔ 7) گڑھوں کی شکایات کے ازالے کے لیے ایک علیحدہ ایپ دستیاب ہے مارگ جیسا شکایت کے اندراج کا نظام ہے۔ اخبارات اور میڈیا کے ذریعے بھی معلومات دستیاب ہیں۔ جس کی وجہ سے پہلے کے مقابلے گڑھوں پر توجہ اور ردعمل کی رفتار بڑھ گئی ہے۔ جب قلیل مدت میں 300 ملی میٹر بارش ہوتی ہے اور اسی وقت سمندر میں ساڑھے چار میٹر بلند ہو جاتا ہے، تو ممبئی جیسے شہر میں پانی جمع ہونا فطری بات ہے، جس کے تین طرف سمندر ہے اور کمیشن سے گزر چکا ہے۔ 3) میونسپل کارپوریشن ان مسائل کو مستقل طور پر حل کرنے کے لیے نیشنل ڈیزاسٹر ریلیف فنڈ سے فنڈ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کے لیے یہ آئی آئی ٹی ممبئی کی مدد سے ایک تفصیلی پروجیکٹ تیار کر رہا ہے۔ 300 سے 350 سیلاب کے مقامات کو ختم کرنے کے لیے ایک بڑا پروجیکٹ شروع کیا جا رہا ہے۔ اس میں نئے پمپنگ اسٹیشنوں کی تعمیر، پمپنگ اسٹیشنوں کی صلاحیت میں اضافہ، خودکار فلڈ کنٹرول گیٹس کی تنصیب اور سیوریج چینلز کے نیٹ ورک کو مضبوط کرنا شامل ہے۔ 4) شہریوں سے گزارش ہے کہ ٹھوس فضلہ اور تیرتا ہوا کچرا دریاؤں اور نالوں میں نہ پھینکیں۔ ہر سال مون سون کے دوران ہوائیں چلتی ہیں۔ تاہم اس سال گزشتہ چار پانچ دنوں سے 50 سے 70 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چل رہی ہیں۔ جس کی وجہ سے اس مون سون میں درختوں کو کافی نقصان پہنچا۔ ہر سال مون سون کے دوران یا مختلف وجوہات کی وجہ سے درخت گر جاتے ہیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے فیفا صدر کے ساتھ کال کی تفصیل بتائی

امریکی مداح صدر پر برہم، ہار کی وجہ ٹرمپ کو قرار دیا

امریکی فٹبال ٹیم کی شکست کے بعد، بہت سے امریکی مداحوں نے اس کا ذمہ دار ٹرمپ کو ٹھہرایا۔ اس جیت کا جشن بیلجیم کے کھلاڑیوں نے مخصوص انداز میں منایا۔ کھلاڑیوں نے ٹرمپ کے مشہور ڈانس اسٹیپس کی نقل اتارتے ہوئے رقص کیا۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء میں امریکی فٹبال ٹیم کے کھلاڑی فولارین بالوگن (Folarin Balogun) کو ملنے والے ریڈ کارڈ کے بارے میں فیفا کے صدر جیانی انفینٹینو کے ساتھ ہونے والی اپنی گفتگو کی تفصیل جاری کر دی ہے۔ بوسنیا ہرزیگووینا کے خلاف امریکہ کی جیت کے دوران ایک فاؤل پر بالوگن پر ایک میچ کی پابندی عائد کی گئی تھی۔ لیکن ٹرمپ کی کال کے بعد فیفا نے اس پابندی کو معطل کر دیا اور بالوگن نے پیر، ۶ جولائی کو بیلجیم کے خلاف راؤنڈ آف ۱۶ کے میچ میں حصہ لیا۔ ٹرمپ نے بتایا کہ "میں نے (فیفا صدر کے ساتھ گفتگو کے دوران ان سے) صرف نظرِ ثانی (ریویو) کیلئے کہا تھا۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ کو ایسا ہی کرنا پڑے گا۔" انہوں نے کہا کہ وہ فاؤل محض "پوری رفتار سے دوڑتے ہوئے دو لڑکے تھے جو ایک دوسرے سے ٹکرا گئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ حتمی فیصلہ ایک آزاد کمیٹی نے کیا۔ انفینٹینو نے بھی اس کال کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اکثر ورلڈ کپ کے حوالے سے عالمی لیڈران سے بات کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فیفا کی ڈسپلنری کمیٹی اپنے فیصلے خود کرتی ہے، وہ ہمیشہ ان سے متفق نہیں ہوتے۔ بالوگن کے کھیلنے کے باوجود، امریکہ بیلجیم سے ۴-۱ سے ہار گیا۔ امریکہ اب ورلڈ کپ سے باہر ہو چکا ہے۔ ورلڈ کپ کے شریک میزبان کنیڈا اور میکسیکو بھی باہر ہو چکے ہیں۔ کنیڈا کو مراکش سے اور میکسیکو کو انگلینڈ سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ امریکی فٹبال ٹیم کی شکست کے بعد، بہت سے امریکی مداحوں نے اس کا ذمہ دار ٹرمپ کو ٹھہرایا۔ انہوں نے اسے "ٹرمپ کی نحوست" (The Trump Curse) قرار دیا۔ میچ سے پہلے، ٹرمپ نے کہا تھا کہ اگر امریکہ ہار گیا تو وہ اس نتیجے کو "دھاندلی زدہ" کہیں گے، بالکل اسی طرح جیسے انہوں نے ۲۰۲۰ء کے انتخابات کو دھاندلی زدہ کہا تھا۔ سوشل میڈیا پر مداحوں نے کھیلوں کے ان دیگر مقابلوں کی طرف اشارہ کیا جن میں ٹرمپ نے شرکت کی تھی اور امریکی ٹیم ہار گئی تھی، جیسے سپر باؤل، این بی اے فائنلز کا میچ، رائڈر کپ۔ ناقدین کا کہنا تھا کہ بالوگن کے فیصلے میں ٹرمپ کی مداخلت بیلجیم کے ساتھ ناانصافی تھی۔ تاہم، کچھ حامیوں نے ٹرمپ کا دفاع کیا اور ماضی کی ہاروں کا ذمہ دار دیگر عوامی شخصیات کو ٹھہرایا۔ امریکہ کے خلاف اپنی جیت کا جشن بیلجیم کے کھلاڑیوں نے مخصوص انداز میں منایا۔ رومیلہ لوکاکو کی جانب سے بیلجیم کا چوتھا گول اسکور کرنے کے بعد، کھلاڑیوں نے ٹرمپ کے مشہور ڈانس اسٹیپس کی نقل اتارتے ہوئے رقص کیا۔ بیلجیم کے آفیشل سوشل میڈیا اکاؤنٹ نے بھی ایک تصویر پوسٹ کی جس کا کیپشن تھا، "اسے الٹ کر دکھاؤ" (Overturn this)۔ اس کیپشن کے ذریعے بیلجیم نے فیفا کے فیصلے کا مذاق اڑایا گیا تھا جو مبینہ طور پر ٹرمپ کی دخل اندازی کی وجہ سے لیا گیا تھا۔ بیلجیم نے بالوگن کے کھیلنے کی مخالفت کی تھی اور میچ سے پہلے ان کی اہلیت کو چیلنج کیا تھا، لیکن فیفا نے ان کی اپیل مسترد کر دی۔ میدان پر، بیلجیم نے جاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ چارلس ڈی کیٹیلیئر نے دو گول اسکور کیے، ہانس وانا کن نے گول کیپر کی غلطی کے بعد ایک گول کا اضافہ کیا اور لوکاکو نے میچ کے آخری لمحات میں گول کیا۔ ملک ٹلمین نے امریکہ کی طرف سے واحد گول کیا۔ بیلجیم اب کوارٹر فائنل میں پہنچ گیا ہے، جہاں اس کا مقابلہ اسپین سے ہوگا۔

پاکستان حکومت کا قرضہ ۸۲ کھرب روپے تک پہنچ گیا

اسلام آباد: وفاقی حکومت کا قرض مئی کے آخر تک بڑھ کر 82 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا، جو اوسط مہنگائی کی شرح سے زیادہ سالانہ اضافہ درج کرتا ہے، کیونکہ پاکستان کے اعلیٰ آڈٹ دفتر نے وزارت خزانہ کے اندر قرضوں کی ادائیگی کے لیے حقیقی قرض لینے کی ضرورت کو یقینی بنانے کے لیے مضبوط چیکس مانگے ہیں۔ پیر کو مرکزی بینک کی دو الگ الگ رپورٹس اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان (اے جی پی) کی جانب سے گزشتہ ہفتے آڈٹ اعتراض ایک ایسے وقت میں سامنے آیا جب ملک کا اعلیٰ قرضہ انتظامیہ کا دفتر چھ ماہ گزرنے کے بعد بھی بے سربراہ ہے۔ قرضہ دفتر رواں سال جنوری سے ایڈہاک بنیادوں پر چلایا جا رہا ہے اور اعلیٰ سطح پر مستقل ایگزیکٹو کی عدم موجودگی میں کسی قسم کے احتساب کو یقینی نہیں بنایا جا سکتا۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) نے پیر کے روز اطلاع دی ہے کہ جون تا مئی 2025-26 کی مدت کے دوران واجبات اور بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) کے قرضوں کو چھوڑ کر وفاقی حکومت کے کل قرض میں 9.5 ٹریلین روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ قرضوں کے بوجھ میں 8.7 فیصد اضافہ ہوا، جو کہ اوسطاً 7 فیصد مہنگائی کی شرح سے زیادہ تھا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کا قرضوں کا انتظام بدستور ناقص ہے اور اس کی مالی ضروریات محصولات سے زیادہ ہیں۔ اس کے نتیجے میں، قرضوں کا ذخیرہ مئی کے آخر تک بڑھ کر 82 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا، نئے قرضے کے بلیٹن کے مطابق۔ اے جی پی آڈٹ رپورٹ میں مزید انکشاف کیا گیا ہے کہ وفاقی حکومت فنانشل رپورٹنگ مینول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قرض اور نقصانات کی رپورٹس تیار نہیں کر رہی تھی۔ رپورٹ کو ہر ماہ کے آخر میں قومی قرض کی پوزیشن کا تجزیہ فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ اتفاق سے اس سال مئی میں سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ نے ڈائریکٹر جنرل ڈیبٹ آفس کی خالی اسامی کا معاملہ اٹھایا۔ قائمہ کمیٹی کے اجلاس میں ایک مشیر عمر خان قرض کے دفتر کی نمائندگی کر رہے تھے۔ 19 مئی کو خان نے قائمہ کمیٹی کو بتایا کہ حکومت اس وقت امیدواروں کو شارٹ لسٹ کرنے کے عمل میں ہے۔ تاہم وہ تقرری کے لیے کوئی ٹھوس تاریخ نہیں دے سکے۔ ایکسپریس ٹریبیون میں خبر شائع ہونے کے بعد وزیراعظم آفس نے ڈی جی قرض کی خالی اسامی کے بارے میں بھی استفسار کیا تھا۔ موجودہ تین عہدوں میں سے صرف ایک مستقل ڈائریکٹر قرض ہے۔ وزارت خزانہ نے دو ڈائریکٹرز کا اضافی چارج ڈومیسٹک قرض کے ایک کنسلٹنٹ اور ایک رسک اسیسمنٹ ایکسپرٹ کو دے دیا ہے۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے بار بار وعدوں کے باوجود، ملک کا ڈیبٹ منیجمنٹ آفس صلاحیت کے تحت کام کر رہا ہے، اور وزارت خزانہ اسے مزید تقویت دینے کے لیے تیار نہیں ہے۔ اے جی پی کی رپورٹ میں قرضوں کے انتظام کے معاملات بھی طے کیے گئے ہیں۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان نے پرنسپل قرض کی ادائیگی کے لیے 83.1 ٹریلین روپے کے بجٹ کو غیر معقول قرار دینے پر وزارت خزانہ کے خلاف آڈٹ اعتراض مرتب کیا ہے۔ "آڈٹ نے مشاہدہ کیا کہ غیر معقول بجٹ کے نتیجے میں 83.1 ٹریلین روپے کے غیر ضروری اضافی اخراجات ہوئے،" گزشتہ ہفتے جاری ہونے والی مالی سال 2024-25 کی آڈٹ رپورٹ پڑھتی ہے۔

چین کے میزائل کے تجربے پر امریکہ نے تشویش کا اظہار کیا

واشنگٹن: امریکہ نے پیر کو بیجنگ کے جوہری پروگرام پر خطرے کی گھنٹی بجادی جب چین نے بحر الکاہل میں ایک ڈمی وار ہیڈ کا تجربہ کیا، جو اس کی تیزی سے فوجی جدید کاری کا تازہ ترین اقدام ہے۔ پیر کا تجربہ چین کی جانب سے فرانسیسی پولینیشیا کے قریب پانیوں میں ایک بین البراعظمی بیلسٹک میزائل فائر کیے جانے کے دو سال بعد ہوا، جو 40 سال سے زائد عرصے میں بین الاقوامی پانیوں پر اس طرح کے میزائل کا پہلا تجربہ تھا۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس ٹیسٹ نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی سرزمین پر حملہ کرنے کی بڑھتی ہوئی چینی صلاحیت کا مظاہرہ کیا، جو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی قیادت میں مصالحتی مہم کے باوجود ایشیائی طاقت کو اپنا سب سے بڑا مخالف سمجھتا ہے۔ محکمہ خارجہ کے ترجمان ٹومی پگوٹ نے کہا کہ ایسے وقت میں جب امریکہ جوہری پھیلاؤ کو روکنے کے لیے پہلے سے کہیں زیادہ محنت کر رہا ہے، چین اس کے برعکس کر رہا ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ بیجنگ کا تیز رفتار اور غیر واضح جوہری ہتھیاروں کی تیاری خطے اور دنیا کے لیے انتہائی تشویش کا باعث ہے۔ امریکہ نے فروری میں نیو اسٹارٹ کی میعاد ختم ہونے کی اجازت دی تھی، جو روس کے ساتھ ہتھیاروں کے کنٹرول کے آخری بڑے معاہدے تھے، کیونکہ اس نے ایک نئے معاہدے پر اصرار کیا تھا جس میں چین بھی شامل ہے۔ چین کی طرف سے ان اقدامات کی تردید کی گئی ہے، جس کے جوہری ہتھیار روس کے مقابلے میں بہت چھوٹے ہیں لیکن تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے چین پر زور دیا کہ وہ "بامعنی ہتھیاروں کے کنٹرول پر بات چیت میں مشغول ہو اور تمام بین البراعظمی رینج کے بیلسٹک میزائل اور خلائی لانچوں کے لیے باقاعدہ نوٹیفکیشن کے انتظامات کا عہد کرے۔" نیوزی لینڈ نے کہا کہ یہ تجربہ چین کی جانب سے بحر الکاہل کے ممالک کو میزائل لانچنگ کے بارے میں مطلع کرنے کے دو گھنٹے بعد کیا گیا، تاہم یہ واضح نہیں ہے کہ آیا چین نے امریکہ کو نوٹس دیا تھا۔

جاپان نے متنازعہ جزائر کے قریب چینی کوسٹ گارڈ کے بحری جہازوں کو کھدیڑ دیا

ٹوکیو: جاپان نے منگل کو کہا کہ اس نے دو چینی کوسٹ گارڈ بحری جہازوں کو متنازعہ جزائر کے قریب پانی سے نکال دیا جس کا دعویٰ بیجنگ نے بھی کیا ہے۔ جاپان کے ساحلی محافظ نے بتایا کہ چینی بحری جہاز اس علاقے میں کام کرنے والے جاپانی ماہی گیری کے جہاز کے قریب پہنچ رہے تھے۔ تائیوان اور جاپان کے اوکیناوا کے درمیان واقع سینکاکو جزائر - جسے چین میں دیاویو کے نام سے جانا جاتا ہے، پر دونوں ممالک کے درمیان طویل عرصے سے علاقائی تنازعہ چل رہا ہے۔ انہوں نے کئی دہائیوں سے دوطرفہ تناؤ کو محسوس کیا ہے، جو نومبر میں جاپانی وزیراعظم سانائے تاکائچی کے تائیوان کے بارے میں تبصرے کے بعد سے مزید بڑھ گیا ہے جس سے بیجنگ ناراض ہو گیا تھا۔ چینی بحری جہاز آخری بار 10 جون کو جاپان کے اپنے علاقے کے طور پر دعویٰ کرنے والے پانیوں میں داخل ہوئے تھے، لیکن بحری جہازوں کا جاپانی ماہی گیری کی کشتیوں تک پہنچنا نایاب ہے۔ اس نے ایک بیان میں کہا کہ کوسٹ گارڈ نے "چھٹنے کے احکامات جاری کیے... کامیابی کے ساتھ چینی کوسٹ گارڈ کے جہازوں کو آج صبح تقریباً 20:9 بجے تک جاپانی علاقائی پانیوں سے نکلنے پر مجبور کیا۔ اس کے علاوہ، ساحلی محافظ جاپانی ماہی گیری کے جہاز کے اردگرد اس کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے تعینات کیا گیا تھا"۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ چین کے چار بحری جہاز اس علاقے کے اردگرد سفر کر رہے تھے، ان میں سے دو جاپانی پانیوں میں داخل ہونے سے پہلے۔ اس نے مزید کہا کہ چینی ساحلی محافظ جہازوں کی سرگرمیاں "بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ "جاپان کوسٹ گارڈ بین الاقوامی اور ملکی قانون کے مطابق پرسکون اور پرعزم طریقے سے جواب دینا جاری رکھے گا، اور ہمارے علاقائی پانیوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن اقدام کرے گا۔

جاپان میں تبتیوں نے چین کے نسلی اتحاد کے قانون کے خلاف ریلی نکالی

تائیوان کے قریب چینی فوجی سرگرمیاں جاری، چار طیارے اور نو بحری جہازوں کی موجودگی ریکارڈ

ٹوکیو: جاپان میں رہنے والے تبتی 4 جولائی کو چین کے نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ کے قانون کے خلاف احتجاج کے لیے ٹوکیو میں چینی سفارت خانے کے باہر جمع ہوئے۔ مظاہرین نے تبتی زبان اور ثقافت کے تحفظ کے لیے اتحاد پر زور دیا۔ احتجاج میں ایک تبتی کارکن کو بھی اعزاز دیا گیا جو قانون کے خلاف احتجاج میں امریکہ میں خود کو آگ لگانے کے بعد مر گیا۔ شرکاء نے ان کی یاد میں دعائیں کیں اور چینی حکومت کے خلاف اپنی مخالفت کا اعادہ کیا۔ نئے قانون میں "چینی قوم کے اتحاد" کو نقصان پہنچانے والے کاموں کے لیے سزائیں مقرر کی گئی ہیں اور واضح طور پر معیاری چینی (مینڈارن) کے جامع فروغ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ناقدین کو خدشہ ہے کہ یہ تبت خود مختار علاقے جیسے خطوں میں انضمام کی پالیسیوں کو مزید تیز کرے گا۔ خودسوزی کرنے والے کارکن کی شناخت 42 سالہ لوبگار نگزن کے نام سے ہوئی ہے، جو مبینہ طور پر تقریباً 20 سال قبل پناہ گزین کے طور پر امریکہ فرار ہوا تھا۔ 2 جولائی کو، نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر کے باہر، اس نے روایتی تبتی چوبا پہنا، تبتی پرچم تھامے، دعائیں کیں، اور خود کو آگ لگالی۔ واقعے کی فوٹیج سوشل میڈیا پر پھیل گئی اور بعد میں اسے ہسپتال میں مردہ قرار دے دیا گیا۔ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے، جاپان میں تبتی کمیونٹی کے سابق نمائندے، کالڈن اوبارا نے خدشہ ظاہر کیا کہ نیا قانون تبتی زبان، ثقافت، مذہب اور تبتی کے طور پر ہماری شناخت پر مزید پابندیوں کا باعث بن سکتا ہے۔ لوبگا کی موت کے بارے میں، اوبرانے کہا، ہمیں یہ خبر گہرے دکھ کے ساتھ موصول ہوئی ہے۔ ہم امن اور بات چیت کے ذریعے انسانی حقوق، آزادی اور وقار کے خواہاں ہیں، نہ کہ تشدد کے۔ انہوں نے خبردار کیا، اگر ہماری ثقافت اور زبان ختم ہو جاتی ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ تبتی قوم ختم ہو جائے گی۔ ایسا کبھی نہیں ہونا چاہیے۔ چین نے تبت پر حملہ کیا اور تبتی قوم کو پوری دنیا سے مٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن ہم تبتی کبھی ہار نہیں مانیں گے۔ اوبرانے کہا کہ ان کا خیال ہے کہ لوبگا کی خودسوزی کا مقصد اقوام متحدہ اور بین الاقوامی میڈیا کی توجہ تبت کی طرف مبذول کرانا تھا۔ تائیوان کی وزارتِ قومی دفاع نے کہا ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران تائیوان کے اطراف چار چینی فوجی طیاروں، نو بحری جہازوں اور تین سرکاری جہازوں کی موجودگی ریکارڈ کی گئی ہے۔ وزارت کے مطابق، چار میں سے تین طیاروں نے آبنائے تائیوان کی درمیانی لکیر عبور کرتے ہوئے تائیوان کے جنوب مغربی فضائی دفاعی شناختی زون (ADIZ) میں داخلہ کیا۔ وزارت دفاع نے بتایا کہ تائیوان کی مسلح افواج نے صورتحال پر مسلسل نظر رکھی اور چینی سرگرمیوں کے جواب میں فضائی، بحری اور زمینی نگرانی کے مناسب اقدامات کیے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب تائیوان نے حالیہ دنوں میں چینی بحری سرگرمیوں میں اضافے کی نشاندہی کی ہے۔ تائیوانی حکام کے مطابق، جولائی سے ستمبر کے عرصے میں چین کی بحری نقل و حرکت میں نمایاں اضافہ دیکھا جا رہا ہے، جس پر سکیورٹی ادارے مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں۔

چین کے بھارت میں سفیر کو اپنے ہی ملک میں غدار قرار دے دیا گیا

بیجنگ: چین کے بھارت میں سفیر شو فیہونگ کو بھارت کے ساتھ تعلقات میں بہتری کی کوششوں کے باعث اپنے ہی ملک میں شدید عوامی تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ چینی سوشل میڈیا پلیٹ فارم ویبو پر قوم پرست صارفین نے انہیں "غدار" قرار دیتے ہوئے ان کے خلاف سخت مہم چلادی ہے۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ دنوں میں چین کی جانب سے بھارتی شہریوں کے لیے ویزا پابندیوں میں نرمی اور دونوں ممالک کے درمیان عوامی روابط بڑھانے کی کوششوں نے چین کے قوم پرست حلقوں کو مشتعل کر دیا ہے۔ ویبو پر متعدد صارفین نے سفیر پر الزام لگایا کہ وہ چین کے قومی مفادات کے بجائے بھارت کے مفادات کو ترجیح دے رہے ہیں۔ چینی سوشل میڈیا پر بعض صارفین نے یہاں تک لکھا کہ "سفیر اپنا اصل فرض بھول چکے ہیں"، جبکہ ایک اور تبصرے میں کہا گیا کہ "انہیں کسی اور کام پر لگا دینا چاہیے، حتیٰ کہ سڑکیں صاف کرنا بھی ان کی موجودہ کارکردگی سے بہتر ہوگا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق یہ ردعمل اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ چین کے اندر قوم پرستانہ جذبات کس حد تک مضبوط ہو چکے ہیں، جہاں بھارت کے ساتھ تعلقات معمول پر لانے کی سرکاری کوششیں بھی اندرونِ ملک مخالفت کا باعث بن رہی ہیں۔ اس صورتحال نے بیجنگ کی سفارتی حکمتِ عملی اور داخلی عوامی رائے کے درمیان بڑھتے ہوئے تضاد کو بھی نمایاں کر دیا ہے۔

کوئٹہ میں جبری گمشدگیوں کے خلاف احتجاج جاری

کوئٹہ: بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے خلاف وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز (وی بی ایم پی) کے زیرِ اہتمام کوئٹہ پریس کلب کے سامنے قائم احتجاجی کیمپ تنظیم کے چیئرمین نصراللہ بلوچ کی قیادت میں 6216 ویں روز بھی جاری رہا۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے احتجاجی کیمپ کا دورہ کیا اور لاپتہ افراد کے لواحقین کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کیا۔ آج ہیبرگ قمبرانی، حمل قمبرانی اور نعمت اللہ کے لواحقین نے احتجاجی کیمپ میں شرکت کر کے اپنے پیاروں کی عدم بازیابی کے خلاف احتجاج ریکارڈ کرایا۔ نعمت اللہ کی والدہ نے اس موقع پر کہا کہ ان کے بیٹے کو 2016 میں ملکی اداروں کے اہلکاروں نے جبری طور پر لاپتہ کیا۔ ان کا کیس لاپتہ افراد کے کمیشن میں زیرِ سماعت رہا، جہاں ان کی جبری گمشدگی ثابت ہوئی اور کمیشن نے ان کی بازیابی کے لیے پروڈکشن آرڈر بھی جاری کیا، تاہم آج تک نہ تو نعمت اللہ کو منظرِ عام پر لایا گیا ہے اور نہ ہی ان کے بارے میں کوئی معلومات فراہم کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کمیشن کے سربراہ سے اپیل کی کہ ان کے بیٹے کی باحفاظت بازیابی کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ اس دوران ہیبرگ قمبرانی اور حمل قمبرانی کے والد غلام عباس نے اپنے بیٹوں کی جبری گمشدگی کی تفصیلات وی بی ایم پی کے سامنے پیش کیں۔ انہوں نے بتایا کہ 5 دسمبر 2025 کو سی ٹی ڈی اور دیگر اداروں کے اہلکاران کے گھر واقع کلی قمبرانی پہنچے اور شادی کی ایک تقریب کے دوران رات تقریباً 11 بجے ان کے دونوں بیٹوں کو سب کے سامنے حراست میں لے کر اپنے ساتھ لے گئے۔ غلام عباس کے مطابق انہوں نے اپنے بیٹوں کی گمشدگی کی ایف آئی آر درج کرانے کے لیے متعدد بار متعلقہ تھانے سے رجوع کیا، تاہم مقدمہ درج نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنے بیٹوں کی بازیابی کے لیے حکومتی حکام اور متعلقہ اداروں سے بھی رابطے کرتے رہے ہیں، لیکن آج تک انہیں کوئی معلومات فراہم نہیں کی گئیں، جس کے باعث پورا خاندان شدید ذہنی اذیت اور بے یقینی کا شکار ہے۔ وی بی ایم پی کے چیئرمین نصراللہ بلوچ نے غلام عباس کو یقین دلایا کہ تنظیم ان کے بیٹوں کے کیس کو ملکی قوانین کے تحت انصاف کی فراہمی کے لیے قائم اداروں کے سامنے اٹھائے گی اور ان کی باحفاظت بازیابی کے لیے ہر فورم پر آواز بلند کرتی رہے گی۔ انہوں نے حکومت اور ملکی اداروں کے سربراہان سے مطالبہ کیا کہ ہیبرگ قمبرانی، حمل قمبرانی، نعمت اللہ اور دیگر تمام جبری لاپتہ افراد کی بازیابی کو یقینی بنایا جائے اور ان کے اہلِ خانہ کی بے چینی اور اذیت کا خاتمہ کیا جائے۔

بنگلہ دیش میں این سی پی کے جلسے میں بم دھماکہ، تین افراد زخمی

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ کے قریب ساور میں نو قائم شدہ نیشنل سٹیزن پارٹی (NCP) کے ایک جلسے کے دوران بم دھماکے میں کم از کم تین افراد زخمی ہو گئے۔ یہ جلسہ نیشنل سٹیزن پارٹی کی جانب سے نکالی گئی ریلی کے اختتام پر منعقد کیا جا رہا تھا۔ اس سیاسی جماعت کی قیادت ان طلبہ نے کی ہے جنہوں نے سابق وزیراعظم شیخ حسینہ کی حکومت کے خلاف احتجاجی تحریک چلائی تھی۔ نیشنل سٹیزن پارٹی نے پیر کی شب جاری بیان میں کہا کہ دہشت گردوں نے ساور میں این سی پی کے جلسے کے مقام پر بم دھماکہ کیا۔ یہ دھماکہ رات تقریباً 45:9 بجے اس وقت ہوا جب ساور تھانہ اسٹینڈ عیدگاہ میدان میں جلسہ جاری تھا۔ پارٹی کے مطابق یہ دھماکہ جولائی مارچ کے پہلے روز پیش آیا۔ اس مارچ کا مقصد ریفرنڈم کے نفاذ، روزگار کے مواقع پیدا کرنے، بجلی کے بحران کے حل، اشیائے ضروریہ کی قیمتوں پر قابو پانے اور سرحدی تحفظ جیسے مطالبات کو اجاگر کرنا تھا۔ این سی پی نے جولائی کے دوران ملک گیر مارچ کا اعلان پہلے ہی کر رکھا تھا، جو شیخ حسینہ مخالف طلبہ تحریک کی دوسری برسی کے موقع پر منعقد کیا جا رہا ہے۔ یاد رہے کہ سابق وزیراعظم شیخ حسینہ 5 اگست 2024 کو بنگلہ دیش چھوڑ کر بھارت چلی گئی تھیں۔ دریں اثنا، بھارت کی وزارت خارجہ نے رواں سال 17 اپریل کو تصدیق کی تھی کہ بنگلہ دیش کی جانب سے شیخ حسینہ کی حوالگی (ایکسٹراڈیشن) کی باضابطہ درخواست کا قانونی اور عدالتی طریقہ کار کے تحت جائزہ لیا جا رہا ہے۔

چین کا نیا قانون عالمی سطح پر ناقدین کو نشانہ بنا سکتا ہے: تائیوانی اہلکار

قانون نے بیجنگ کی اپنی سرحدوں سے باہر اپنی رسائی کو بڑھانے کی صلاحیت پر تشویش میں اضافہ کر دیا

تائی پے: چین کے نئے نافذ ہونے والے نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ کے قانون نے بیجنگ کی اپنی سرحدوں سے باہر اپنی رسائی کو بڑھانے کی صلاحیت پر تشویش میں اضافہ کر دیا ہے، تائیوان کے ایک سکیورٹی اہلکار نے متنبہ کیا ہے کہ یہ قانون دنیا بھر میں ناقدین کے خلاف وسیع تر بین الاقوامی جبر کو قانونی حیثیت دے سکتا ہے۔ دی تائی پے ٹائمز کے مطابق، قانون تمام چینی شہریوں سے قومی یکجہتی کی حفاظت کا تقاضا کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ دنیا میں کہیں بھی افراد یا تنظیموں کو نسلی اتحاد کو نقصان پہنچانے یا علیحدگی پسندی کی حوصلہ افزائی کرنے والے اقدامات کے لیے قانونی نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ تاہم، قانون سازی واضح طور پر اس بات کی وضاحت نہیں کرتی ہے کہ اس طرح کے جرائم کیا ہیں، جس سے یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ بیرون ملک مقیم مخالفین کو نشانہ بنانے کے لیے اس کی وسیع تشریح کی جا سکتی ہے۔ نام ظاہر نہ کرتے ہوئے، تائیوان کے اہلکار نے کہا کہ بیجنگ نے پہلے ہی بیرون ملک تنقید کرنے والوں کا تعاقب کرنے کا ایک نمونہ ظاہر کیا ہے، جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ چین نے بین الاقوامی اصولوں، پناہ گزینوں کے تحفظات اور ریاستی خودمختاری کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بیرونی ممالک سے 10,000 سے زائد مخالفین کو اغوا یا زبردستی واپس کیا ہے۔ اہلکار نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ چین مبینہ طور پر بیرون ملک پولیس اسٹیشنوں کے ذریعے اپنے بیرون ملک نفاذ کو مزید بڑھا سکتا ہے، جس نے کئی ممالک میں جانچ پڑتال کی ہے۔ عہدیدار نے اپنی سرحدوں سے باہر اختلاف کو دبانے کے لیے بیجنگ کی جانب سے استعمال کیے جانے والے پانچ بنیادی طریقوں کی نشاندہی کی۔ ان میں بیرون ملک کی جانے والی تقریر اور سیاسی سرگرمیوں پر چینی قوانین کا اطلاق، ناقدین کی نگرانی اور انہیں دھمکانے کے لیے مبینہ سمندر پار پولیس نیٹ ورک کا استعمال، اور چین میں ناقدین کے خاندانوں پر جائیداد ضبط کرنے، تعلیمی پابندیوں، یا ذاتی معلومات کے افشاء کے ذریعے دباؤ ڈالنا شامل ہیں۔

بلوچ لبریشن آرمی کی چھ مہینوں کی کاروائیاں، ۳۶۹ حملوں میں ۸۸۴ ہلاکتیں

ایک منظم عسکری حکمت عملی اور جامع تنظیمی پالیسی کے تحت بی ایل اے کی کاروائیوں کا نہ صرف دائرہ کار وسیع کیا گیا بلکہ ان کی شدت اور ہلاکت خیزی میں بھی غیر معمولی اضافہ کیا گیا

بلوچستان: ہنگل پر شائع رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بلوچستان کے ساحلی علاقوں سے لے کر پہاڑی سلسلوں اور شہری مراکز تک قابض پاکستانی فوج کو شدید اور مربوط حملوں میں پسپائی اور شکست سے دوچار کیا۔ ایک منظم عسکری حکمت عملی اور جامع تنظیمی پالیسی کے تحت بی ایل اے کی کارروائیوں کا نہ صرف دائرہ کار وسیع کیا گیا بلکہ ان کی شدت اور ہلاکت خیزی میں بھی غیر معمولی اضافہ کیا گیا۔ تنظیم کے سرمچاروں نے کارروائیوں کے دوران قابض پاکستانی فوج کی مضبوط چھاؤنیوں اور عسکری کیمپوں کو کامیابی سے نشانہ بنا کر زمین بوس کر دیا، جبکہ بلوچ نسل کشی میں براہ راست ملوث دشمن کے خفیہ اداروں کے نیٹ ورک پر کاری ضرب لگاتے ہوئے ان کے اہلکاروں کو دفاتر کے اندر گھس کر منطقی انجام تک پہنچایا۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ان حملوں کے دوران بی ایل اے کے سرمچاروں نے دشمن کے جدید اور مضبوط سکیورٹی حصاروں کو مؤثر طریقے سے عبور کیا اور ان کے درجنوں عسکری اہلکاروں کو ہلاک کر کے ان کی فیلڈ موومنٹ اور نقل و حرکت کو مزید محدود کر دیا۔ دوسری جانب، متبادل جنگی حکمت عملی کے تحت مرکزی شاہراہوں پر "معاشی ناکہ بندی" کی پالیسی نافذ کی گئی، جس کے ذریعے قابض ریاست اور بلوچ وسائل کے بے دردی سے استحصال میں شریک استحصالی کمپنیوں کی سپلائی لائنز کو نشانہ بنا کر انہیں بھاری معاشی نقصانات سے دوچار کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق گزشتہ چھ ماہ کے دوران بلوچ لبریشن آرمی نے مجموعی طور پر 369 عسکری حملوں میں دشمن فوج، خفیہ اداروں اور ان کے مقامی سہولت کاروں کے 884 کارندوں کو ہلاک کیا، جن میں دشمن کی معاونت کرنے والے 43 آلہ کار بھی شامل ہیں۔ ان تمام کارروائیوں کے نتیجے میں قابض فوج کے 248 سے زائد اہلکار اور گماشتے شدید زخمی بھی ہوئے ہیں۔ "ان آپریشنز کے دوران سرمچاروں نے قابض فوج اور اسکے ذیلی عسکری اداروں سے مختلف نوعیت کے 277 جدید ترین ہتھیار اور بھاری مقدار میں جنگی ساز وسامان ضبط کیا۔ مزید برآں، دشمن کے 71 اسٹریٹجک مقامات پر مکمل کنٹرول حاصل کیا گیا، جن میں قابض فوج کے باقاعدہ کیمپ، پولیس و لیویز کے تھانے، حفاظتی چوکیاں، ڈیتھ اسکواڈز کے خفیہ ٹھکانے اور مواصلاتی رابطے توڑ کر بیک وقت چودہ شہروں پر عارضی کنٹرول حاصل کرنا شامل ہے۔ معاشی ناکہ بندی کے تسلسل میں مرکزی تجارتی شاہراہوں پر 122 سے زائد مقامات پر ناکہ بندیاں قائم کر کے دشمن کی عسکری رسد کو روکا گیا اور 23 اہم پلوں کو دھماکوں سے تباہ کیا گیا، جبکہ 16 مقامات پر کامیاب چھاپہ مار کارروائیاں کرتے ہوئے قابض فوج کے اہلکاروں سمیت 125 آلہ کاروں کو باقاعدہ حراست میں لیا گیا۔ "مزید کہا گیا کہ ان چھ مہینوں کے دوران مختلف نوعیت کے 125 بارودی اور مائن دھماکوں میں دشمن کی دفاعی گاڑیوں اور کاروانوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ان حملوں میں دشمن فوج اور ریاستی معاشی نیٹ ورک سے منسلک 305 گاڑیاں، 22 جدید کواڈ کاپٹر، 10 ہائی ٹیک سرویلنس کیمرے، 15 ٹرانسمیشن لائنیں اور نگرانی کے ٹاورز تباہ کیے گئے، جبکہ دشمن کی مادی سپلائی کو مفلوج کرنے کیلئے 25 ریلوے ٹریکس سمیت 2 ٹرینوں کو بھی مکمل طور پر ناکارہ بنادیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق بلوچ لبریشن آرمی کے فدائی یونٹ "مجید بریگیڈ" نے 15 مختلف مقامات پر انتہائی اعلیٰ سطح کے فدائی آپریشنز سرانجام دیئے، جن میں مجموعی طور پر 52 فدائین نے وطن کی آزادی کے مقصد پر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ اس کے ساتھ ہی، دیگر خصوصی دستوں میں سے ہراول دستے 'فتح اسکواڈ' نے 12، 'اسپیشل ٹیکٹیکل آپریشنز اسکواڈ' (ایس ٹی او ایس) نے 15، 'قہرونگ' نے 4 اور سمندری حدود کے محافظ دستے 'حمل میری ٹائم ڈیفنس فورس' (ایچ ایم ڈی ایف) نے 1 آپریشن سرانجام دیا۔

پاکستان۔افغانستان کی سرحد پر لڑائی دوسرے دن بھی جاری

اسلام آباد/کابل: پاکستانی سیکورٹی حکام نے بتایا کہ سرحدی فورسز نے پیر کو خیبر کے سرحدی ضلع میں مسلسل دوسرے دن طالبان فورسز کے ساتھ فائرنگ کا تبادلہ کیا، جس سے افغانستان اور پاکستان کی سرحد پر جاری کشیدگی کو اجاگر کیا گیا۔ کابل نے اشاعت کے وقت مبینہ جھڑپوں پر عوامی طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا تھا۔ پاکستانی سیکیورٹی ذرائع نے بتایا کہ سرحدی فورسز اور طالبان کے اہلکاروں کے درمیان لڑائی کے دوران ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا تبادلہ ہوا، جو پیر کو بھی جاری تھی۔ ذرائع نے بتایا کہ سیکورٹی کی صورت حال کشیدہ رہی، اشاعت کے وقت تک کسی بھی طرف سے سرکاری طور پر ہلاکتوں کے اعداد و شمار جاری نہیں کیے گئے۔ تازہ ترین تبادلہ اتوار کو لڑائی کے بعد ہوا، جب پاکستانی حکام نے بتایا کہ طالبان کی سرحدی فورسز نے خیبر ضلع میں پاکستانی سرحدی چوکیوں پر فائرنگ کی، جس سے تین پاکستانی سیکورٹی اہلکار زخمی ہوئے۔ حکام نے بتایا کہ زخمیوں میں سے ایک کی حالت تشویشناک ہے۔ پاکستانی حکام نے یہ نہیں بتایا کہ تازہ ترین جھڑپوں کی وجہ کیا ہے، جبکہ طالبان حکام نے ابھی تک کسی بھی دن کی لڑائی کے بارے میں کوئی عوامی بیان جاری نہیں کیا ہے۔ تازہ ترین تشدد سرحد پار سے حالیہ فوجی واقعات اور سرحد کے ساتھ سیکورٹی پر جاری تنازعات کے بعد اسلام آباد اور کابل انتظامیہ کے درمیان بگڑتے ہوئے تعلقات کے درمیان سامنے آیا ہے۔ اس سے قبل، پاکستان کی عسکری قیادت نے راولپنڈی میں ہونے والے اجلاس میں اس بات کی تصدیق کی تھی کہ اس کی افواج عسکریت پسند گروپوں کے خلاف کارروائیاں جاری رکھے گی جو اس کے بقول ملک کی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں۔ فوجی کمانڈروں نے یہ الزام بھی دہرایا کہ طالبان انتظامیہ مسلح گروپوں کو پاکستان کے اندر حملے کرنے کے لیے افغان سرزمین استعمال کرنے سے روکنے میں ناکام رہی ہے۔ طالبان نے مسلسل ان الزامات کو مسترد کیا ہے۔ پاکستان اور طالبان انتظامیہ کے درمیان تعلقات گزشتہ ایک سال کے دوران خراب ہوئے ہیں کیونکہ اسلام آباد نے بارہا تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) پر افغانستان کی سرزمین سے کارروائیاں کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ طالبان حکام ان الزامات کی تردید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ افغانستان کی سرزمین کو دوسرے ممالک کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ تازہ ترین جھڑپیں کئی ہفتوں سے بڑھی ہوئی فوجی کشیدگی کے بعد ہوئی ہیں، جن میں سرحد پار سے ہوائی حملے، ڈرون کے واقعات اور توپ خانے کے تبادلے شامل ہیں جنہوں نے پاکستان-افغانستان سرحد پر استحکام کے بارے میں خدشات کو ہوا دی ہے۔ نہ ہی اسلام آباد اور نہ ہی طالبان انتظامیہ نے صورتحال کو کم کرنے کے لیے نئی سفارتی کوششوں کا اعلان کیا ہے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ اسلامی ... کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

قوم کے زوال کی وجوہات اور اس کا تدارک

کسی بھی قوم کے زوال میں اخلاقی گراوٹ کا بڑا کردار ہوتا ہے اور اخلاقیات کے ساتھ ساتھ تعلیم کا بھی دخل ہوتا ہے۔ جب آدمی کے اندر سے اخلاقی خوبیاں ختم ہو جاتی ہیں تو انسانی معاشرہ زوال کی طرف رواں ہوتا ہے۔ جب کوئی قوم گناہوں سے توبہ کرتی ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور جو مسلسل معصیت کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے عذاب دے دیا جاتا ہے۔ ایک آیت کا ترجمہ کچھ یوں ہے: یہی اللہ کا مقررہ نظام ہے جو ہمیشہ اسی کے بندوں میں جاری رہا ہے اور اس وقت کافر لوگ خسارے میں پڑ گئے۔ اللہ کی نافرمانی ہم بہت سی شکلوں میں کرتے ہیں۔ سب سے اہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہے۔ پہلے کی قومیں جو برباد ہوئیں اُن میں اہم معصیت شرک ہونا تھی۔ اللہ کی ذات وصفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا گناہِ عظیم ہے اور اسے کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔

شاہد ہنگائی پوری (علیگ)

کسی بھی قوم کے زوال میں اخلاقی گراوٹ کا بڑا کردار ہوتا ہے اور اخلاقیات کے ساتھ ساتھ تعلیم کا بھی دخل ہوتا ہے۔ جب آدمی کے اندر سے اخلاقی خوبیاں ختم ہو جاتی ہیں تو انسانی معاشرہ زوال کی طرف رواں ہوتا ہے۔ جب کوئی قوم گناہوں سے توبہ کرتی ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور جو مسلسل معصیت کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے عذاب دے دیا جاتا ہے۔ ایک آیت کا ترجمہ کچھ یوں ہے: یہی اللہ کا مقررہ نظام ہے جو ہمیشہ اسی کے بندوں میں جاری رہا ہے اور اس وقت کافر لوگ خسارے میں پڑ گئے۔ اللہ کی نافرمانی ہم بہت سی شکلوں میں کرتے ہیں۔ سب سے اہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہے۔ پہلے کی قومیں جو برباد ہوئیں اُن میں اہم معصیت شرک ہونا تھی۔ اللہ کی ذات و صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا گناہِ عظیم ہے اور اسے کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ خدائے تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اللہ کے ہاں صرف شرک ہی ایسی چیز نہیں جس کی بخشش نہ ہو۔ اس کے سوا سب کچھ معاف ہو سکتا ہے، جسے اللہ معاف کرنا چاہے۔ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو وہ گناہ میں بہت دور نکل گیا۔ اللہ نے ہمیں بہت سی نعمتیں دی ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم زمین پر چل پھر رہے ہیں اور خوشحال زندگی گزار رہے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ اللہ کا شکر ادا کریں۔ اگر انسان شکر گزار ہوگا تو مزید اسے نعمتیں ملیں گی۔ جو اللہ کی نعمت کی قدر نہیں کرتا وہ سزا اور عذاب کا مستحق بن جاتا ہے۔ اس کے ساتھ جب انسان زمین پر فساد پھیلاتا ہے تو وہی اُن کی ہلاکت کا ذریعہ بنتا ہے۔ اللہ نے یہ زمین انسان کے لیے امان کا ذریعہ بنایا ہے۔ زمین میں فساد سے مراد اللہ کے نظام میں دخل اندازی اور رکاوٹ ڈالنا ہے اور جب یہ زمین پر بگاڑ کا عمل جاری رہتا ہے تو خُدا اس کی ہلاکت کا فرمان جاری کر دیتا ہے۔ زمین پر فساد کے ساتھ ساتھ جب قومیں بیہمانہ نفرت پھیلاتی ہیں تو بھی زوال کا سبب بنتا ہے۔ جنگ و جدل، آپسی دشمنی اور آپسی اختلافات ہلاکت کا ذریعہ بنتے ہیں۔ خُدا نے مسلمانوں کو بار بار اتحاد اور وحدت کا سبق یاد دلایا ہے: "اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ خُدا کے اس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اس نے تمہارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔ انسان کے اندر آپس میں عداوت رہے گی تو وہ قوم ہلاک ہو جائے گی اور جب تک مسلم قوم وحدت میں رہے گی ہلاکت سے بچی رہے گی۔ فرمایا گیا ہے کہ آپس میں جھگڑے نہ کرو ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

اللہ نے یہ دنیا اپنی رحمت سے پیدا کی ہے اور اس دنیا میں عدل و انصاف کو میزان بنایا گیا ہے۔ اللہ نے حکم دیا ہے کہ وہ میزانِ عدل قائم رکھو۔ اللہ نے انسانی معاشرہ کو ظلم سے بچانے کی ہدایت دی ہے۔ جیسا کہ آج کل خصوصاً مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ جب انسان پر ظلم ہوتا ہے تو غضبِ الٰہی میں جوش آتا ہے۔ ظالم حکومتوں کو باز رہنے کی تنبیہ کی جاتی ہے اور ظالموں کو باز رہنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ توبہ کرنے کی مہلت دی جاتی ہے مگر جب ظلم کا سلسلہ دراز ہو جاتا ہے تو غضبِ الٰہی کا عذاب نازل ہونے لگتا ہے جیسا کہ اتراکھنڈ، ہماچل پردیش وغیرہ میں بارشوں کے موسم میں جو حالات پیش آئے۔ ظالم حکمران جب ظلم کرتے ہیں چاہے انفرادی ہوں یا اجتماعی تو اللہ کے غصے کا موجب بنتا ہے۔

لیکن وہ ظلم جو کسی طاقتور نے کمزور پر کیا ہو یا وزیرِ اعلیٰ جیسا عہدہ رکھنے والا حکمران نے رعایا پر کیا ہو، وہ بھی بہت ہی ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ قوم کے زوال میں اخلاقیات (اخلاق) کا بڑا دخل ہے؛ جب انسان زمین پر غلط، غیر اخلاقی کام کرتا ہے تو معاشرے میں خرابی پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ قرآن میں بار بار تباہ شدہ قوموں کا تذکرہ آیا ہے۔ گزشتہ قومیں جو تباہ ہوئیں اُن میں برے فعل، بدکاری، معاشی بداعتمادی، بخل پسندی، ہم جنس پرستی وغیرہ کی وجہ سے اللہ کا عذاب نازل ہوا۔ اپنی اپنی قوموں میں جو نبی آئے انہوں نے اصلاح کی دعوت دی لیکن قوم نے نہ مانی اور بربادی طاری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کو اس کے گناہ میں پکڑا، پھر اُن میں سے کسی پر پتھراؤ دینے والی ہوا بھیجی، کسی کو زمین میں دھنسا دیا اور کسی کو سمندر میں غرق کر دیا۔ اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں تھا بلکہ وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔ آخر میں یہ کہ جب انسان کے اندر سے آخرت کا خوف نکل جائے یا دنیا پرستی میں مشغول ہو جائے تو وہ زوال کا سبب بنتی ہے۔ کیونکہ انسان کے اندر سزا و جزا کا تصور ختم ہو جاتا ہے۔ دنیا میں وہ مست ہو جاتا ہے اور یہاں کی زندگی کو سب کچھ سمجھ لیتا ہے اور دنیا کے لیے دوڑ دھوپ کرتا ہے۔ عیش پرستی جب شدت اختیار کر لیتی ہے تو انسان کے اندر فسق و فجور بڑھ جاتا ہے اور اس کے اندر کی اخلاقیت کو ختم کر دیتی ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ ظالم لوگ اسی عیش و عشرت میں پڑے رہے اور وہ مجرم و خطاکار بھی تھے۔ تمہارا رب بستیاں ناحق ہلاک نہیں کرتا جب کہ وہاں کے لوگ اصلاح کرنے والے ہوں۔

امت کو زوال کی طرف جانے سے روکنے میں انفرادی، پھر اجتماعی اور خاص کر علما کی ذمہ داریاں زیادہ ہوتی ہیں۔ علما کرام ماشاء اللہ حالات سے پوری طرح واقف ہیں۔ ہندوستان میں اور دنیا میں اس وقت مسلمانوں کو نیچا دکھانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں؛ طرح طرح کے فتنے چھوڑے جا رہے ہیں، جیسے سی اے اے، مردم شماری، موب لنچنگ، گؤکشی، اشرافیہ وغریب مسلمانوں کے اختلافات وغیرہ۔ وقف ترمیمی بل سے متعلق امید پورٹل کا ناکامی ملاحظہ ہوا۔ ہمیں چاہیے کہ گھبرانے اور ناامید ہونے کے بجائے حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور ہمارے اندر احساسِ کمی نہ ہونے پائے۔ مسلمانوں کے اندر عزم و ہمت باقی رہے۔ اگر کسی قوم میں عزم و ہمت ہے تو وہ برے اور طوفانی حالات کا بھی مقابلہ کر سکتی ہے اور بڑی بڑی جماعتیں بھی ڈرنے لگتی ہیں۔ ابھی ابھی ملت زیادہ تر علما پر ہی اعتبار کرتی ہے، اس لیے ملت کی ذہنی و سیاسی تربیت اور رہنمائی کرنا علما کی اہم ذمہ داری ہے۔ اگر ہماری سیاسی بیداری ہوگی اور ہمارے سنجیدہ نمائندے اسمبلی اور پارلیمنٹ میں پہنچیں گے تو ہماری آواز اٹھائیں گے۔ یہ سب علما کرام یعنی (ملّی اتحاد) کے لیے کوشش کریں تو ہماری قوم زوال سے بچ سکتی ہے۔ ہماری قوم کے زوال کی ایک وجہ دینی تعلیم سے بیزاری ہے۔ جس قوم میں تعلیم جاری رہتی ہے وہ قوم ہمیشہ ترقی میں پیش پیش رہتی ہے۔ تعلیم ہی تمام تر ترقی کی بنیاد ہوتی ہے۔ تعلیم قوموں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتی ہے۔ تعلیم کے ذریعے انسان اچھے اور برے کی تمیز کرتا ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ تعلیم دو قسم کی ہے، دینی تعلیم اور عصری تعلیم۔ دینی تعلیم کو افضلیت حاصل ہے کیونکہ دنیا میں جتنے بھی علوم و فنون پائے جاتے ہیں، سب کی اپنی اپنی جگہ اہمیت ہے، لیکن فنِ علوم قرآن اور فنِ حدیث کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔ اسلام نے دینی علم سیکھنے اور سکھانے کو بڑی فضیلت بخشی ہے اور انہیں ہر طرح کی کامیابی کی بشارت دی ہے۔ حدیثِ نبویؐ ہے جس کا ترجمہ ہے: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

ہماری قوم میں زوال کی ایک اور وجہ یہ دکھائی دے رہی ہے کہ مادّہ پرستی کا رجحان بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ یہ رجحان حد سے زیادہ ہے۔ مال و دولت کی چکاچوند نے عقل کو اندھا کر دیا ہے۔ بہت سے لوگ آج کل دین کے علم سے دُور رہنا پسند کرتے ہیں۔ مشینری اسکولوں کی تعلیم کو بہتر سمجھتے ہیں۔ ان اسکولوں میں موبائل کلچر عام ہے، جس سے بداخلاقی اور بے حیائی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہماری یہاں معاشی پریشانی بھی رہتی ہے۔ مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے والدین اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلوا پاتے اور آغاز ہی سے انہیں کمانے کے قابل بنانے کی فکر کرتے ہیں۔ آج کل معاشرے میں عصری علوم پر بہت زور دیا جاتا ہے، لیکن معاشرتی ماحول میں سرکاری تعلیمی اداروں کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کا ضروری ربط نہیں ہو پاتا۔ ہمارے بچوں میں تن آسانی بڑھتی جا رہی ہے۔ وہ وقت کی پابندی کا خیال نہیں رکھتے، حالانکہ وقت کا خیال رکھنا اور وقت کا بہتر استعمال (Time Management) نہایت ضروری ہے تاکہ بے عملی سے بچا جا سکے۔ وقت کی پابندی سے انسان نہ صرف وقت پر نماز پڑھتا ہے بلکہ منظم اور چاک و چوبند بھی رہتا ہے۔ آخرکار، یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ اللہ کی رحمت سے ہی قومیں سنورتی اور بربادی سے بچتی ہیں۔ اگر انسان اپنے اعمال کی اصلاح کرے، اخلاق اور عدل کو ترجیح دے، اور اتحاد و تعاون کو فروغ دے تو اللہ کی نصرت شاملِ حال ہوتی ہے۔ علماء، شہری قیادت اور عوام سب مل کر اگر اصلاحِ ذات، اجتماعی نظم اور عدل و انصاف کے قیام پر کام کریں تو قوم زوال سے بچ سکتی ہے۔

کسی بھی قوم کا زوال اچانک نہیں ہوتا بلکہ یہ اخلاقی پستی، تعلیمی پسماندگی اور ناانصافی کا تدریجی نتیجہ ہوتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب قومیں اپنے بنیادی مقصد اور نظم و ضبط کو چھوڑ دیتی ہیں، تو وہ تباہی کی طرف بڑھنے لگتی ہیں۔ کسی بھی قوم کے زوال کی بنیادی وجوہات اخلاقی پستی، ناانصافی، علم و تحقیق سے دوری اور اندرونی انتشار ہوتی ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب کوئی قوم اپنے بنیادی اصولوں اور محنت کو چھوڑ دیتی ہے، تو اس کا زوال یقینی ہو جاتا ہے۔ مشہور مورخین (جیسے ابنِ خلدون) اور تاریخی حقائق کی روشنی میں قوموں کے زوال کے اہم اسباب درج ذیل ہیں۔ کردار کی کمزوری: معاشرے میں جھوٹ، دھوکہ دہی اور بدعنوانی (کرپشن) کا عام ہونا۔ عیش و عشرت: حکمران اور عوامی طبقات کا محنت چھوڑ کر آرام پسندی کی زندگی میں غرق ہو جانا۔ دوہرا نظامِ قانون: امیر کے لیے الگ اور غریب کیلئے الگ قانون ہونا۔ اللہ ہمیں اصلاحِ نفس اور اجتماعی بھلائی کی توفیق دے۔ آمین۔

□□□

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

عمر لڑکوں میں بڑھتی ہوئی نشے کی لت

آج کے دور میں نوجوان نسل جن مسائل کا سامنا کر رہی ہے، ان میں سب سے خطرناک اور تباہ کن مسئلہ نشے کی بڑھتی ہوئی لت ہے۔ خاص طور پر کم عمر نوجوان، جو ابھی اپنی زندگی کی ابتدائی منزلوں میں ہوتے ہیں، اس لعنت کا تیزی سے شکار ہو رہے ہیں۔ سگریٹ، شراب اور دیگر منشیات جیسی چیزیں اب نہ صرف آسانی سے دستیاب ہیں بلکہ بعض حلقوں میں انہیں ایک عام یا "فیشن" کے طور پر بھی پیش کیا جا رہا ہے، جو نوجوانوں کو اس طرف راغب کر رہا ہے۔ نشہ ایک ایسی عادت ہے جو وقتی سکون یا خوشی کا احساس تو دیتی ہے، مگر حقیقت میں یہ انسان کی جسمانی، ذہنی اور اخلاقی تباہی کا باعث بنتی ہے۔ ابتدا اکثر سگریٹ سے ہوتی ہے، جو بظاہر معمولی لگتا ہے، لیکن آہستہ آہستہ یہ شراب اور دیگر خطرناک منشیات تک پہنچا دیتا ہے۔ ہمارے آس پاس بھی ایسے کئی لڑکے موجود ہیں جو اس بری لت کا شکار ہو چکے ہیں۔ ابتدا میں وہ محض دوستوں کے کہنے پر یا تجسس میں یہ قدم اٹھاتے ہیں، مگر بعد میں یہی عادت ان کی زندگی کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ نوجوانوں میں نشے کے پھیلاؤ کی کئی وجوہات ہیں۔ غلط صحبت اس کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ جب ایک نوجوان ایسے دوستوں کے ساتھ وقت گزارتا ہے جو پہلے ہی نشے کے عادی ہوں، تو وہ بھی اس راستے پر چل پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ گھریلو مسائل، والدین کی عدم توجہ، تعلیمی دباؤ، بے روزگاری اور ذہنی تناؤ بھی نوجوانوں کو اس طرف مائل کرتے ہیں۔ بعض اوقات فلموں، ڈراموں اور سوشل میڈیا پر نشے کو ایک اسٹائل کے طور پر دکھایا جاتا ہے، جو کم عمر ذہنوں کو متاثر کرتا ہے۔ نشے کے اثرات نہایت خطرناک ہیں۔ یہ نہ صرف جسم کو کھوکھلا کر دیتا ہے بلکہ انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو بھی متاثر کرتا ہے۔ نشے کے عادی نوجوان تعلیم سے دور ہو جاتے ہیں، ان کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے اور وہ اپنے مستقبل کو خود برباد کر لیتے ہیں۔ بعض صورتوں میں وہ جرائم کی طرف بھی مائل ہو جاتے ہیں تاکہ اپنی نشے کی ضرورت کو پورا کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ شہروں کے ساتھ ساتھ اب دیہات میں بھی چوری، ڈکیتی اور دیگر جرائم کی وارداتوں میں اضافہ دیکھنے کو مل رہا ہے، کیونکہ نشے کے عادی افراد اپنی لت پوری کرنے کے لیے غیر قانونی راستے اختیار کرنے لگتے ہیں۔ اب نشے کا مسئلہ صرف بڑے شہروں تک محدود نہیں رہا، بلکہ اس کی جڑیں دیہات تک بھی پھیلتی جا رہی ہیں۔ پہلے دیہی معاشرہ سادگی، مضبوط خاندانی نظام اور سماجی نگرانی کی وجہ سے اس لعنت سے کافی حد تک محفوظ سمجھا جاتا تھا، لیکن اب حالات تیزی سے بدل رہے ہیں۔ شہروں سے آسان رسائی، موبائل اور انٹرنیٹ کے ذریعے منفی رجحانات کا پھیلاؤ، اور بے روزگاری جیسے عوامل نے دیہات کے نوجوانوں کو بھی نشے کی طرف مائل کرنا شروع کر دیا ہے۔ خاص طور پر کم عمر لڑکے سگریٹ، شراب اور دیگر مضر اشیاء کی طرف راغب ہو رہے ہیں، جو نہ صرف ان کی صحت بلکہ ان کے مستقبل کے لیے بھی خطرہ ہے۔ دیہات میں آگاہی کی کمی اور مناسب نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے یہ مسئلہ خاموشی سے بڑھ رہا ہے، جس پر فوری توجہ دینا بے حد ضروری ہے۔ یہ مسئلہ صرف فرد یا خاندان تک محدود نہیں بلکہ پورے معاشرے کی ذمہ داری ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کے ساتھ دوستانہ رویہ رکھیں، ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں اور انہیں صحیح راستے کی رہنمائی فراہم کریں۔ اساتذہ کو بھی چاہیے کہ وہ طلبہ میں شعور بیدار کریں اور انہیں نشے کے نقصانات سے آگاہ کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ انتظامیہ اور پولیس کی بھی بڑی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ منشیات کی فروخت پر سختی سے قابو پائیں۔ تعلیمی اداروں کے آس پاس منشیات فروشوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ایسے عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے جو نوجوان نسل کو اس تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ اگر قانون نافذ کرنے والے ادارے سنجیدگی سے اس مسئلے کو لیں، تو اس لعنت پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔ یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ نوجوان کسی بھی قوم کا مستقبل ہوتے ہیں۔ اگر یہی نوجوان نشے کی لت میں مبتلا ہو جائیں تو قوم کی ترقی کا خواب ادھورا رہ جاتا ہے۔ ہمیں بحیثیت معاشرہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے لینا ہوگا اور مل کر اس کے خلاف جدوجہد کرنی ہوگی، تاکہ ہماری آنے والی نسلیں ایک صحت مند، باوقار اور روشن مستقبل کی حامل بن سکیں۔

حفیظ الدین

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA
۸/جولائی۔۲۰۲۶

پرشانت کشور کی انتخابی شروعات

ملک بھر میں مختلف سیاسی جماعتوں کو انتخابات میں حکمت عملی کے ذریعہ مدد کرنے اور انتخابات لڑوانے میں مہارت رکھنے والے پرشانت کشور اب خود انتخابی میدان میں کود پڑے ہیں۔ پرشانت کشور کو ان کی پارٹی جن سوراج نے پٹنہ کی بنکی پور نشست کیلئے ہونے والے ضمنی انتخاب کیلئے میدان میں اتارنے کا اعلان کر دیا ہے۔ پرشانت کشور نے خود گذشتہ دنوں یہ اشارہ دیا تھا کہ ان کی پارٹی انہیں انتخابی میدان میں اتارنے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ حالانکہ حالیہ بہار اسمبلی انتخابات میں جن سوراج نے تقریباً تمام نشستوں پر مقابلہ کیا تھا تاہم وہ اپنا کھاتہ بھی نہیں کھول پائی تھی۔ پرشانت کشور نے اپنی پارٹی کے امیدواروں کے حق میں پوری شدت سے مہم چلائی تھی۔ مختلف جماعتوں کو انتخابی کامیابی سے ہمکنار کرنے کا دعوی کرنے والے پرشانت کشور اپنی پارٹی کیلئے حالات سازگار بنانے اور اسے کامیابی دلانے میں ناکام رہے تھے۔ اب اپنی پارٹی کی ناکام شروعات کے بعد خود مسٹر پرشانت کشور اب انتخابی میدان میں کود پڑے ہیں۔ بنکی پور سے پرشانت کشور مقابلہ کریں گے اور یہ نشست بی جے پی کے قومی صدر نتن نابن کے مستعفی ہونے کی وجہ سے خالی ہوئی ہے۔ نتن نابن نے راجیہ سبھا کیلئے منتخب ہونے کے بعد اسمبلی کی رکنیت سے استعفی پیش کر دیا تھا۔ پرشانت کشور کے انتخابی میدان میں کودنے سے سیاسی سرگرمیوں میں تیزی اور شدت تو دیکھنے میں ضرور آئے گی۔ بی جے پی اس نشست سے مقابلہ ضرور کرے گی اور ابھی اس کے امیدوار کا اعلان نہیں ہو سکا ہے۔ ابھی یہ بھی واضح نہیں ہو سکا ہے کہ آر جے ڈی اس نشست سے مقابلہ کرے گی یا نہیں اور اگر کرے گی تو کس کو امیدوار بنایا جا سکتا ہے۔ پرشانت کشور سیاسی جماعتوں کیلئے اہم رول ادا کر چکے ہیں تاہم وہ اپنی پارٹی کو کامیابی دلانے میں ناکام رہے تھے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ خود اپنے لئے کامیابی حاصل کر پائیں گے یا نہیں کیونکہ اس نشست سے مقابلہ بہت شدید ہو سکتا ہے اور بی جے پی پوری طاقت سے مقابلہ کرے گی۔ پرشانت کشور تاحال انتخابی سیاست سے دور رہے تھے۔ انہوں نے ملک میں کئی جماعتوں کو انتخابات میں مدد کر چکے ہیں۔ خود 2014 میں بی جے پی کیلئے انہوں نے کافی مدد کی تھی اور وزیر اعظم کی حیثیت سے نریندر مودی کے انتخاب میں اہم رول ادا کیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے مغربی بنگال میں ترنمول کانگریس کو' آندھرا پردیش میں وائی ایس آر کانگریس کو' ٹاملناڈو میں ڈی ایم کے کو اور مختلف ریاستوں میں دوسری جماعتوں کو انتخابی حکمت عملی بنانے میں مدد کی تھی۔ پرشانت کشور کی سیاسی اہمیت سے مختلف جماعتیں واقف ہیں۔ اس کے باوجود وہ اپنی خود کی ریاست بہار میں اپنی پارٹی کو کامیابی دلانے میں ناکام رہے تھے۔ اس صورتحال میں خود پرشانت کشور کا انتخابی میدان میں کود پڑنا بہت اہمیت کا حامل کہا جا سکتا ہے۔ پرشانت کشور بھی اگر بنکی پورہ میں کامیاب نہیں ہو پاتے ہیں تو پھر ان کی سیاسی اہمیت بالکل صفر ہو کر رہ جائے گی اور پھر وہ دوسری جماعتوں کیلئے بھی اہمیت کے حامل نہیں رہ پائیں گے۔ حالانکہ پرشانت کشور نے اپنی سیاسی حکمت عملی کی تنظیم کو عملاً ختم کر دیا ہے لیکن مستقبل میں اس کے امکانات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر پرشانت کشور بنکی پور سے کامیابی حاصل کر لیتے ہیں تو پھر ان کی سیاسی اہمیت کو بحال کرنے میں مدد مل سکتی ہے اور پھر اس کے نتیجہ میں مستقبل میں نئی سیاسی صف بندیوں کے امکانات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے دور رس اثرات ہو سکتے ہیں۔ ابھی حالانکہ انتخابات کے شیڈول کا اعلان نہیں ہوا ہے لیکن پرشانت کشور کی امیدواری کا اعلان کرتے ہوئے جن سواراج پارٹی نے انتخابی بگل عملی طور پر بجا دیا ہے۔ اب دوسری جماعتیں بھی اس سے لاتعلق نہیں رہ سکتیں کیونکہ انہیں بھی وقت سے قبل سرگرم ہونا پڑے گا اگر انتخابات میں مقابلہ کرنا ہے۔ پرشانت کشور کی امیدواری سے ریاست میں نئی سیاسی سرگرمیوں کو شدت مل سکتی ہے۔ نتائج کیا ہونگے یہ ابھی کہا نہیں جا سکتا تاہم سیاسی سرگرمیوں میں بتدریج تیزی کا امکان ضرور پایا جاتا ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

غزل

جو نظر ار پار ہو جائے
وہی دل کا قرار ہو جائے

اپنی زلفوں کو ڈال دو سایا
پوری زندگی خوشگوار ہو جائے

تیری نظروں کو دیکھ پائے اگر
شوخ بھی خوشگوار ہو جائے

موت کس طرح ائے بالی پر
تو اگر ایک بار ہو جائے

ائینہ سامنے سے ہٹا لو
یوں نہ ہو کہ خود سے پیار ہو جائے

دلکش رضا

ہمارے معاشرے کا ایک اور عجیب تضاد یہ ہے کہ جب اپنی بیٹی کے لیے رشتہ تلاش کیا جاتا ہے تو انسان اچھے اخلاق دین داری اور ذمہ دار لڑکا چاہتا ہے لیکن جب اپنے بیٹے کے لیے بہو ڈھونڈی جاتی ہے تو معیار یکسر بدل جاتا ہے۔اس وقت خوبصورتی کم عمری دولت اور بے شمار غیر ضروری شرائط سامنے آجاتی ہیں۔مزید افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ اگر ایک مرد عمر رسیدہ ہو بیوہ ہو یا کئی بچوں کا باپ بھی ہو تب بھی اس کے لیے کم عمر کنواری لڑکی تلاش کی جاتی ہے جبکہ اسی عمر کی غیر شادی شدہ لڑکی یا بیوہ کو قبول کرنے کے لیے لوگ تیار نہیں ہوتے۔یہ کھلا ہوا دوہرا معیار ہے جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ذرا ان والدین کے دل کی کیفیت کا تصور کیجیے جن کی بیٹیاں برسوں سے رشتوں کی منتظر ہیں۔ہر آنے والا دن ان کے لیے نئی امید اور ہر گزرتا ہوا سال نئی بے بسی لے کر آتا ہے۔

کب تک بیٹیاں رشتوں کے انتظار میں بیٹھی رہیں گی؟

محمد عادل ارریاوی

ہمارے معاشرے کا ایک نہایت ہی دردناک اور دل دہلا دینے والا دل سوز المیہ یہ ہے کہ لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں بیٹیاں شادی کی آس لیے اپنی عمر کا قیمتی حصہ انتظار میں گزار رہی ہیں۔ایک رپورٹ کے مطابق بیس سے پینتیس سال کی عمر کے ایک کروڑ سے زائد لڑکیاں مناسب رشتے کی منتظر ہیں جبکہ ان میں لاکھوں ایسی ہیں جن کی عمر معاشرتی پیمانے کے مطابق شادی کی حد سے آگے نکل چکی ہے۔اسی طرح لاکھوں بیوائیں بھی موجود ہیں جن کی دوسری شادی نہ صرف ممکن ہے بلکہ شریعت بھی اس کی حوصلہ افزائی کرتی ہے مگر معاشرے کی بے جا رسمیں غلط سوچ اور خود ساختہ معیار ان کی راہ میں دیوار بنے ہوئے ہیں۔آج رشتہ تلاش کرنے کا انداز اس قدر مادہ پرستانہ اور ظالمانہ ہو چکا ہے کہ لڑکی کی دینداری اخلاق کردار اور تربیت کو پسِ پشت ڈال کر اس کے خاندان دولت رہائش ظاہری معیار اور بے شمار غیر ضروری چیزوں کو اہمیت دی جاتی ہے۔اگر لڑکی بیوہ ہو تو گویا اس کے لیے دروازے مزید بند کر دیے جاتے ہیں، اور اگر عمر تیس سال سے بڑھ جائے تو اسے بھی نظر انداز کر دیا جاتا ہے چاہے وہ ہر اعتبار سے بہترین کیوں نہ ہو۔افسوس کی بات یہ ہے کہ ہزاروں بیوائیں ایسی بھی ہیں جن کے لیے نہ کوئی مضبوط سرکاری سہارا موجود ہے اور نہ ہی کوئی مؤثر سماجی نظام۔شوہر کے انتقال کے بعد بعض اوقات انہیں جائیداد کے جائز حق سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ انہیں اپنے ہی گھر سے بے دخل کر دیا جاتا ہے۔کسی کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ ایک تنہا عورت اپنے بچوں سمیت زندگی کا بوجھ کیسے اٹھائے گی اور کن مشکلات کا سامنا کرے گی۔

رشتوں میں غیر معمولی تاخیر کی ایک بڑی وجہ ہماری بڑھتی ہوئی مادہ پرستی اور مفاد پرستی بھی ہے۔آج شرافت حسنِ اخلاق دین داری اور اچھے کردار سے زیادہ بینک بیلنس نوکری بنگلہ گاڑی اور ظاہری آسائشوں کو دیکھا جاتا ہے۔معمولی معمولی باتوں کو بنیاد بنا کر بہترین رشتے ٹھکرا دیے جاتے ہیں۔کبھی یہ اعتراض سامنے آتا ہے کہ لڑکی والوں کا گھر کرائے کا ہے کبھی گلی تنگ ہونے پر ناک بھوں چڑھائی جاتی ہے کبھی علاقے کو بہانہ بنایا جاتا ہے اور کبھی اس بات پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ خاطر خواہ پروٹوکول نہیں ملا۔یہ رویے نہ صرف افسوسناک ہیں بلکہ اس بات کی علامت بھی ہیں کہ ہم نے نکاح جیسے مقدس رشتے کو آسان بنانے کے بجائے انتہائی مشکل بنا دیا ہے۔تعلیم بھی بعض اوقات اس مسئلے کا ایک پہلو بن جاتی ہے۔والدین چاہتے ہیں کہ ان کی تعلیم یافتہ بیٹی کے لیے اسی معیار کا رشتہ ملے جبکہ دوسری طرف بعض لوگ زیادہ پڑھی لکھی لڑکی کو یہ سوچ کر مسترد کر دیتے ہیں کہ شاید وہ بدمزاج یا نافرمان ہوگی۔حالانکہ تعلیم انسان کو شعور سمجھ اور بہتر اخلاق عطا کرتی ہے، نہ کہ غرور۔اگر کوئی تعلیم یافتہ یا ملازمت پیشہ خاتون حالات کے جبر یا معاشرتی ناانصافی کی وجہ سے تنہا زندگی گزارنے پر مجبور ہو جائے تو ہمارا معاشرہ اس کی مدد کرنے کے بجائے اس کے کردار پر انگلیاں اٹھانا شروع کر دیتا ہے۔افسوس کہ ہم اس کے دکھ کو

سمجھنے کے بجائے اسے شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں حالانکہ اس کی تنہائی کے ذمہ دار بھی اکثر ہم خود ہی ہوتے ہیں۔

ہمارے معاشرے کا ایک اور عجیب تضاد یہ ہے کہ جب اپنی بیٹی کے لیے رشتہ تلاش کیا جاتا ہے تو انسان اچھے اخلاق دین داری اور ذمہ دار لڑکا چاہتا ہے لیکن جب اپنے بیٹے کے لیے بہو ڈھونڈی جاتی ہے تو معیار یکسر بدل جاتا ہے۔اس وقت خوبصورتی کم عمری دولت اور بے شمار غیر ضروری شرائط سامنے آجاتی ہیں۔مزید افسوس اس بات پر ہوتا ہے کہ اگر ایک مرد عمر رسیدہ ہو بیوہ ہو یا کئی بچوں کا باپ بھی ہو تب بھی اس کے لیے کم عمر کنواری لڑکی تلاش کی جاتی ہے جبکہ اسی عمر کی غیر شادی شدہ لڑکی یا بیوہ کو قبول کرنے کے لیے لوگ تیار نہیں ہوتے۔یہ کھلا ہوا دوہرا معیار ہے جس پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ذرا ان والدین کے دل کی کیفیت کا تصور کیجیے جن کی بیٹیاں برسوں سے رشتوں کی منتظر ہیں۔ہر آنے والا دن ان کے لیے نئی امید اور ہر گزرتا ہوا سال نئی بے بسی لے کر آتا ہے۔وہ اپنی اولاد کے بہتر مستقبل کی دعائیں کرتے کرتے بوڑھے ہو جاتے ہیں مگر معاشرے کی بے جا رسمیں اور غیر ضروری مطالبات ان کی راہ میں رکاوٹ بنے رہتے ہیں۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم نکاح کو آسان بنائیں غیر ضروری رسم و رواج جھوٹی انا مادہ پرستی اور بے بنیاد مطالبات کو ترک کریں بیوہ خواتین اور عمر رسیدہ غیر شادی شدہ خواتین کے ساتھ عزت و احترام کا رویہ اختیار کریں اور ہر انسان کو اس کا جائز مقام دیں۔یاد رکھیے کسی بیٹی کی عزت اس کی عمر دولت یا ظاہری حیثیت سے نہیں بلکہ اس کے کردار دین داری اور انسانیت سے ہوتی ہے۔اگر ہمارا معاشرہ اس حقیقت کو سمجھ لے تو نہ جانے کتنے گھر آباد ہو جائیں کتنی ماؤں کی دعائیں قبول ہوں اور کتنی بیٹیوں کی آنکھوں سے انتظار کے آنسو ہمیشہ کے لیے خشک ہو جائیں۔

یہ مسئلہ کسی ایک گھر ایک خاندان یا چند افراد کا نہیں، بلکہ پوری امت اور پورے معاشرے کا مشترکہ درد ہے۔جب تک ہم اپنی سوچ اپنے معیار اور اپنے رویوں کو نہیں بدلیں گے تب تک نہ جانے کتنی بیٹیوں کی جوانیاں انتظار کی نذر ہوتی رہیں گی کتنے والدین حسرتوں کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوتے رہیں گے اور کتنے گھر صرف ہماری بے جا شرطوں اور خود ساختہ رسموں کی وجہ سے آباد ہونے سے محروم رہیں گے۔وقت کا تقاضا ہے کہ ہم نکاح کو آسان کردار کو معیار اور دین کو ترجیح دیں کیونکہ اسی میں فرد خاندان اور معاشرے کی حقیقی فلاح پوشیدہ ہے۔اپنے بچوں کی شادیاں جلد ہی کرو کیونکہ جب انسان کو بھوک لگتی ہے اور جب اسے حلال رزق نہیں ملتا تو وہ حرام کھانا شروع کر دیتا ہے نکاح اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا ایک پاک رشتہ ہے شادی ایک ضرورت ہے کسی بھی نوجوان مرد اور عورت کے لئے باپ جہیز جمع کرتے بوڑھا ہو جاتا ہے اور بیٹی تیس سال گھر پر بیٹھی رہ جاتی ہے بیٹا گھر بناتے بناتے 35 سال کا ہو جاتا ہے اور اسی بے وجہ رسم و رواج نے سنّت نکاح کو مشکل بنا دیا ہے اور زنا کو آسان آج کی نوجوان نسل زنا کی دَل دَل میں پھنستی جارہی ہے۔خدارا والدین اس بات کو سمجھیں اور اپنے بچوں کا نکاح جلد از جلد اور سادگی سے کریں۔

بیٹیاں تب تک رشتوں کے انتظار میں بیٹھی رہیں گی جب تک ہمارا معاشرہ شادی کے معاملے میں دینداری پر غیر ضروری دنیاوی اور مادی مطالبات کو ترجیح دیتا رہے گا۔یہ ایک انتہائی حساس، سنجیدہ اور فکری موضوع ہے جو ہمارے معاشرے کے بدلتے ہوئے رویوں اور فرسودہ رسم و رواج کی عکاسی کرتا ہے۔جب تک ہم اجتماعی طور پر اپنی سوچ اور رویوں میں تبدیلی نہیں لائیں گے، یہ مسئلہ جوں کا توں رہے گا۔اس صورتحال کو بدلنے کے لیے درج ذیل اقدامات اور تبدیلیوں کی سخت ضرورت ہے: ذات پات کا تعصب: صرف مخصوص خاندان یا برادری میں شادی کی ضد اچھے رشتوں میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔سرکاری نوکری اور بڑا کاروبار: لڑکے کے لیے صرف اونچے کاروباری معیار یا اعلیٰ سرکاری عہدے کی شرط نے میرٹ کا معیار بدل دیا ہے۔شکل وصورت کی قید: لڑکیوں کے معاملے میں گوری رنگت اور قد کاٹھ کے سخت معیار معصوم بیٹیوں کی عمریں گلا دیتے ہیں۔جہیز کا بوجھ: غریب یا متوسط طبقے کا باپ بیٹی کا نصیب اچھا ہونے کے باوجود صرف جہیز کا سامان اکٹھا نہ کر پانے کی وجہ سے مجبور رہتا ہے۔مہنگی شادیاں: شادی ہالز، شاہانہ کھانوں اور نمود ونمائش نے نکاح کو ایک انتہائی مہنگا عمل بنا دیا ہے جس سے مڈل کلاس خاندان دب کر رہ گئے ہیں۔دینداری کو ترجیح: اسلام نے رشتے کے انتخاب میں اخلاق اور دینداری کو اولیت دی ہے۔بڑھتی عمر کا المیہ: جب تک معاشرہ لڑکے یا لڑکی کے اچھے کردار کے بجائے بینک بیلنس اور ظاہری خوبصورتی کو دیکھے گا، بیٹیوں کی عمریں گھروں میں ہی بیت جائیں گی۔بڑی بیٹی کی شرط: اکثر گھروں میں بڑی بیٹی کی شادی نہ ہونے کی وجہ سے چھوٹی بیٹیوں کے اچھے رشتے بھی ٹھکرا دیے جاتے ہیں، جو کہ شرعی اور عقلی طور پر درست نہیں ہے۔رشتہ داروں کا منفی رویہ: معاشرے اور محلے داروں کی تنقید اور طنز بیٹیوں اور ان کے والدین کے لیے شدید نفسیاتی مسائل پیدا کرتے ہیں۔اس صورتحال کو بدلنے کے لیے ہمیں نکاح کو سادہ اور آسان بنانا ہوگا۔لڑکے والوں کو بیٹی والوں سے مطالبات کرنے کے بجائے سادگی کو اپنانا ہوگا، اور لڑکی والوں کو بھی لڑکے کے اخلاق اور کمانے کی حلال صلاحیت کو دیکھ کر فیصلے کرنے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ تمام غیر شادی شدہ لڑکوں اور لڑکیوں بیوہ خواتین اور ان کے والدین کی پریشانیاں دور فرمائے انہیں نیک صالح اور مناسب رشتے عطا فرمائے اور ہمارے معاشرے کو نکاح آسان بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

طاقت، توسیع پسندی اور دوہرے معیارات عصرِ حاضر کا ایک جائزہ

مسعود محبوب خان

تمام تعریفیں اس اللہ ربّ العالمین کے لیے ہیں، جو عدل و انصاف کا سرچشمہ، رحمتِ عالم کا مالک اور کائنات کا حقیقی فرمانروا ہے۔اسی نے انسان کو اشرف المخلوقات کا مقام عطا فرمایا، اسے عقل و شعور کی دولت سے نوازا، اور زمین پر اپنا نائب بنا کر یہ ذمّہ داری سونپی کہ وہ ظلم، جبر اور فساد کے بجائے عدل، امن اور خیر کو فروغ دے۔انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا ایک عظیم مقصد بھی یہی تھا کہ انسانیت کو ظلمتِ استبداد سے نکال کر عدل و انصاف کی روشن شاہراہ پر گامزن کیا جائے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ۔ بلاشبہ ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی، تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں (سورۃ الحدید:25)۔اسلام کی نگاہ میں عدل کسی قوم، نسل، مذہب یا جغرافیے تک محدود نہیں، بلکہ یہ ایک آفاقی اور غیر جانب دار اصول ہے۔قرآنِ مجید مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی، سیاسی اختلاف یا ذاتی مفاد بھی انہیں انصاف کے راستے سے نہ ہٹا سکے۔یہی وہ اصول ہے جو ایک صالح معاشرے، مستحکم ریاست اور پُرامن عالمی نظام کی بنیاد بنتا ہے۔لیکن عصرِ حاضر کا منظرنامہ اس قرآنی تصورِ عدل سے خاصا مختلف دکھائی دیتا ہے۔آج طاقت کو حق، مفاد کو اصول اور غلبے کو انصاف کا معیار بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ بین الاقوامی سیاست میں دوہرے معیارات، معاشی استحصال، عسکری توسیع پسندی، وسائل پر قبضے کی دوڑ اور کمزور اقوام پر سیاسی و اقتصادی دباؤ نے عالمی امن کو شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔انسانی حقوق کے دعوے بہت ہیں، مگر ان کا اطلاق اکثر طاقت، مفاد اور سیاسی ترجیحات کے تابع دکھائی دیتا ہے۔زیرِ نظر مضمون انہی عالمی حقائق کا ایک علمی، فکری اور تنقیدی جائزہ پیش کرتا ہے۔ اس میں طاقت کی سیاست، توسیع پسندی، جنگی معیشت، دوہرے معیارات اور اسلامی تصورِ عدل کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے، تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ دنیا میں پائیدار امن اور حقیقی انصاف کا قیام صرف اسی وقت ممکن ہے جب مفادات کی سیاست پر اخلاق، قانون اور عدل کو فوقیت دی جائے۔دنیا نے تہذیب، سائنس، ٹیکنالوجی اور انسانی حقوق کے میدان میں بے مثال ترقی کی ہے، مگر اس ترقی کے ساتھ ایک تلخ حقیقت بھی مسلسل نمایاں ہوتی جارہی ہے کہ عالمی سیاست، معیشت اور طاقت کے مراکز پر انصاف کے بجائے مفادات کی حکمرانی بڑھتی جارہی ہے۔طاقتور ممالک اور عالمی قوتیں امن، جمہوریت، انسانی حقوق اور مساوات کے بلند بانگ دعوے تو کرتی ہیں، لیکن عملی میدان میں اکثر ایسے فیصلے سامنے آتے ہیں جن سے محسوس ہوتا ہے کہ طاقت ہی قانون بن گئی ہے۔

آج کے دور میں چند طاقت ور اور توسیع پسند قوتوں کی پالیسیاں دنیا کے امن کے لیے ایک بڑا چیلنج بن چکی ہیں۔ان کی کوشش یہ نہیں ہوتی کہ اپنی ترقی، علم، معیشت اور اخلاق کے ذریعے دنیا میں اپنا مقام بلند کریں، بلکہ اکثر دوسروں کو کمزور، محتاج اور غیر مستحکم بنا کر اپنی برتری قائم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔گویا اپنی لکیر کو بڑا کرنے کے بجائے دوسروں کی لکیر کو چھوٹا بلکہ مٹا دینے کی فکر غالب آچکی ہے۔یہی رویہ عالمی کشیدگی، سیاسی عدم استحکام اور معاشی ناہمواریوں کو جنم دیتا ہے۔توسیع پسندی (Expansionism) کوئی نیا رجحان

نہیں بلکہ انسانی تاریخ کا ایک مستقل باب ہے۔قدیم سلطنتوں سے لے کر جدید عالمی طاقتوں تک مختلف ادوار میں ریاستوں نے سیاسی، عسکری، معاشی اور نظریاتی برتری حاصل کرنے کے لیے اپنی حدود سے باہر اثر ورسوخ قائم کرنے کی کوشش کی۔اگرچہ ماضی میں اس کا اظہار براہِ راست قبضوں اور نو آبادیاتی نظام کی صورت میں ہوتا تھا، لیکن آج اس نے اقتصادی دباؤ، سفارتی اثر اندازی، تجارتی پابندیوں، قرضوں، میڈیا، سائبر ٹیکنالوجی اور عسکری اتحادوں کی نئی شکلیں اختیار کر لی ہیں۔تاریخ گواہ ہے کہ اقتدار حاصل کرنے سے پہلے بہت سے عالمی رہنما جنگوں کے خاتمے، امن کے قیام اور سفارت کاری کے فروغ کے وعدے کرتے ہیں، لیکن اقتدار سنبھالنے کے بعد اکثر دنیا مزید تنازعات، اسلحہ کی دوڑ اور سیاسی کشمکش میں الجھتی چلی جاتی ہے۔اس صورتِ حال نے عام انسان کے ذہن میں یہ سوال پیدا کر دیا ہے کہ کیا امن واقعی عالمی طاقتوں کی ترجیح ہے، یا پھر جنگیں بعض حلقوں کے سیاسی اور معاشی مفادات کو تقویت دیتی ہیں؟

گزشتہ برسوں میں مختلف خطوں میں ہونے والی جنگوں نے یہ حقیقت بھی آشکار کی ہے کہ جنگ صرف انسانی جانوں کا نقصان نہیں کرتی بلکہ عالمی معیشت، خوراک، تعلیم، صحت اور سماجی استحکام کو بھی شدید متاثر کرتی ہے۔اس کے ساتھ یہ سوال بھی اٹھایا جاتا ہے کہ دنیا میں اسلحہ سازی کی صنعت مسلسل کیوں پھیل رہی ہے، اور کیوں مختلف ممالک اپنے دفاعی بجٹ میں مسلسل اضافہ کر رہے ہیں؟ بہت سے تجزیہ نگار اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ اسلحہ کی عالمی تجارت بعض معاشی مفادات سے بھی وابستہ ہے، جس کے اثرات بین الاقوامی سیاست پر محسوس کیے جا سکتے ہیں۔جنگ کا سب سے بڑا نقصان صرف میدانِ جنگ تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کے اثرات پوری عالمی معیشت پر مرتب ہوتے ہیں۔خوراک کی قلت، ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ، مہنگائی، بے روزگاری، مہاجرین کے بحران اور سپلائی چین کی رکاوٹیں براہِ راست جنگوں کے نتائج ہیں۔یہی وجہ ہے کہ کسی ایک خطے میں ہونے والا مسلح تنازع ہزاروں میل دور رہنے والے عام شہری کی زندگی کو بھی متاثر کرتا ہے۔دنیا میں دفاعی صنعت اربوں ڈالر کی معیشت بن چکی ہے۔ بہت سے تحقیقی ادارے اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ اسلحہ کی خرید و فروخت عالمی تجارت کا ایک اہم شعبہ ہے۔اس تناظر میں یہ سوال بھی اٹھایا جاتا ہے کہ اگر جنگیں کم ہو جائیں تو دفاعی صنعت، عسکری بجٹ اور اس سے وابستہ معاشی مفادات پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟ اسی لیے امن اور جنگ کے مباحث میں معاشی مفادات کا پہلو بھی تحقیق کا اہم موضوع سمجھا جاتا ہے۔

دوسری جانب، عام شہری اور کسان نسبتاً معمولی معاملات پر سخت قانونی کارروائیوں کا سامنا کرتے ہیں۔مثال کے طور پر فصل کی باقیات جلانے سے پیدا ہونے والی ماحولیاتی آلودگی ایک حقیقی مسئلہ ہے اور اس کی روک تھام ضروری ہے، لیکن جب اس مسئلے کے بنیادی اسباب، کسانوں کی معاشی مجبوریوں اور متبادل سہولیات کو نظر انداز کر دیا جائے تو انصاف ادھورا محسوس ہوتا ہے۔اسی طرح ماحولیات کے نام پر عوام پر جرمانے عائد کیے جاتے ہیں، مگر ماحول کو نقصان پہنچانے والی بڑی صنعتوں اور آلودگی کے بڑے ذرائع پر وہی شدّت دکھائی نہیں دیتی جو عام شہری کے لیے اختیار کی جاتی ہے۔یہی کیفیت پلاسٹک، تمباکو، گٹکا اور دیگر مضرِ صحت اشیاء کے معاملے میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ان کے استعمال پر پابندیاں یا جرمانے ضرور عائد کیے جاتے ہیں، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ مصنوعات واقعی انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں تو ان کی تیاری، تشہیر اور غیر ذمّہ دارانہ فروخت کے خلاف بھی مؤثر اور منصفانہ اقدامات کیوں نہ کیے جائیں؟ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ذمّہ داری صرف صارف پر نہیں بلکہ پیداوار، تقسیم اور پالیسی سازی کے تمام مراحل پر یکساں طور پر عائد ہو۔

بین الاقوامی تعلقات میں اکثر یہ شکایت سامنے آتی ہے کہ ایک ہی نوعیت کے واقعات پر عالمی ردِعمل یکساں نہیں ہوتا۔کہیں انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر سخت پابندیاں عائد کی جاتی ہیں، جب کہ کہیں اسی نوعیت کے واقعات پر خاموشی اختیار کی جاتی ہے۔اس طرزِ عمل کو بین الاقوامی سیاست میں Double Standards یا دوہرے معیارات سے تعبیر کیا جاتا ہے، جو عالمی انصاف کے تصور پر سوالات کھڑے کرتا ہے۔اسی طرح معاشرتی انصاف کے حوالے سے بھی ایک عام تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ معمولی جرائم میں ملوث افراد فوری قانون کی گرفت میں آ جاتے ہیں، جب کہ بڑے پیمانے پر بدعنوانی، مالی بے ضابطگیوں یا اختیارات کے ناجائز استعمال کے مرتکب افراد اکثر اپنے اثر ورسوخ کی بنا پر احتساب سے بچ نکلتے ہیں۔اگرچہ ہر ملک اور ہر معاملہ ایک جیسا نہیں ہوتا، تاہم اس قسم کے تاثرات عوام کے اعتماد کو متاثر کرتے ہیں۔قانون کی اصل روح یہی ہے کہ وہ طاقت ور اور کمزور، امیر اور غریب، حاکم اور محکوم سب کے لیے یکساں ہو۔اسلامی تعلیمات بھی یہی سبق دیتی ہیں کہ عدل کسی بھی مہذب معاشرے کی بنیاد ہے۔قرآنِ کریم انصاف کو ہر حال میں قائم رکھنے کا حکم دیتا ہے، خواہ فیصلہ اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔اسی طرح تاریخِ اسلام میں خلفائے راشدین نے یہ عملی مثال قائم کی کہ قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور اقتدار کسی کو قانون سے بالاتر نہیں بناتا۔اسلام نے عدل کو صرف عدالتی فیصلہ نہیں بلکہ ریاست، معیشت، سیاست، تجارت اور معاشرت کا بنیادی ستون قرار دیا ہے۔قرآنِ کریم ارشاد فرماتا ہے: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (النحل: 90)۔ اور فرمایا: وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ (المائدہ:8)۔یعنی کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں انصاف سے نہ ہٹائے؛ انصاف کرو، یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔رسول اللہ ﷺ نے بھی واضح فرمایا کہ اگر کسی معزز خاندان کا فرد بھی جرم کرے تو اس پر بھی وہی قانون نافذ ہوگا جو ایک عام شخص پر ہوتا ہے۔یہی حقیقی عدل اور قانون کی بالادستی ہے۔آج دنیا کو سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ عالمی سیاست مفادات کے بجائے انصاف، طاقت کے بجائے اخلاق، جنگ کے بجائے امن، اور استحصال کے بجائے انسانی مساوات کو اپنا اصول بنائے۔مستقل امن صرف اس وقت قائم ہو سکتا ہے جب بین الاقوامی قوانین کا اطلاق سب پر یکساں ہو، انسانی جان کی حرمت ہر مفاد سے بالاتر سمجھی جائے، اور احتساب کا معیار کمزور و طاقت ور دونوں کے لیے ایک جیسا ہو۔تنقید کے ساتھ اصلاح کی راہ بھی دکھانا اہلِ قلم کی ذمّہ داری ہے۔عالمی امن اور انصاف کے لیے ضروری ہے کہ: بین الاقوامی قوانین کا یکساں اطلاق ہو۔

تاریخ بنام ہندوتوادی مفروضہ...

سبھورنجن داس گپتا

قدیم ہندوستانی تاریخ کی معروف دانشور رومیلا تھاپر کے حال ہی میں شائع یادداشت بتاتے ہیں کہ آخر وہ ہندوتوادی خیمہ کے نشانے پر کیوں رہتی ہیں۔بابری مسجد کو سن 1992 میں منہدم کر دیا گیا تھا۔بی جے پی۔اس کے نظریاتی رہنما آر ایس ایس اور رام جنم بھومی تحریک کی قیادت کرنے والی اس کی جارحانہ اتحادی تنظیم وشو ہندو پریشد کے لیے یہ ایک تہذیبی فتح کا لمحہ تھا۔لیکن دوسرے ہندوستانیوں کے لیے، جو اب بھی ایک بہت بڑی اکثریت ہیں اور جن میں بنیادی طور پر وہ ہندو شامل ہیں جو اپنے آئین کی تکثیریت پر فخر محسوس کرتے ہیں، یہ اس بات کا ایک ہولناک احساس تھا کہ تقسیم کا بھوت اب بھی پُرسکون نہیں ہوا ہے اور ملک میں مذہبی انتہاپسندی نہ صرف زندہ ہے بلکہ باقاعدہ فروغ پا رہی ہے۔قدیم اور ابتدائی قرونِ وسطیٰ کے ہندوستانی تاریخ کی علمی تحریروں کے خلاف بے اطمینانی کی پہلی بازگشت 1977 میں ایمرجنسی کے بعد اقتدار میں آنے والی پہلی غیر کانگریسی جنتا پارٹی حکومت کے دوران سنائی دی تھی۔بی جے پی اپنی سابقہ شکل بھارتیہ جن سنگھ کے طور پر اس حکومت میں ایک بااثر شراکت دار تھی اور اس نے اپنی طاقت کا استعمال اس تاریخ کے تئیں اپنی بے صبری ظاہر کرنے کے لیے کیا جو اس وقت تک پڑھائی جارہی تھی۔اس وقت کے وزیر اعظم مرار جی دیسائی جن سنگھ کے مؤقف سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے حکم دیا کہ ''این سی ای آر ٹی کی مقرر کردہ تاریخ کی درسی کتابوں پر پابندی لگا دی جائے، جو ایک چونکا دینے والا اقدام تھا۔'' ('جسٹ بی اِنگ: اے میموائر'، سیگل بکس، صفحہ 20) پالیسی میں آنے والی اس انقلابی تبدیلی کے باعث جو ٹکراؤ شروع ہوا، وہ جلد ہی رومیلا تھاپر جیسے پرانے دور کے ممتاز مؤرخین پر شدید ذاتی حملوں میں تبدیل ہو گیا۔دہلی میں بیٹھے اپنے آقاؤں کے اشارے پر امیر تارکین وطن ہندوستانی تمسخر اڑاتے ہوئے تبصرہ کرنے لگے کہ ''میں (رومیلا تھاپر) ایک مؤرخ کے طور پر نااہل اور ایک محقق کے طور پر ناقابل ہوں، اور مجھے اس عہدے پر کبھی مقرر نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔'' (صفحہ 221) بہرحال، جنتا پارٹی کا یہ تجربہ بہت جلد بکھر گیا، جس کے نتیجے میں ہندوستانی تاریخ کو ہندوتوا کے ایجنڈے کے مطابق لکھنے کے اس منصوبے کو 1998 میں اٹل بہاری واجپئی کی قیادت میں پہلی این ڈی اے حکومت آنے تک انتظار کرنا پڑا۔بظاہر واجپئی نے یہ کہہ کر ایک نرم مؤقف اختیار کرنے کی کوشش کی کہ 'ہندوستان سیکولر تھا، ہے اور رہے گا'، لیکن انہوں نے اپنے جارحانہ وزیر برائے ترقیٔ انسانی وسائل مرلی منوہر جوشی کو روکنے کے لیے کچھ نہیں کیا، جنہوں نے تاریخ کے اس منصوبے کو دوبارہ زندہ کیا اور عرفان حبیب، سروپلی گوپال اور اپنی سخت مخالف رومیلا تھاپر کے پیچھے پڑ گئے۔خود تھاپر کے الفاظ میں: ''1980 کی دہائی میں شروع ہونے والی جان سے مارنے کی دھمکیاں اکثر آدھی رات کو فون پر دی جاتی تھیں۔'' (صفحہ 222) وہ ''مجھے ایک ایسے خطرے کے طور پر دیکھتے تھے جسے خاموش کرانا بے حد ضروری تھا۔'' (صفحہ 481) میں اکثر سوچتا ہوں کہ آخر تھاپر ہی ان کا بنیادی نشانہ کیوں بنیں؟ اس کی 2 وجوہات سمجھ میں آتی ہیں۔تھاپر کی دلچسپی کا میدان قدیم ہندوستان یا نام نہاد 'ہندو اور مسلم سے پہلے کا ہندوستان' رہا ہے، جسے ملک کے نو آریہ اپنی اجارہ داری سمجھتے ہیں۔اور اس بے باک محققہ نے مسلم حملہ آوروں کی آمد سے پہلے اس سرزمین پر موجود مبینہ امن، ہم آہنگی اور عظمت کے دعوؤں پر سخت سوالات اٹھا دیے۔حقیقت یہ ہے کہ رومیلا تھاپر اور معروف امریکی مؤرخ رچرڈ ایٹن نے اپنی تحقیق سے اس طرح کے 'ہندو ہندوستان' کے مفروضے کو مکمل طور پر منہدم کر دیا تھا۔جہاں تھاپر نے (خاص طور پر اپنے 2020 کے مضامین کے مجموعے 'وائسز آف ڈسینٹ' میں) برہمنوں اور شرمنوں (عموماً گھر بار چھوڑنے والے سنیاسی) کے درمیان تلخ تنازعات کو اجاگر کیا، جن کے باعث خونریزی تک ہوئی۔وہیں ایٹن نے ہندو راجاؤں کی ہولناک جنگوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان لوگوں نے نہ صرف شکست خوردہ راجاؤں کی ریاستوں کو لوٹا بلکہ ان کے مندروں اور ان میں موجود دیوی دیوتاؤں کے مجسموں کو بھی تباہ کر دیا۔('ٹیمپل ڈیسیکریشن اینڈ مسلم اسٹیٹس اِن میڈیول انڈیا'، 2004) یعنی ہندو مندروں کی لوٹ مار، جسے ہندوتوا کے حامی مندروں کی بے حرمتی کے طور پر پیش کرتے ہیں، 1001 کے آس پاس محمود غزنوی کی آمد سے بہت پہلے ہماری سناتنی سرزمین پر شروع ہو چکی تھی۔ہندوتوا کے جو حامی تھاپر کو چیلنج کرتے ہیں، وہ خود پتنجلی کے 'مہابھاشیہ' (قبل مسیح دوسری صدی) کو دیکھ سکتے ہیں، جنہیں وہ بے حد قابلِ احترام مانتے ہیں۔تھاپر اکثر اس کا حوالہ دیتی ہیں، جہاں پتنجلی نے برہمنوں اور شرمنوں کے تعلق کو 'سانپ اور نیولے' جیسا قرار دیا ہے۔تھاپر ہندوتوا کے علمبرداروں کی آنکھوں میں اس لیے بھی کھٹکنے لگیں کیونکہ انہوں نے اسکولی طلبہ کے لیے تاریخ کی درسی کتابیں لکھی تھیں۔ان کے اپنے الفاظ میں: ''مجھے ہندوتوا کے حامیوں نے ایک ناقابلِ قبول مؤرخ کے طور پر میری علمی کتابوں کی وجہ سے نہیں، بلکہ بنیادی طور پر ان درسی کتابوں کی وجہ سے دیکھا جو میں نے ثانوی اسکولوں کے لیے لکھیں۔درسی کتابیں تاریخ یا کسی بھی علم کی عوامی تعبیر کو درست کرنے میں مرکزی کردار ادا کرتی ہیں۔'' (صفحہ 218-219) ہندوتوا کے تاریخی بیانیے کے بنیادی مفروضے کو سمجھنا بے حد ضروری ہے۔ہمیں یقین دلایا جاتا ہے کہ ہندوستان کا 'مسلم سے پہلے کا 'سناتنی' ماضی سماجی ہم آہنگی کا دور تھا۔اس تصور کو برقرار رکھنے کے لیے اس دور کے غیر انسانی، نسلی اور ذات پات پر مبنی جبر کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔اسے 'امن کا دور' ماننا رزمیہ مہابھارت کی لامتناہی جنگ کی داستان کو جھٹلانا ہے، اور یہ 'اشومیدھ یگیہ' کی اس سامراجی روایت کو فراموش کر دینا ہے جس نے اسی دور میں ہندو ریاستوں کے درمیان مسلسل جنگوں کو ہوا دی۔اس سناتنی ہندو تہذیب کے بارے میں دوسرا مفروضہ سائنس اور فن کے میدان میں اس کی ترقی کے بڑھا چڑھا کر کیے گئے دعوے ہیں، جن میں پلاسٹک سرجری اور ہوائی جہازوں کی ایجاد شامل ہے۔مانا جاتا ہے کہ یہ تہذیب علم کا سب سے بڑا سرچشمہ تھی، ایک ایسی جنت جسے مسلم حملہ آوروں نے لوٹ لیا، اور اس سرزمین پر ان کے پانچ صدیوں کے اقتدار کو ہندوستانی تاریخ کا 'تاریک دور' قرار دیا جاتا ہے۔تاریخ کی اس تعبیر میں کسی بھی مسلم حکمراں، یہاں تک کہ اکبر نے بھی کوئی قابلِ ذکر یا پائیدار کام نہیں کیا۔وہ سب صرف ''لٹیرے'' تھے اور اس لیے انہیں تاریخ کی کتابوں سے مٹا دینا ہی بہتر ہے۔برطانوی راج کے بارے میں یہ فرضی تاریخ متضاد ہے کیونکہ اس نظریے کو ماننے والے لوگ تحریکِ آزادی سے مکمل طور پر غائب تھے۔درحقیقت انہوں نے کئی مواقع پر انگریزوں کا ساتھ دیا، جیسا کہ معروف مؤرخ سمیت سرکار نے اپنی گہری تحقیقی تصنیف 'ٹوورڈز فریڈم' میں دکھایا ہے، جسے اُس وقت کی راجگ حکومت نے دبا دیا تھا، لیکن بعد میں سن 2009 میں شائع کیا گیا۔اسی لیے رومیلا تھاپر ہندوتوا بریگیڈ اور مؤرخین کے بھیس میں گھومنے والے ان کے پسندیدہ افسانہ نویسوں کو سب سے زیادہ ناپسند ہیں۔وہ انہیں اس لیے نشانہ بناتے ہیں کیونکہ وہ ہندوتوا کے حامیوں کو انہی کے قلعے میں چیلنج دیتی ہیں۔ان کی پہلی کتاب 'اشوک اینڈ دی ڈیکلائن آف دی موریاز' (1961) کتبوں اور آثارِ قدیمہ کے ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے یہ دکھاتی ہے کہ موریہ سلطنت سیکولر تھی، جو مذہبی دینداری کے بجائے سیاسی عملیت پر مبنی تھی۔وہ 'ہندو سنہری دور' کے مفروضے کو مکمل طور پر مسترد کرتی ہیں۔درحقیقت یہ تردید ان کی تحریروں میں ایک بنیادی آہنگ کی طرح گونجتی ہے اور 'جسٹ بی اِنگ' میں بھی اسی بے باک انداز میں سنائی دیتی ہے۔

بھارت کوچی میں برکس خواتین وزراء کے اجلاس کی میزبانی کرے گا

بھارت اپنی برکس صدارت ۲۰۲۶ء کے تحت، ۸ء اور ۹ء جولائی ۲۰۲۶ء کو، کیرالہ کے کوچی میں 'برکس خواتین وزراء کے اجلاس' کی میزبانی کرے گا

نئی دہلی: بھارت اپنی برکس صدارت 2026 کے تحت، 8اور 9 جولائی 2026 کو، کیرالہ کے کوچی میں 'برکس خواتین وزراء کے اجلاس' کی میز بانی کرے گا۔ برکس کے رکن ممالک کے وزراء اور وفود کے سربراہان باہمی تعاون کو مضبوط کرنے، خواتین کو بااختیار بنانے کے عمل کو آگے بڑھانے، اور سب کی شمولیت پر مبنی، لچکدار اور پائیدار ترقی کے مشترکہ عزم کا اعادہ کرنے کے لیے ایک جگہ جمع ہوں گے۔ بھارت کی برکس صدارت چار اہم ستونوں پر قائم ہے: لچک، جدت طرازی، تعاون اور پائیداری۔ خواتین کے اس خصوصی سیشن (برکس ویمن ٹریک) کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے تا کہ ان تمام شعبوں میں خواتین کو بااختیار بنانے کے عمل کو آگے بڑھایا جاسکے۔ یہ وزارتی اجلاس 'برکس ویمن ورکنگ گروپ' کے اس اجلاس کے فوراً بعد ہو رہا ہے جو 6اور 7 جولائی 2026 کو منعقد ہوا تھا، جہاں اعلیٰ حکام نے ویمن ٹریک کے تحت ترجیحی شعبوں پر تفصیلی اور تعمیری بات چیت کی تھی۔ ورکنگ گروپ کی طرف سے رکھی گئی اس مضبوط بنیاد کو آگے بڑھاتے ہوئے، وزراء اب مجوزہ نتائج پر غور وخوض کریں گے اور برکس رکن ممالک کے درمیان تعاون کو بڑھانے کے لیے مستقبل کی حکمت عملی طے کریں گے۔

بھارت کی برکس صدارت کے موضوع ''مدافعت، جدت طرازی، تعاون اور پائیداری کے لیے مستقبل کی تیاری'' کے تحت، جو کہ عوامی فلاح اور انسانیت کو اولیت دینے والے نظریے کی عکاسی کرتا ہے، یہ وزارتی اجلاس اعلیٰ سطحی گفتگو کا ایک بہترین پلیٹ فارم ثابت ہوگا۔ اس میں خواتین کی قیادت کو فروغ دینے، معاشی مواقع بڑھانے، ڈیجیٹل اور مالیاتی شمولیت کو مضبوط کرنے، کاروباری صلاحیتوں کو پروان چڑھانے، اور ماحولیاتی تبدیلیوں، غذائی تحفظ اور غذائیت میں خواتین کے کردار کو تسلیم کرنے پر بات چیت کی جائے گی۔ یہ مباحثے عملی تعاون کو بڑھانے اور صنفی برابری کی طرف پیش رفت کو تیز کرنے کے لیے برکس رکن ممالک کی مشترکہ خواہشات کی عکاسی کریں گے۔ اس وزارتی اجلاس کے ساتھ ساتھ مختلف نمائشوں کا بھی اہتمام کیا جائے گا، جن میں دیہی ترقی، سائنس اور ٹیکنالوجی (ایس ٹی ای ایم)، غذائیت، تعلیم اور دیگر کئی شعبوں میں 'خواتین کی قیادت میں ترقی' کے حوالے سے بھارت کی کامیابیوں کو پیش کیا جائے گا۔ اس پروگرام میں ایک اہم توسیعی اجلاس اور نامور ماہرین، پالیسی سازوں اور تجربہ کار افراد کے درمیان مختلف موضوعات پر پینل ڈسکشنز بھی شامل ہوں گے، جو تجربات کے تبادلے، نئے طریقوں کو شیئر کرنے اور خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے باہمی شراکت داری کو فروغ دینے کا ایک بہترین موقع فراہم کریں گے۔ گوہاٹی، آسام میں انسداد منشیات ایجنسیوں کے دو روزہ برکس سربراہان کی میٹنگ کے اختتام پر، گروپنگ ممالک نے مشترکہ اعلامیہ اپنایا، جس میں معلومات، انٹیلی جنس اور بہترین طریقوں کے بروقت تبادلے کو بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا گیا، جو کہ قومی قوانین اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کے مطابق ہے۔

برکس ممالک نے گوہاٹی اعلامیہ اپنایا

جس کا مقصد خدمات سے آگے اپنی سرمایہ کاری کی بنیاد کو وسیع کرنا اور جدید مینوفیکچرنگ کو تیز کرنا ہے

گوہاٹی: برکس ممالک نے گوہاٹی اعلامیہ کو اپنایا ہے، جس میں منشیات کی غیر قانونی اسمگلنگ اور اس سے متعلق بین الاقوامی منظم جرائم کی روک تھام اور مقابلہ کرنے کے لیے تعاون کو مضبوط بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا گیا ہے۔ منگل کو گوہاٹی، آسام میں انسداد منشیات ایجنسیوں کے دو روزہ برکس سربراہان کی میٹنگ کے اختتام پر، گروپنگ ممالک نے مشترکہ اعلامیہ اپنایا، جس میں معلومات، انٹیلی جنس اور بہترین طریقوں کے بروقت تبادلے کو بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا گیا، جو کہ قومی قوانین اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کے مطابق ہے۔ برکس ممالک نے منشیات کی غیر قانونی اسمگلنگ کی ابھرتی ہوئی نوعیت، مصنوعی ادویات اور نیو سائیکو ایکٹیو سبسٹنسز (این پی ایس) (کے پھیلاؤ، پیشگی کیمیکلز کا رخ موڑنے، ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز اور ورچوئل اثاثوں کے غلط استعمال اور سمندری راستوں کے استحصال اور مجرمانہ نیٹ ورک کے ذریعے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے استحصال پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔ رکن ممالک نے شواہد پر مبنی، جامع اور عوام پر مبنی نقطہ نظر کے ذریعے منشیات کی طلب میں کمی، صحت مند طرز زندگی کو فروغ دینے اور کمزور حالات میں خاص طور پر بچوں اور نوجوانوں کی حفاظت کے لیے خصوصی اقدامات کو مضبوط کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اعلیٰ سطحی میٹنگ کے دوران، ہندوستان نے برکس منشیات کے قانون نافذ کرنے والی ایجنسیوں پر زور دیا کہ وہ رفتار، باہمی اعتماد اور بغیر کسی رکاوٹ کے حقیقی وقت میں انٹیلی جنس شیئرنگ پر مبنی شراکت قائم کریں جو سرحدوں سے تجاوز کرے اور بین الاقوامی منشیات کے سنڈیکیٹس کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کو قابل بنائے۔ ہندوستانی وفد کی قیادت کرتے ہوئے، ڈائریکٹر جنرل، نارکوٹکس کنٹرول بیورو، انوراگ گرگ نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ، وزیر اعظم نریندر مودی اور مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کی دور اندیش قیادت میں، ہندوستان نے منشیات کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی اپنائی ہے اور ایک تین سالہ روڈ میپ (2026-2029) ایک نیٹ ورک پر مبنی نقطہ نظر پر مبنی ہے۔ بھارت کی برکس صدارت کے موضوع ''مدافعت، جدت طرازی، تعاون اور پائیداری کے لیے مستقبل کی تیاری'' کے تحت، جو کہ عوامی فلاح اور انسانیت کو اولیت دینے والے نظریے کی عکاسی کرتا ہے۔

ہندوستان کی عالمی مینوفیکچرنگ رینکنگ میں بڑھوتری

ایسوسی ایٹڈ چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری آف انڈیا کے ایک نئے مطالعہ کے مطابق، ہندوستان دنیا کے سرکردہ مینوفیکچرنگ مقامات میں سے ایک کے طور پر اپنی پوزیشن کو مضبوط بنا رہا ہے

نئی دہلی: ایسوسی ایٹڈ چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری آف انڈیا کے ایک نئے مطالعہ کے مطابق، ہندوستان دنیا کے سرکردہ مینوفیکچرنگ مقامات میں سے ایک کے طور پر اپنی پوزیشن کو مضبوط بنا رہا ہے اور عالمی سپلائی چینز کی جاری ریلائنمنٹ کے ایک اہم مستفید کے طور پر ابھر رہا ہے۔ ایسوچیم کی رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کی اوسط مینوفیکچرنگ ترقی وبائی مرض سے پہلے کی مدت (2016-19) میں 3.44% سے بڑھ کر 2022-25 میں 4.15% ہوگئی، جو عالمی اوسط سے نیچے سے تقریباً دو فیصد پوائنٹس عالمی معیار سے اوپر ہوگئی۔ تجزیہ، جس میں دنیا کی 10 سب سے بڑی مینوفیکچرنگ معیشتوں کا احاطہ کیا گیا ہے جو کہ عالمی مینوفیکچرنگ آؤٹ پٹ کا تقریباً 65٪ حصہ رکھتی ہیں، پتہ چلا ہے کہ ہندوستان عالمی اوسط کے مقابلے میں اپنی مینوفیکچرنگ کارکردگی کو نمایاں طور پر بہتر کر کے ابھرتے ہوئے مینوفیکچرنگ لیڈرز میں سے ایک بن کر ابھرا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، وبائی مرض سے پہلے صرف چین، میکسیکو اور روس نے مینوفیکچرنگ کی ترقی عالمی اوسط سے زیادہ ریکارڈ کی تھی۔ وبائی مرض کے بعد کے دور میں، ہندوستان عالمی معیار کو پیچھے چھوڑنے میں امریکہ، فرانس، جرمنی، اٹلی اور برطانیہ میں شامل ہوا۔ عالمی مینوفیکچرنگ کا منظرنامہ بتدریج لیکن اہم تبدیلی سے گزر رہا ہے۔ کمپنیاں اب صرف کارکردگی کو نہیں دیکھ رہی ہیں؛ وہ لچک اور تنوع پر یکساں طور پر توجہ مرکوز کر رہی ہیں۔ ہندوستان کی مینوفیکچرنگ کی بہتر کارکردگی پائیدار اصلاحات اور بڑھتے ہوئے سرمایہ کاروں کے اعتماد کے اثرات کی عکاسی کرتی ہے۔ ایسوچیم نے کہا کہ ہندوستان کی بہتر مینوفیکچرنگ کارکردگی بڑھتی ہوئی گھریلو طلب، بنیادی ڈھانچے کی توسیع، بہتر لاجسٹکس، چین + 1 حکمت عملی کے تحت سرمایہ کاروں کی دلچسپی میں اضافہ، اور پیداوار سے منسلک ترغیب (PLI) اسکیموں، صنعتی راہداری کے منصوبے اور پی ایم گتی شکتی سمیت حکومتی اقدامات جیسے عوامل سے کارفرما ہے۔ اعلی ان پٹ لاگت اور جغرافیائی سیاسی غیر یقینی صورتحال کے باوجود، مالی سال 26 کی چوتھی سہ ماہی میں ہندوستان کے مینوفیکچرنگ سیکٹر میں ترقی کا جذبہ مثبت رہا۔ سروے میں پتا چلا کہ صلاحیت کا استعمال پچھلی سہ ماہی کے مقابلے میں قدرے کم ہو کر تقریباً 72 فیصد رہ گیا ہے۔

بھارت نے ایف ڈی آئی کی آمد میں ۴۴ رفیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا

جس کے بعد وزیر اعلیٰ سکھو نے وزراء اور اراکین کی تنخواہوں میں چھ ماہ کی کٹوتی کا اعلان کر دیا

نئی دہلی: تجارت اور ترقی پر اقوام متحدہ کی کانفرنس کی انویسٹمنٹ ورلڈ پر منگل کو جاری کردہ رپورٹ کے مطابق، ہندوستان نے اپنی پوزیشن دو درجے بہتر کر کے دنیا کا 11 واں سب سے بڑا براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) حاصل کرنے والا ملک بن گیا ہے، 2025 میں رقوم کی آمد تقریباً 44 فیصد اضافے کے ساتھ 89.38 بلین ڈالر تک پہنچ گئی ہے۔ یہ ملک 2024 میں 09.27 بلین ڈالر کی آمد کے ساتھ عالمی ایف ڈی آئی وصول کنندگان میں 13 ویں نمبر پر تھا۔ یو این سی ٹی اے ڈی کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ" ہندوستان نے 2025 میں سرمایہ کاری کی ایک بڑی منزل کے طور پر اپنی پوزیشن کو مستحکم کرنا جاری رکھا، جس کی حمایت ایک فعال پالیسی ایجنڈا سے ہوئی جس کا مقصد خدمات سے آگے اپنی سرمایہ کاری کی بنیاد کو وسیع کرنا اور جدید مینوفیکچرنگ کو تیز کرنا ہے۔ ہندوستان کی بحالی ترقی پذیر معیشتوں میں نسبتاً کم ہونے والے رجحان کے برعکس ہے، جہاں ایف ڈی آئی کی آمد میں صرف 2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ایشیا میں ترقی پذیر معیشتوں میں 3 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ چین نے 2025 میں 104.66 بلین ڈالر کی آمد کے باوجود عالمی ایف ڈی آئی کی منزلوں میں اپنی چوتھی پوزیشن کو برقرار رکھا جو ایک سال پہلے 24.116 بلین ڈالر تھا۔ ریاستہائے متحدہ، جو دنیا کا سب سے بڑا ایف ڈی آئی وصول کنندہ ہے، نے بھی 277 بلین ڈالر کی آمد میں 2 فیصد کمی ریکارڈ کی ہے۔ ہندوستان نے 2025 میں دنیا کے سب سے بڑے اعلان کردہ گرین فیلڈ سرمایہ کاری کے منصوبوں کو بھی راغب کیا۔ امریکہ میں مقیم الفا بیٹ (گوگل کی پیرنٹ کمپنی) نے عالمی فہرست میں سرفہرست ہندوستان میں ایک میگا ڈیٹا سینٹر کے لیے 14.5 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا۔ ہائیفرا کی طرف سے آندھرا پردیش میں 4 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کے اعلان کے بعد پولینڈ بھی ایک بڑے سرمایہ کار کے طور پر ابھرا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہندوستان میں پالیسی فریم ورک جدید مینوفیکچرنگ، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور عالمی قدر کی زنجیروں میں گہرے انضمام کی طرف مرکوز ہے۔ تاہم، ٹیرف کی غیر یقینی صورتحال، سپلائی چین کی دوبارہ ترتیب اور کمزور عالمی سرمایہ کاری کے جذبات نئے مینوفیکچرنگ اور بنیادی ڈھانچے کے وعدوں کے پیمانے پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ یو این سی ٹی اے ڈی کی رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کا بیرونی ایف ڈی آئی 2025 میں 47 فیصد بڑھ کر 35.66 بلین ڈالر ہو گیا، جو کہ ایک سال پہلے 24.26 بلین ڈالر تھا، جس سے ملک کو ایف ڈی آئی کے لیے دنیا کی اعلیٰ گھریلو معیشتوں میں 18 ویں نمبر پر پہنچنے میں مدد ملی۔ ہندوستانی کمپنیوں کے ذریعہ اعلان کردہ بیرون ملک گرین فیلڈ پروجیکٹس کی مالیت بھی 41 فیصد بڑھ کر 29.25 بلین ڈالر ہو گئی۔ رانا گروپ کا متحدہ عرب امارات (یو اے ای) میں آٹو موٹیو اور بجلی ایکویپمنٹ مینوفیکچرنگ کی سہولت کیلئے 10 بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کا اعلان سال کے دوران دنیا کے پانچ سب سے بڑے گرین فیلڈ پروجیکٹ کے اعلانات میں شامل ہے۔

فرانس کے بین الوزارتی مندوب نے پہلی ہندوستان۔فرانس کریٹیکل منرلز جوائنٹ ورکنگ گروپ کی شریک صدارت کی

نئی دہلی: فرانس کے بین وزارتی مندوب برائے اسٹریٹجک معدنیات اور دھاتوں کی فراہمی بینجمن گیلیز وٹ نے 6-7 جولائی کو نئی دہلی کا دورہ کیا۔ ہندوستان میں فرانسیسی سفارت خانے کے مطابق، نئی دہلی میں 6 جولائی کو، گیلیز وٹ نے مشترکہ سکریٹری، نیشنل کریٹیکل منرل مشن، وزارت کان کنی، قدم سندیپ وسنت کے ساتھ، تنقیدی معدنیات پر پہلے ہندوستان-فرانس مشترکہ ورکنگ گروپ کی سربراہی کی۔ گہرائی سے ہونے والے تبادلوں نے دونوں ممالک کو مشترکہ مفادات کی نشاندہی کرنے اور فرانس، ہندوستان اور دیگر اہم ممالک میں تعاون کے منصوبے تیار کرنے کی اجازت دی۔ سفارت خانے نے بتایا کہ بی آر جی ایم اور جیولوجیکل سروے آف انڈیا، جن کا دیرینہ تعاون ہے، نے بات چیت میں حصہ لیا اور تمام اہم معدنیات کی قدر کی زنجیر کے بارے میں علم کو بڑھانے کے لیے مشترکہ کام کے لیے راستے کی نشاندہی کی۔ دورے کے دوران، گیلیز وٹ نے نائب قومی سلامتی مشیر، پون کپور سے ملاقات کی، اور کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (CII) کے زیر اہتمام اقتصادی شعبوں کی وسیع رینج میں ہندوستانی کمپنیوں کے نمائندوں کے ساتھ بات چیت میں حصہ لیا۔ یہ دورہ اہم معدنیات میں تعاون کے ارادے کے فرانس۔ ہندوستان کے مشترکہ اعلامیے پر مبنی ہے، جس پر فروری 2026 میں صدر ایمانوئل میکرون کے دورہ ہند کے دوران دستخط کیے گئے تھے۔ یہ اعلامیہ دریافت، کان کنی، تحقیق اور اختراع، ویلیو چینز کے تنوع، سپلائی چین کی ریاستوں میں قریبی تعاون کے لیے ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے۔

پنڈت آنند موہن زرتشی گلزار دہلوی کے صد سالہ یوم پیدائش پر

۱۵۴ رواں مفت یونانی میڈیکل کیمپ منعقد

نئی دہلی: آل انڈیا یونانی کانگریس، دہلی کے زیر اہتمام اور حضرت شیخ علیم الدین اسعدی (جنرل سکریٹری، آل انڈیا اردو مساجد بورڈ، نئی دہلی) کی سرپرستی میں پنڈت آنند موہن زرتشی گلزار دہلوی کے صد سالہ یوم پیدائش کے موقع پر 154 واں مفت یونانی میڈیکل کیمپ بارات گھر، بارہ دری، بلی ماران، دہلی میں کامیابی کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ اس موقع پر حضرت شیخ علیم الدین اسعدی نے پروگرام کی کامیابی کے لیے بھرپور تعاون پیش کیا اور تمام انتظامات کی نگرانی کرتے ہوئے اس عوامی خدمت کے عمل کی قیادت کی۔ تقریب میں مقررین نے پنڈت آنند موہن زرتشی گلزار دہلوی کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ اردو زبان کے عظیم شاعر، ادیب اور دانشور تھے، جنہوں نے اپنی پوری زندگی اردو زبان، اس کی تہذیب اور ادبی ورثے کے فروغ کے لیے وقف کر دی۔ انہوں نے مذہبی ہم آہنگی، قومی یکجہتی اور اردو زبان کی ترویج کے لیے بے مثال خدمات انجام دیں، جنہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اس موقع پر ان کی حیات و ادبی خدمات پر مشتمل ایک مختصر کتابچہ بھی شرکاء میں پیش کیا گیا۔ کیمپ میں مردوں، خواتین اور بزرگوں سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور مفت طبی معائنہ، طبی مشورہ اور یونانی ادویات سے استفادہ کیا۔ آل انڈیا یونانی کانگریس کے قومی صدر ڈاکٹر سید احمد خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ یونانی نظام علاج صرف ایک طریقۂ علاج نہیں بلکہ انسانیت کی خدمت کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے مفت طبی کیمپ غریب، کمزور اور ضرورت مند طبقات تک بنیادی طبی سہولیات پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے یقین دلایا کہ آل انڈیا یونانی کانگریس آئندہ بھی عوامی خدمت کے ایسے پروگرام باقاعدگی سے منعقد کرتی رہے گی۔ کیمپ میں سابق ڈپٹی ڈائریکٹر سی سی آر یو ایم ڈاکٹر ذکی الدین، ڈاکٹر نجم السحر نجمی، ڈاکٹر فہیم ملک، ڈاکٹر محمود عالم، ڈاکٹر غیاث الدین صدیقی، ڈاکٹر مفتی جاوید انور، ڈاکٹر اعظمی، ڈاکٹر اطہر محمود، اسرار احمد اور حکیم مرتضیٰ دہلوی سمیت ماہر اطباء نے سینکڑوں مریضوں کا معائنہ کیا، انہیں طبی مشورے دیے اور ضرورت کے مطابق مفت یونانی ادویات فراہم کیں۔ شرکاء نے آل انڈیا یونانی کانگریس اور حضرت شیخ علیم الدین اسعدی کی ان عوامی خدمات کو سراہتے ہوئے امید ظاہر کی کہ مستقبل میں بھی اس نوعیت کے مفت طبی کیمپ مختلف علاقوں میں منعقد کیے جاتے رہیں گے تا کہ زیادہ سے زیادہ ضرورت مند افراد مستفید ہو سکیں۔

پی ایم سیتو اسکیم ملک بھر میں نافذ ہوگی

وزارت نے کہا کہ اجلاس کا نمایاں نتیجہ یہی تھا کہ بڑے صنعتی اداروں کی شراکت سے منظور کیے گئے

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے پی ایم-سیتو (پردھان منتری اسکلنگ اینڈ ایمپلائبیلٹی ٹرانسفارمیشن تھرو اپ گریڈڈ آئی ٹی آئیز (اسکیم کو ملک بھر کے 200 آئی ٹی آئی کلسٹروں میں نافذ کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اڈیشہ، گجرات اور تلنگانہ میں صنعتی تربیتی اداروں (آئی ٹی آئی) کی اپ گریڈیشن کے لیے 1,237.58 کروڑ روپے کے اسٹریٹجک سرمایہ کاری منصوبوں (SIPs) کو بھی منظوری دی گئی ہے۔ وزارت ہنرمندی کی ترقی اور صنعت کاری کے مطابق یہ فیصلہ پی ایم-سیتو کی قومی اسٹیئرنگ کمیٹی (این ایس سی) کے چوتھے اجلاس میں کیا گیا، جس کی صدارت وزارت کی سکریٹری دیباشری مکھرجی نے کی۔ اجلاس میں مختلف ریاستوں کے نمائندوں، صنعتی اداروں، بین الاقوامی ترقیاتی شراکت داروں اور دیگر متعلقہ فریقوں نے شرکت کی۔ کمیٹی نے پی ایم-سیتو کو آزمائشی مرحلے سے نکال کر ملک گیر پروگرام کی شکل دینے کی منظوری دی، جس کے تحت ریاستیں اور مرکز کے زیر انتظام علاقے اپنی صنعتی تیاری اور عمل درآمد کی صلاحیت کے مطابق اس اسکیم کو نافذ کر سکیں گے۔ وزارت کے بیان میں کہا گیا کہ یہ ایک اہم فیصلہ ہے، جس کے تحت شناخت شدہ تمام 200 آئی ٹی آئی کلسٹروں میں پی ایم-سیتو نافذ کیا جائے گا۔ قومی اسٹیئرنگ کمیٹی نے 1,237.58 کروڑ مالیت کے اسٹریٹجک سرمایہ کاری منصوبوں کو بھی منظوری دی۔ ان منصوبوں میں اڈیشہ میں جندل نوین اوسر لمیٹڈ، گجرات میں آرسیلر متل نیپون اسٹیل انڈیا اور تلنگانہ میں اپولو میڈ اسکلز سمیت دو دیگر شراکت داروں کو اینکر انڈسٹری پارٹنر کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ یہ منصوبے متعلقہ ریاستی اسٹیئرنگ کمیٹیوں کی سفارش پر منظور کیے گئے ہیں اور ان کے ذریعے ملک بھر کے متعدد آئی ٹی آئی کلسٹروں میں صنعت کی ضروریات کے مطابق جدید کاری اور اپ گریڈیشن کو فروغ دیا جائے گا۔ وزارت نے کہا کہ اجلاس کا نمایاں نتیجہ یہی تھا کہ بڑے صنعتی اداروں کی شراکت سے منظور کیے گئے یہ سرمایہ کاری منصوبے ملک بھر میں آئی ٹی آئی اداروں کی صنعت پر مبنی جدید کاری کی راہ ہموار کریں گے۔

وزیرِ اعظم مودی کو جمہوریہ انڈونیشیا کے اعلیٰ ترین سول اعزاز ''بنٹانگ آدی پورنا'' سے نوازا گیا

جکارتہ: وزیرِ اعظم جناب نریندر مودی کو آج انڈونیشیا کے صدر، عزت مآب جناب پرابووو سوبیانتو، کی جانب سے جمہوریہ انڈونیشیا کے اعلیٰ ترین سول اعزاز ''بنٹانگ آدی پورنا'' عطا کیا گیا۔ یہ اعزاز جمہوریہ انڈونیشیا کا اعلیٰ ترین سول اعزاز ہے۔ یہ اعزاز وزیرِ اعظم کو بھارت اور انڈونیشیا کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانے میں ان کی قائدانہ صلاحیتوں اور غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں دیا گیا ہے۔ وزیرِ اعظم نے اس اعزاز کو بھارت اور انڈونیشیا کے عوام اور دونوں ممالک کے درمیان صدیوں پر محیط پائیدار تہذیبی اور تاریخی تعلقات کے نام منسوب کیا۔ بھارتی وزیرِ اعظم نریندر مودی کو انڈونیشیا کے صدر پرابووو سوبیانتو نے جکارتہ میں ایک خصوصی تقریب کے دوران جمہوریہ انڈونیشیا کے اعلیٰ ترین سول اعزاز ''بنٹانگ آدی پورنا'' سے نوازا ہے۔ یہ تقریب 7 جولائی 2026 کو مودی کے انڈونیشیا کے سرکاری دورے کے دوران منعقد ہوئی۔

اے ایم یو جے این ایم سی کے ڈاکٹروں نے جڑے ہوئے گردے کے ٹیومر کا کامیابی سے آپریشن کیا

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج کے شعبہ سرجری کے ڈاکٹروں نے ایک نایاب پیدائشی گردے کی خرابی، جسے "ہارس شوکڈنی" کہا جاتا ہے، میں مبتلا مریض کے سرطان زدہ ٹیومر کو تقریباً تین گھنٹے چلے ایک پیچیدہ آپریشن کے ذریعے کامیابی سے نکال دیا، جبکہ دونوں گردوں کی کارکردگی کو بھی محفوظ رکھا گیا۔ یہ آپریشن ڈاکٹر پرویز عالم نے شعبہ سرجری کی سربراہ پروفیسر عطیہ ذکاء الرّب کی نگرانی میں انجام دیا۔ مریض "ہارس شوکڈنی" کی نایاب کیفیت میں مبتلا تھا، جس میں دونوں گردے آپس میں جڑے ہوتے ہیں۔ ٹیومر انہی جڑے ہوئے گردوں کے درمیانی حصے میں پیدا ہوا تھا، جس کی وجہ سے آپریشن نہایت پیچیدہ ہو گیا تھا کیونکہ دونوں گردوں میں خون کی فراہمی مشترک تھی۔ پروفیسر عطیہ ذکاء الرّب نے بتایا کہ گردوں کی غیر معمولی ساخت کے باعث آپریشن سے قبل انتہائی باریک بینی کے ساتھ منصوبہ بندی اور دورانِ جراحی غیر معمولی مہارت کا مظاہرہ کرنا ضروری تھا تا کہ ٹیومر مکمل طور پر نکالا جا سکے اور دونوں گردوں کی خون کی فراہمی متاثر نہ ہو۔ ڈاکٹر پرویز عالم نے بتایا کہ ٹیم کا بنیادی مقصد سرطان کا مکمل خاتمہ کرتے ہوئے گردوں کی کارکردگی کو محفوظ رکھنا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ "ہارس شوکڈنی" میں گردے کے سرطان کے کیسز نہایت نایاب ہوتے ہیں اور ایسے مریضوں کی غیر معمولی جسمانی ساخت کے باعث ان کا آپریشن اعلیٰ درجے کی جراحی مہارت کا متقاضی ہوتا ہے۔ اس کامیاب آپریشن میں نرسنگ اسٹاف کے ارکان فیروز، ہرپال اور شہنواز نے تعاون کیا، جبکہ اینستھیسیا ٹیم کی قیادت ڈاکٹر ندا نے کی۔

ہندوستان اور انڈونیشیا دہشت گردی کے خلاف ایک ہی نظریہ رکھتے ہیں: وزیر اعظم مودی

وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کے روز کہا کہ ہندوستان اور انڈونیشیا دہشت گردی کے خلاف ایک ہی مضبوط نظریہ رکھتے ہیں۔

جکارتہ: وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کے روز کہا کہ ہندوستان اور انڈونیشیا دہشت گردی کے خلاف ایک ہی مضبوط نظریہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے پہلگام دہشت گردانہ حملے کے دوران ہندوستان کی حمایت کرنے پر انڈونیشیا کی قیادت کا شکریہ بھی ادا کیا۔ انہوں نے انڈونیشیا کی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے تیزی سے بدلتے ہوئے عالمی نظام کے پیش نظر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں فوری اصلاحات کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انڈونیشیا کی پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ دہشت گردی جیسے معاملے پر ہندوستان اور انڈونیشیا کا ہمیشہ ایک واضح اور مشترکہ موقف رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ سال پہلگام میں ہونے والے خوفناک دہشت گردانہ حملے کے دوران انڈونیشیا مضبوطی سے ہندوستان کے ساتھ کھڑا رہا۔ انہوں نے صدر پرابووو سوبیانتو اور انڈونیشیا کی عوام کا شکریہ ادا کیا۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ دونوں ممالک مشترکہ ورکنگ گروپ کے ذریعے دہشت گردی کے خلاف قریبی تعاون کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انٹیلی جنس کے تبادلے۔ سائبر خطرات۔ دہشت گردی کی مالی معاونت کی روک تھام۔ اور شدت پسندی کے خاتمے جیسے شعبوں میں تعاون بڑھا کر دنیا میں امن پسند قوتوں کو مزید مضبوط بنایا جا سکتا ہے۔ وزیر اعظم نے آزاد۔ کھلے۔ اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والے ہند بحرالکاہل خطے کے لیے ہندوستان کے عزم کا اعادہ کیا اور کہا کہ اس خطے میں بحری آمد و رفت کی آزادی کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں عالمی نظام تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے اور ہندوستان اور انڈونیشیا جیسے ممالک مساوی شراکت اور موثر کردار کے خواہاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے عالمی منظرنامے میں ہندوستان کا ماننا ہے کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اصلاحات کو مزید مؤخر نہیں کیا جا سکتا۔ اپنے خطاب میں وزیر اعظم مودی نے ہندوستان اور انڈونیشیا کے تاریخی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک نے تقریباً ایک ہی دور میں آزادی حاصل کی۔ انڈونیشیا نے 1945 میں اور ہندوستان نے 1947 میں آزادی حاصل کی۔ انہوں نے کہا کہ آزاد خود مختار ملک کے طور پر انڈونیشیا کی آزادی کی تحریک کی حمایت میں ہندوستان نے اقوام متحدہ میں مضبوط آواز اٹھائی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس دور میں بیجو پٹنائک نے جس طرح وزیر اعظم سوتن سجہریر اور نائب صدر محمد حطا کو بحفاظت ہندوستان پہنچایا اس سے دونوں ممالک کے تعلقات مزید مضبوط ہوئے۔ انڈونیشیا کی پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے واضح کیا کہ دہشت گردی جیسے سنگین معاملے پر ہندوستان اور انڈونیشیا کا ہمیشہ ایک واضح اور مشترکہ موقف رہا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ دونوں ممالک دہشت گردی کے خلاف یکساں نظریہ رکھتے ہیں۔ ہندوستان اور انڈونیشیا دہشت گردی کے خاتمے کے لیے ہم خیال ہیں۔ گزشتہ سال پہلگام میں ہونے والے دہشت گردانہ حملے کے دوران انڈونیشیا مضبوطی سے ہندوستان کے ساتھ کھڑا رہا۔

آئی آئی ایم بنگلورو انڈونیشیا میں اپنا کیمپس قائم کرے گا

کیمپس آسیان خطے کے نوجوانوں کیلئے بے حد مفید ثابت ہوگا: مودی

جکارتہ: وزیراعظم جناب نریندر مودی نے آج اعلان کیا کہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ، بنگلورو (آئی آئی ایم بی) انڈونیشیا میں اپنا کیمپس قائم کرے گا۔ وزیراعظم نے کہا کہ یہ کیمپس پورے آسیان (اے ایس ای اے این) خطے کے نوجوانوں کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ یہ اعلان وزیراعظم کے انڈونیشیا کے دورے کے دوران اور انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو کے ساتھ مشترکہ پریس بیان کے موقع پر کیا گیا۔ مجوزہ کیمپس انڈونیشیا کے مالانگ میں واقع سنگھاساری خصوصی اقتصادی زون (ایس ای زیڈ) میں قائم کیا جائے گا، جو ہندوستان کے اعلیٰ تعلیمی نظام کو بین الاقوامی سطح پر وسعت دینے کی سمت ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔ یہ اعلان ہندوستان کے ممتاز تعلیمی اداروں کی عالمی توسیع میں ایک اور اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ دوبئی میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ، احمد آباد (آئی آئی ایم احمد آباد)، ابوظہبی میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، دہلی (آئی آئی ٹی دہلی) اور زنجبار میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی، مدراس (آئی آئی ٹی مدراس) کے بیرون ملک کیمپس کے کامیاب قیام کے بعد یہ اقدام اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ہندوستان تعلیم، تحقیق اور اختراع میں عالمی معیار کو فروغ دینے کے لیے ایک قابل اعتماد عالمی علمی شراکت دار کے طور پر ابھر رہا ہے۔ انڈونیشیا میں مجوزہ کیمپس انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ، بنگلورو (آئی آئی ایم بی) کا پہلا بین الاقوامی کیمپس ہوگا۔ یہ ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان مضبوط ہوتے ہوئے اسٹریٹجک اشتراک کی عکاسی کرتا ہے اور اس بات کا بھی مظہر ہے کہ ہندوستان اعلیٰ معیار کی اور کم لاگت والی تعلیم فراہم کرنے والے ایک عالمی مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے۔ یہ اقدام ہندوستان اور انڈونیشیا کے اس مشترکہ عزم کی بھی ترجمانی کرتا ہے کہ وہ ہند-بحرالکاہل خطے میں تعلیمی تعاون، انسانی وسائل کی ترقی اور علمی شراکت داری کو مزید مضبوط بنائیں گے۔ اس کیمپس کا قیام قومی تعلیمی پالیسی (این ای پی) 2020 کے وژن کو عملی جامہ پہنانے کی سمت بھی ایک اہم سنگ میل ہے، جو ہندوستان کے ممتاز تعلیمی اداروں کو بین الاقوامی سطح پر اپنی موجودگی قائم کرنے اور عالمی معیار کی تعلیم تک رسائی کو وسعت دینے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ اس کیمپس کے لیے تیار کیا گیا نصاب مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ قائدین کی تیاری کے مقصد سے مرتب کیا گیا ہے، جس میں ابھرتے ہوئے کاروباری منظرنامے کے پانچ اہم شعبوں کو شامل کیا جائے گا، یعنی: عالمی سپلائی چینز، ڈیجیٹل تبدیلی، مصنوعی ذہانت، موسمیاتی تبدیلی اور پائیداری اور صحت کی نگہداشت کا انتظام۔ ہر پروگرام کو صنعت کے ممتاز رہنماؤں، نمایاں ماہرین تعلیم، عالمی شہرت یافتہ شخصیات اور دیگر ممتاز افراد کے ساتھ تبادلۂ خیال کے ذریعے مزید مؤثر بنایا جائے گا۔

جموں میں بادل پھٹا، سیلاب اور زمین کھسکنے سے کئی گاڑیاں ملبے میں دفن

گاڑیوں کو ملبے سے نکالنے اور راستوں کو آمد و رفت کیلئے بحال کرنے میں امدادی ٹیمیں مصروف، اتر پردیش میں ہفتے بھر بارش کے امکانات، آدھے گھنٹے کی بارش میں الہ آباد کے کئی علاقے جل تھل

رفتہ رفتہ اب پورے ملک میں مانسون نے زور پکڑ لیا ہے۔ اس دوران جہاں ملک کو گرمی سے نجات مل گئی ہے اور بارش کی وجہ سے فصلوں میں جان آگئی ہے، وہیں پر ملک کے بعض علاقوں میں تیز بارش، آندھی اور بادل پھٹنے کے سبب لوگوں کو کچھ پریشانیوں کا بھی سامنا کرنا پڑا ہے۔ جموں کشمیر کے ضلع کشتواڑ میں موسلا دھار بارش کے بعد اچانک آنے والے سیلاب اور بڑے پیمانے پر زمین کھسکنے (لینڈ سلائیڈنگ) کے باعث شدید تباہی ہوئی ہے۔ ۵۴۰ رمیگاواٹ کے زیر تعمیر 'کواڑ ہائیڈرو الیکٹرک پاور پروجیکٹ' کے نزدیک کئی گاڑیاں ملبے کے نیچے دب گئیں۔ سرکاری ذرائع کے مطابق متاثرہ گاڑیوں کو ملبے سے نکالنے اور راستوں کو دوبارہ آمد و رفت کیلئے بحال کرنے کی خاطر امدادی ٹیموں اور بھاری مشینری کو فوری طور پر کام پر لگا دیا گیا ہے۔ بارش کی وجہ سے جھارکھنڈ کے کئی اضلاع میں الرٹ جاری کیا گیا ہے، وہیں اتر پردیش میں بھی ہفتے بھر بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ کشتواڑ کے ساتھ ہی ضلع ڈوڈا کے کئی علاقوں میں بھی بادل پھٹنے اور سیلابی ریلے کے باعث عام زندگی درہم برہم ہوگئی ہے اور کئی مقامات پر املاک کو نقصان پہنچا ہے۔ راحت کی بات یہ ہے کہ اب تک کسی بھی ضلع سے کسی جانی نقصان یا کسی شخص کے زخمی ہونے کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ اس تعلق سے مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے 'ایکس' پر تفصیلات جاری کیں۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ صورتحال پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے اور متاثرہ علاقوں میں ہائی الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح جھارکھنڈ میں خلیج بنگال میں بننے والے زبردست دباؤ کی وجہ سے سنیچر اور اتوار کی رات ہی سے بارش کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے جو پیر تک مسلسل جاری رہا۔ ریاست کے کئی حصوں میں موسلا دھار بارش ہونے سے عوامی زندگی متاثر ہوئی ہے، حالانکہ اس کی وجہ سے موسم خوشگوار بھی ہو گیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے ۶ رتا ۹ رجولائی ریاست کے تمام ۲۴ راضلاع کیلئے یلو الرٹ جاری کرتے ہوئے لوگوں سے محتاط رہنے کی اپیل کی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اس دوران ۴۰ رسے ۵۰ رکلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چل سکتی ہیں۔ ساتھ ہی گرج چمک اور بجلی گرنے کا بھی خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ گزشتہ ۲۴ رگھنٹوں کے دوران ۱۲ راضلاع میں اچھی بارش درج کی گئی جبکہ دیگر ۱۲ راضلاع میں ہلکی سے درمیانی درجے کی بارش ہوئی۔ اتر پردیش میں بارش کا انتظار بڑی شدت سے کیا جارہا تھا۔ پیر کو مانسون کی آمد ہوئی تو کئی اضلاع کا موسم سہانا ہوگیا۔ محکمہ موسمیات نے آئندہ ۷ ردنوں تک اتر پردیش کے موسم میں سرگرمی برقرار رہنے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ ۶ رجولائی کو مشرقی اور مغربی اتر پردیش کے کچھ مقامات پر گرج چمک کے ساتھ بارش ہونے کی امید ہے۔ اس دوران الہ آباد میں پیر کی صبح سے شروع ہوئی تو درجہ حرارت میں گراوٹ بھی درج کی گئی تاہم محض آدھے گھنٹے کی بارش میں ہی شہر کے کئی علاقوں میں پانی بھر گیا، جس سے میونسپل کارپوریشن کی تیاریوں کی پول کھلتی نظر آئی۔ اتوار کو پورے دن تیز دھوپ اور حبس کی وجہ سے لوگ بے حال رہے، لیکن پیر کی صبح موسم نے اچانک کروٹ لی۔ آسمان میں گھنے بادل چھا گئے اور شہر کے بیشتر حصوں میں تیز بارش شروع ہوگئی۔ بارش کی وجہ سے موسم خوشگوار ہوگیا، وہیں کئی اہم سڑکوں اور نشیبی علاقوں میں پانی بھرنے سے ٹریفک بھی متاثر ہوا۔ بارش کا اثر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے مجوزہ الہ آباد دورے کی تیاریوں پر بھی دکھائی دیا۔ تاہم بعد میں حالات کچھ بہتر ہوئے تو وزیر اعلیٰ کے ہاتھوں تین بجے 'پریرنا استھل' کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس کے بعد محکمہ تعمیرات عامہ (پی ڈبلیو ڈی) کے ترقیاتی کاموں کا جائزہ لینے کیلئے ایک میٹنگ بھی منعقد ہوئی۔ دریں اثنا محکمہ موسمیات نے ۷ رسے ۱۲ رجولائی کے دوران مشرقی اتر پردیش کے متعدد مقامات اور مغربی اتر پردیش کے کئی حصوں میں گرج چمک کے ساتھ بارش کی پیش گوئی کی ہے جبکہ ۱۰ راور ۱۱ رجولائی کو مشرقی اتر پردیش میں کہیں کہیں شدید سے انتہائی شدید بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مغربی اتر پردیش میں بھی کئی مقامات پر بھاری بارش کی بات کہی گئی ہے۔

بھارت برکس کے وزرائے ٹرانسپورٹ کی تیسری میٹنگ کی میزبانی کرے گا

سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے مرکزی وزیر جناب نتن گڈکری ۱۱ رجولائی کو برکس ٹرانسپورٹ وزراء کی میٹنگ کی صدارت کریں گے

نئی دہلی: ہندوستان اپنی برکس صدارت 2026 کے تحت 11 اور 12 جولائی 2026 کو مہاراشٹر کے ناگپور میں برکس کے وزراء برائے ٹرانسپورٹ کی تیسری میٹنگ کی میزبانی کرے گا۔ اس میٹنگ میں برکس کے رکن ممالک کے وزراء اور سینئر عہدیدار تیسری برکس ٹرانسپورٹ وزراء کی میٹنگ میں بنیادی ڈھانچے اور نقل و حرکت میں ٹرانسپورٹ کے شعبے کی پائیداری میں اہم ترجیحات پر غور وفکر کرنے کے لیے یکجا ہوں گے۔ یہ میٹنگس ہندوستان کی برکس صدارت کے موضوع ''استحکام، اختراع، تعاون اور پائیداری کی تعمیر (برکس) کے تحت منعقد کی جارہی ہیں، جو تکنیکی اختراع اور بہتر رابطے کے ذریعے جامع ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے برکس ممالک کے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے مرکزی وزیر جناب نتن گڈکری 11 جولائی 2026 کو برکس ٹرانسپورٹ وزراء کی میٹنگ کی صدارت کریں گے جس میں دیگر رکن ممالک کے وزراء شرکت کریں گے۔ برکس کے رکن ممالک کے درمیان نقل وحمل کے شعبے میں پالیسی سے متعلق مکالمے اور تعاون کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر قائم کیا گیا، ٹرانسپورٹ ورکنگ گروپ رکن ممالک میں پائیدار اور مؤثر نقل وحمل کے نظام کو آگے بڑھانے کے لیے ایک کلیدی طریقہ کار کے طور پر ابھرا ہے۔ روس اور برازیل کی میزبانی میں ٹرانسپورٹ ورکنگ گروپ کے پہلے دو اہم اجلاسوں کے بعد، اس تیسری میٹنگ کا مقصد بین الاقوامی ٹرانسپورٹ تعاون کو گہرا کرنا ہے۔ یہ موضوع ہندوستان کے وکست بھارت 2047 کے وژن سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے، جو اعداد وشمار پر مبنی، ماحول دوست اور قدرتی آفات سے نمٹنے کی صلاحیت رکھنے والے ٹرانسپورٹ نظام کے قیام پر زور دیتا ہے۔ الیکٹرک موبیلیٹی اور مدور معیشت کے اصولوں کو مربوط کرکے ہندوستان لاجسٹکس کی لاگت میں کمی لانا اور ایک پائیدار، کثیر جہتی نقل وحمل کے ذرائع پر مشتمل نیٹ ورک قائم کرنا چاہتا ہے، جو ماحول دوست نقل وحرکت کو تیز رفتاری سے فروغ دے۔ دو دنوں کے دوران، سینئر عہدیدار روس اور برازیل کی صدارت کے بعد سے حاصل ہونے والے نقل وحمل کے تعاون کی پیشرفت کا جائزہ لیں گے، بین الاقوامی بہترین طریقوں کا تبادلہ کریں گے اور تعاون کے ابھرتے ہوئے شعبوں پر غور کریں گے، جن میں ہوابازی کا پائیدار ایندھن (ایس اے ایف) شہری نقل وحرکت، کثیر جہتی ٹرانسپورٹ، پائیدار لاجسٹکس کی سپلائی چین، کاربن اخراج کو کم کرنا اور اے آئی پر مبنی ٹیکنالوجی کو فروغ دینا شامل ہے۔ ہندوستان اور انڈونیشیا نے آج زراعت کے شعبوں میں تعاون پر ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے ہیں۔ انڈونیشیا میں بھارتی سفیر چکرورتی نے زرعی تعاون کی سٹریٹجک اہمیت پر زور دیا کہ ہندوستان اور انڈونیشیا طویل مدتی پائیداری کے لیے ایک فریم ورک تیار کر رہے ہیں۔

بھارت انڈونیشیا کو اعلیٰ معیار کے گندم کے بیج فراہم کرے گا: مودی

یہ اعلان وزیراعظم نریندر مودی کے انڈونیشیا کے دورے کے دوران کیا گیا

جکارتہ: علاقائی غذائی استحکام کو تقویت دینے اور اسٹریٹجک تعلقات کو گہرا کرنے کے ایک اہم اقدام میں، ہندوستان نے انڈونیشیا کو 100 ٹن اعلیٰ معیار کے DWR 162 گندم کے بیجوں کی فراہمی کا اعلان کیا ہے۔ یہ اعلان وزیر اعظم نریندر مودی کے انڈونیشیا کے دورے کے دوران کیا گیا، جہاں دونوں ممالک نے غذائی تحفظ کے لچکدار نظام کی تعمیر کا عہد کیا۔ دونوں ممالک نے اپنے دوطرفہ تعلقات کو جامع اسٹریٹجک تعاون کے سنہری باب'' تک پہنچایا۔ انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو کے ساتھ آج ایک مشترکہ پریس بیان سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعظم مودی نے کہا، ہندوستانی حکومت انڈونیشیا کو خاص طور پر تیار کردہ ہندوستانی گندم فراہم کرے گی تا کہ اس کی خوراک کی حفاظت کو تقویت ملے۔'' دونوں فریقوں نے دوپہر کے کھانے کی اسکیموں اور عوامی تقسیم کے نظام کے بارے میں حل بھی شیئر کیے، پی ایم مودی نے مزید کہا کہ تعاون کو اگلی سطح تک لے جایا جارہا ہے تا کہ ہندوستان میں ترقی کی رفتار کو مزید بہتر کیا جاسکے۔ انڈونیشیا کی خوراک کی حفاظت کو مضبوط بنانے میں مدد کرنے کے لیے، وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ''ہم پائیدار کھیتی اور زرعی ٹیکنالوجی میں بہترین طریقوں کا اشتراک کریں گے۔ 21 ویں صدی ٹیکنالوجی کے ذریعے چل رہی ہے، اور ہمارے نوجوانوں کی اس میں گہری دلچسپی ہے۔ انڈونیشیا اپنی آب وہوا کی وجہ سے گندم نہیں اگاتا ہے اور پوری طرح سے درآمدات پر انحصار کرتا ہے، جو اسے دنیا کے سب سے بڑے گندم خریداروں میں سے ایک بنا دیتا ہے۔ ہندوستان اور انڈونیشیا نے آج زراعت کے شعبوں میں تعاون پر ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے ہیں۔ انڈونیشیا میں بھارتی سفیر چکرورتی نے زرعی تعاون کی سٹریٹجک اہمیت پر زور دیا کہ ہندوستان اور انڈونیشیا طویل مدتی پائیداری کے لیے ایک فریم ورک تیار کر رہے ہیں۔ ہندوستان نے انڈونیشیا کی بنیادی غذائی تحفظ کی ترجیحات کے لیے فعال طور پر تعاون بڑھایا ہے، خاص طور پر 100 ٹن اعلیٰ معیار کے DWR 162 گندم کے بیجوں کی اہم فراہمی کے ذریعے۔ یہ ایک وسیع تر، پائیدار مشغولیت کا حصہ ہے جس کا مقصد لچکدار اور پائیدار زرعی نظام تیار کرنا ہے۔

اے پی ای ڈی اے نے جھارکھنڈ سے

دبئی تک امرپالی آم کی تجارتی برآمد کی سہولت فراہم کی

نئی دہلی: وزارت تجارت اور صنعت کے تحت زرعی اور پراسیسڈ فوڈ پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (اے پی ای ڈی اے) نے 2 میٹرک ٹن (ایم ٹی) (امرپالی آم کی تجارتی برآمد کی سہولت فراہم کی ہے۔ گملا اور جھارکھنڈ کے دیوگھر کے خواہش مند بلاک سے 2 میٹرک ٹن آم کی برآمد 2 / 3 جولائی کو دبئی کو کی گئی تھی۔ یہ برآمدگی قبائلی اور خواتین کی زیر قیادت کسانوں کے اجتماعات سے برآمدات کو فروغ دینے میں ایک اور سنگ میل کا نشان ہے۔ برآمد کنسائنمنٹ میں پریمیم معیار کے امرپالی آم شامل تھے جو تین خواتین کی زیر قیادت فارمر پروڈیوسر کمپنیوں سے حاصل کیے گئے تھے۔ باغات کو قبائلی خواتین کسانوں نے برسا ہریت گرام یوجنا کے تحت تیار کیا ہے، جسے منریگا کے ساتھ مل کر لاگو کیا گیا ہے اور جھارکھنڈ کی حکومت نے اس کی حمایت کی ہے۔ متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنر اور ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر کی موجودگی میں اس کھیپ کو رسمی طور پر ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا گیا اور اس کے ساتھ اے پی ای ڈی اے، جے ایس ایل پی ایس اور دیگر متعلقہ محکموں کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ فلیگ آف دیہی پروڈیوسروں کو بین الاقوامی منڈیوں سے جوڑنے میں اے پی ای ڈی اے، حکومت جھارکھنڈ، ضلعی انتظامیہ، خواتین کی زیر قیادت ایف پی سی، برآمد کنندگان اور ترقیاتی شراکت داروں کے درمیان کامیاب تعاون کی علامت ہے۔ اس برآمد نے حصہ لینے والے کسانوں کو اہم اقتصادی فوائد فراہم کیے ہیں، خواتین کی زیر قیادت ایف پی سی کے اراکین کو مقامی مارکیٹ کی موجودہ قیمتوں سے تقریباً 180 فیصد زیادہ منافع حاصل ہوا ہے۔ یہ اقدام کاشتکاروں کی آمدنی میں اضافے کے لیے برآمدی منڈی تک رسائی کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے جبکہ برآمدات پر مبنی زراعت میں خواتین پروڈیوسرز کی زیادہ سے زیادہ شرکت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ حصہ لینے والے ایف پی سی میں سے ہر ایک کے پاس 1,500 سے زیادہ شیئر ہولڈرز ہیں اور اجتماعی طور پر 50,000 سے زیادہ ممبر کسانوں کی نمائندگی کرتے ہیں، جو اس اقدام کے فوائد کو ایک بڑی کاشتکار برادری تک پہنچاتے ہیں۔

قطر میں مقیم معروف شاعر عزیز نبیل کی منتخب اردو شاعری کا عربی ترجمہ ''تحت رماد الاحلام'' اشاعت پذیر

نئی دہلی: قطر میں مقیم معروف شاعر عزیز نبیل کی منتخب اردو شاعری کا عربی ترجمہ ''تحت رماد الاحلام'' کے نام سے شائع ہوکر منظرِ عام پر آچکا ہے۔ یہ ترجمہ معروف عربی داں اور ترجمہ نگار پروفیسر حبیب اللہ خاں (اعزازی ڈائریکٹر، ڈاکٹر ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، جامعہ ملیہ اسلامیہ) کی نگرانی میں شعبۂ عربی جامعہ ملیہ اسلامیہ کے دو نوجوان اساتذہ ڈاکٹر محفوظ الرحمٰن اور ڈاکٹر محمد عمیر نے کیا ہے۔ یہ کتاب مشہور اشاعتی ادارے وجیا بکس نے شائع کی ہے۔ اس کتاب کی رسم اجرا شعبۂ اردو، دہلی یونیورسٹی اور آئیڈیا کمیونی کیشنز کے زیر اہتمام خواجہ احمد فاروقی میموریل لائبریری، فیکلٹی آف آرٹس، دہلی یونیورسٹی میں عمل میں آئی۔ جلسے کی صدارت کرتے ہوئے ریٹائرڈ آئی اے ایس اور چیئرمین بھارتیہ شکشا بورڈ این۔ پی۔ سنگھ نے کہا کہ شاعری زندگی کی تنظیم نو کرتی ہے اور ترجمہ ناممکن ہونے کے باوجود ناگزیر عمل ہے۔ یہی وہ ترجمہ ہے جس سے فیض اٹھا کر تاریکی میں ڈوبا ہوا مغرب ہندوستان اور عرب کی روشنی سے منور ہوا۔ مہمانِ اعزازی مینیجنگ ایڈیٹر ''ہندوستان'' پرتاپ سوم ونشی نے کہا کہ ترجمے کے بغیر ہم کسی ترقی یافتہ دنیا کا تصور نہیں کر سکتے۔ ترجمہ ہی دو تہذیبوں اور جغرافیوں کو متصل کرنے کا واحد وسیلہ ہے۔ عزیز نبیل کی شاعری کا یہ ترجمہ ہندوستان اور خلیج کے درمیان ایک مستحکم ادبی اور تہذیبی رابطے کا فریضہ انجام دے گا۔ اظہارِ خیال کرتے ہوئے پروفیسر حبیب اللہ خاں نے کہا کہ عزیز نبیل کی شاعری کا استعاراتی پیرایہ ترجمہ نگار کو خاصا پریشان کرتا ہے۔ اس ترجمے میں اردو اور عربی کے الگ الگ لسانی اور تہذیب سیاق کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ اصل متن کے قریب رہے۔ صدر شعبۂ عربی، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر فوزان احمد نے عزیز نبیل کی شاعری پر مفصل اظہارِ خیال کرتے ہوئے ان کا تقابل معاصر عربی شاعری سے کیا۔ جلسے میں آئیڈیا کمیونی کیشنز کے ڈائریکٹر آصف اعظمی نے استقبالیہ کلمات پیش کرتے ہوئے کہا کہ عزیز نبیل کی شاعری میں ہندوستان اور خلیج کا عہدِ حاضر دھڑک رہا ہے۔ یہ ترجمہ عرب احباب کی فرمائش پر کیا گیا ہے۔ انھیں بہت دنوں سے تجسس تھا کہ عزیز نبیل کی شاعری سے استفادہ کیا جائے۔ اس موقع پر صاحبِ اعزاز عزیز نبیل نے اپنی دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں اس ترجمے سے بہت مطمئن ہوں۔

اے ایم یو کے محققین کو پائیدار

کنکریٹ ٹیکنالوجی پر دوسرا ہندوستانی پیٹنٹ حاصل

علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ذاکر حسین کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (زیڈ ایچ سی ای ٹی) کے شعبہ سول انجینئرنگ کے محققین کو کنکریٹ کی مضبوطی اور پائیداری میں اضافہ کرنے والی ایک جدید اور ماحول دوست ''سیمنٹی مرکب'' تیار کرنے پر ان کا دوسرا ہندوستانی پیٹنٹ حاصل ہوا ہے۔ ''سیمنٹی مرکب اور اس کی تیاری کے طریقہ کار'' کے عنوان سے اس ایجاد کو حکومتِ ہند نے 6 جولائی 2026 کو پیٹنٹ نمبر 594399 عطا کیا ہے۔ یہ ایجاد ڈاکٹر سید محمد ابراہیم، ڈاکٹر سعد شمیم انصاری اور پروفیسر سید دانش حسن نے تیار کی ہے۔ اس پیٹنٹ کی مدت درخواست داخل کرنے کی تاریخ 25 اکتوبر 2025 سے 20 برس تک مؤثر رہے گی۔ اس نئی ٹیکنالوجی میں روایتی کنکریٹ میں پرفورریٹڈ فلائی ایش سینو اسفیئرز اور خاص انداز میں منتشر نینو سیلیکا کا نظام'' شامل کیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں اعلیٰ کارکردگی کا حامل اور ماحول دوست تعمیراتی مادہ تیار ہوا ہے۔ یہ ایجاد کنکریٹ میں دراڑوں کے خلاف مزاحمت، بوجھ برداشت کرنے کی صلاحیت، خم اور کھنچاؤ برداشت کرنے کی طاقت، ساختی استحکام اور بلند درجہ حرارت کے خلاف مزاحمت میں نمایاں اضافہ کرتی ہے، جبکہ صنعتی ضمنی مصنوعات کے مؤثر استعمال سے ''آرڈنری پورٹلینڈ سیمنٹ'' کی کھپت بھی کم کرتی ہے۔ محققین کے مطابق یہ ٹیکنالوجی مضبوط، ہلکے وزن اور آگ سے محفوظ کنکریٹ کی تیاری کے لیے ماحول دوست حل فراہم کرتی ہے، جس سے گرین کنسٹرکشن اور کم کاربن انفراسٹرکچر کی ترقی کو فروغ ملے گا۔

مظلومیت کی داستان: ڈاکٹر نوہیرا شیخ اور اعظم خان

نئی دہلی رحیدرآباد: بھارت میں گزشتہ چند برسوں کے دوران اقلیتوں، خصوصاً مسلمانوں، کے حقوق، انصاف اور مساوی سلوک سے متعلق بحث مسلسل جاری رہی ہے۔ مختلف سماجی و سیاسی حلقوں کی جانب سے یہ دعویٰ کیا جاتا رہا ہے کہ بعض معاملات میں مسلمانوں کو قانونی، انتظامی اور سماجی سطح پر امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ دوسری جانب حکومت اور متعلقہ ادارے ان کارروائیوں کو قانون کے مطابق قرار دیتے ہیں۔ یہی اختلافِ رائے ملک کے سیاسی اور سماجی منظرنامے کا ایک اہم موضوع بن چکا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ متعدد مواقع پر انکاؤنٹر، بلڈوزر کارروائیاں، گرفتاریاں، طویل عدالتی مقدمات اور انتظامی اقدامات نے متاثرہ خاندانوں کو شدید مشکلات سے دوچار کیا۔ ان کا موقف ہے کہ مقدمات کے فیصلوں سے پہلے ہی بعض افراد کو عوامی سطح پر مجرم تصور کرلیا جاتا ہے، جس سے نہ صرف ان کی ساکھ متاثر ہوتی ہے بلکہ ان کے اہل خانہ بھی معاشی، سماجی اور ذہنی دباؤ کا شکار ہوجاتے ہیں۔ دوسری جانب حکومتی اداروں کا کہنا ہے کہ تمام کارروائیاں قانون اور عدالتی نگرانی کے مطابق انجام دی جاتی ہیں۔ اسی تناظر میں دو شخصیات کے نام اکثر زیرِ بحث آتے ہیں، ڈاکٹر نوہیرا شیخ اور اعظم خان۔ ان کے حامیوں کا کہنا ہے کہ دونوں نے تعلیم کے شعبے میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ان کے مطابق ڈاکٹر نوہیرا شیخ نے طبی تعلیم اور دیگر تعلیمی منصوبوں کے ذریعے نوجوانوں کو آگے بڑھانے کی کوشش کی، جبکہ اعظم خان نے مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کے قیام کے ذریعے اعلیٰ تعلیم کے فروغ میں کردار ادا کیا۔ ڈاکٹر نوہیرا شیخ کے خلاف مالی بے ضابطگیوں اور سرمایہ کاری سے متعلق مختلف مقدمات قائم ہوئے، جبکہ سرکاری اداروں نے ان الزامات کی بنیاد پر قانونی کارروائیاں کیں۔ ڈاکٹر نوہیرا شیخ ان الزامات کی تردید کرتی رہی ہیں اور ان کے حامیوں کا کہنا ہے کہ ان کے خلاف کارروائیاں سیاسی اور ذاتی محرکات پر مبنی ہیں۔ دوسری جانب متعلقہ تحقیقاتی ادارے اپنے موقف پر قائم ہیں کہ کارروائیاں دستیاب شواہد اور قانون کے مطابق کی گئیں۔ ان مقدمات کے مختلف پہلو عدالتی مراحل سے گزرتے رہے ہیں۔ اسی طرح اعظم خان کے خلاف بھی متعدد مقدمات درج کیے گئے۔ ان کے حامیوں کا موقف ہے کہ ان پر قائم کیے گئے کئی مقدمات سیاسی انتقام کی مثال ہیں، جبکہ حکومت اور تفتیشی ادارے ان مقدمات کو قانونی کارروائی قرار دیتے ہیں۔ ان مقدمات کے حوالے سے بھی مختلف عدالتوں میں سماعتیں ہوتی رہی ہیں اور متعدد معاملات میں عدالتی فیصلے سامنے آچکے ہیں۔ ان دونوں شخصیات کے حامیوں کا استدلال ہے کہ اگر ان کے تعلیمی اور سماجی منصوبے پوری رفتار سے جاری رہتے تو ہزاروں طلبہ کو معیاری تعلیم، سینکڑوں افراد کو روزگار اور معاشرے کو بہتر تعلیمی و طبی سہولیات حاصل ہوتیں۔ ان کے مطابق طویل قانونی کارروائیوں اور انتظامی مسائل نے ان منصوبوں کی رفتار کو متاثر کیا، جس کے اثرات براہِ راست ان سے وابستہ افراد پر بھی مرتب ہوئے۔ دوسری جانب ناقدین یہ بھی سوال اٹھاتے ہیں کہ اگر کسی بھی فرد یا ادارے پر مالی یا قانونی بے ضابطگیوں کے الزامات ہوں تو ان کی غیر جانبدارانہ اور شفاف تحقیقات ضروری ہیں، تا کہ انصاف ہوتا ہوا نظر بھی آئے۔ ایک مضبوط جمہوریت کی بنیاد یہی ہے کہ ہر شہری کو قانون کے مطابق منصفانہ سماعت، دفاع کا مکمل حق اور غیر جانبدار عدالتی عمل میسر ہو، خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب، طبقے یا سیاسی جماعت سے ہو۔ بھارت جیسے متنوع اور جمہوری ملک میں انصاف، قانون کی حکمرانی، مساوات اور آئینی حقوق کا تحفظ ہی قومی یکجہتی کی بنیاد ہے۔

بھارت، ۸ رسے ۹ رجولائی تک کوچی میں برکس خواتین وزراء کے اجلاس کی میزبانی کرے گا

بھارت اپنی برکس صدارت ۲۰۲۶ ر کے تحت، ۸ راور ۹ رجولائی ۲۰۲۶ رکو، کیرالہ کے کوچی میں 'برکس خواتین وزراء کے اجلاس' کی میزبانی کرے

نئی دہلی: بھارت اپنی برکس صدارت 2026 کے تحت، 8 اور 9 جولائی 2026 کو، کیرالہ کے کوچی میں 'برکس خواتین وزراء کے اجلاس' کی میزبانی کرے گا۔ برکس کے رکن ممالک کے وزراء اور وفود کے سربراہان باہمی تعاون کو مضبوط کرنے، خواتین کو بااختیار بنانے کے عمل کو آگے بڑھانے، اور سب کی شمولیت پر مبنی، لچکدار اور پائیدار ترقی کے مشترکہ عزم کا اعادہ کرنے کے لیے ایک جگہ جمع ہوں گے۔ بھارت کی برکس صدارت چار اہم ستونوں پر قائم ہے: لچک، جدت طرازی، تعاون اور پائیداری۔ خواتین کے اس خصوصی سیشن (برکس ویمن ٹریک) کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے تا کہ ان تمام شعبوں میں خواتین کو بااختیار بنانے کے عمل کو آگے بڑھایا جا سکے۔ یہ وزارتی اجلاس 'برکس ویمن ورکنگ گروپ' کے اس اجلاس کے فوراً بعد ہو رہا ہے جو 6 اور 7 جولائی 2026 کو منعقد ہوا تھا، جہاں اعلیٰ حکام نے ویمن ٹریک کے تحت ترجیحی شعبوں پر تفصیلی اور تعمیری بات چیت کی تھی۔ ورکنگ گروپ کی طرف سے رکھی گئی اس مضبوط بنیاد کو آگے بڑھاتے ہوئے، وزراء اب مجوزہ نتائج پر غور و خوض کریں گے اور برکس رکن ممالک کے درمیان تعاون کو بڑھانے کے لیے مستقبل کی حکمت عملی طے کریں گے۔ بھارت کی برکس صدارت کے موضوع ''مدافعت، جدت طرازی، تعاون اور پائیداری کے لیے مستقبل کی تیاری'' کے تحت، جو کہ عوامی فلاح اور انسانیت کو اولیت دینے والے نظریے کی عکاسی کرتا ہے، یہ وزارتی اجلاس اعلیٰ سطحی گفتگو کا ایک بہترین پلیٹ فارم ثابت ہوگا۔ اس میں خواتین کی قیادت کو فروغ دینے، معاشی مواقع بڑھانے، ڈیجیٹل اور مالیاتی شمولیت کو مضبوط کرنے، کاروباری صلاحیتوں کو پروان چڑھانے، اور ماحولیاتی تبدیلیوں، غذائی تحفظ اور غذائیت میں خواتین کے کردار کو تسلیم کرنے پر بات چیت کی جائے گی۔ یہ مباحثے عملی تعاون کو بڑھانے اور صنفی برابری کی طرف پیش رفت کو تیز کرنے کے لیے برکس رکن ممالک کی مشترکہ خواہشات کی عکاسی کریں گے۔ اس وزارتی اجلاس کے ساتھ ساتھ مختلف نمائشوں کا بھی اہتمام کیا جائے گا، جن میں دیہی ترقی، سائنس اور ٹیکنالوجی (ایس ٹی ای ایم)، غذائیت، تعلیم اور دیگر کئی شعبوں میں 'خواتین کی قیادت میں ترقی' کے حوالے سے بھارت کی کامیابیوں کو پیش کیا جائے گا۔ اس پروگرام میں ایک اہم توسیعی اجلاس اور نامور ماہرین، پالیسی سازوں اور تجربہ کار افراد کے درمیان مختلف موضوعات پر پینل ڈسکشنز بھی شامل ہوں گے، جو تجربات کے تبادلے، نئے طریقوں کو شیئر کرنے اور خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے باہمی شراکت داری کو فروغ دینے کا ایک بہترین موقع فراہم کریں گے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

افغانستان کے سابق تیز گیند باز

شاپورزدران نے ۳۸ رسال کے عمر میں لی آخری سانس

افغانستان کرکٹ بورڈ نے 'ایکس' پر لکھا کہ بورڈ سابق تیز گیند باز شاپور زدران کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ شاپور زدران افغانستان کرکٹ کی بنیاد رکھنے والے کھلاڑیوں میں سے ایک تھے۔'افغانستان کے سابق تیز گیند باز شاپور زدران کا انتقال ہو گیا ہے۔ انہوں نے 38 سال کی عمر میں آخری سانس لی ہے۔ زدران ایمیون سسٹم سے منسلک ایک سنگین بیماری 'ہیموفیگوسیٹک لمفو ہسٹیوسائٹوسس' میں طویل عرصے سے مبتلا تھے۔ان کا علاج دہلی–این سی آر کے ایک اسپتال میں چل رہا تھا۔افغانستان کرکٹ بورڈ نے شاپور زدران کے انتقال کی خبر اپنے 'ایکس' ہینڈل پر دی۔ بورڈ نے اپنی پوسٹ میں لکھا کہ افغانستان کرکٹ بورڈ سابق تیز گیند باز شاپور زدران کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔شاپور زدران افغانستان کرکٹ کی بنیاد رکھنے والے کھلاڑیوں میں سے ایک تھے۔ان کے لگن، جوش اور غیر متزلزل عزم نے ہمارے ملک میں اس کھیل کی ترقی اور فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔'' شاپور زدران کے چھوٹے بھائی کے مطابق گزشتہ سال اکتوبر میں ان کی طبیعت بہت زیادہ بگڑ گئی تھی۔ اس کے بعد افغانستان کے ڈاکٹروں نے انہیں بہتر علاج کے لیے ہندوستان جانے کا مشورہ دیا۔ راشد خان اور محمد نبی اپنے پرانے ساتھی سے ملنے اسپتال پہنچے تھے۔ زدران کی موت کی خبر دنیائے کرکٹ کے لیے ایک بڑا صدمہ ہے، محض 38 سال کی عمر میں انہوں نے دنیا کو الوداع کہہ دیا۔قابل ذکر ہے کہ شاپور زدران افغانستان کے سب سے بہترین کھلاڑیوں میں سے ایک رہے۔ ٹی-20 ورلڈ کپ 2012 میں انہوں نے ہندوستان کے خلاف کھیلتے ہوئے سلامی بلے باز گوتم گمبھیر اور وریندر سہواگ کو آؤٹ کیا تھا۔ گمبھیر بولڈ ہوئے تھے تو وریندر سہواگ کو وکٹ کیپر کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہوئے۔ اس میچ میں انہوں نے 4 اوور کی گیند بازی میں 33 رن دے کر 2 وکٹ حاصل کی تھی۔ افغانستان کے لیے شاپور زدران نے 44 ونڈے اور 36 ٹی-20 بین الاقوامی مقابلے کھیلے، جس میں انہوں نے بالترتیب 43 اور 37 وکٹ لیے۔

میرا عالمی کپ کا سفر ختم، لیکن...

فیفا عالمی کپ ٹورنامنٹ سے پرتگال کے باہر ہونے پر غمزدہ رونالڈو کا ردعمل

رونالڈو نے کہا کہ ''یہ میرا آخری ورلڈ کپ تھا، اب میرے پاس اپنے اہل خانہ کے ساتھ وقت گزارے کا موقع ہوگا۔ میں کبھی بھی جلد بازی میں اور جذبات میں بہہ کر فیصلے نہیں لیتا ہوں۔'' 'فیفا عالمی کپ 2026' کے راؤنڈ آف-16 میں اسپین کے خلاف شکست کے ساتھ ہی پرتگال مقابلے سے باہر ہوگیا ہے۔ اس شکست نے فٹبال کے کروڑوں مداحوں کو افسردہ کیا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ ذکر کرسٹیانو رونالڈو کا ہو رہا ہے۔ 41 سالہ اسٹار فٹبالر نے پہلے ہی واضح کر دیا تھا کہ یہ ان کے کیریئر کا آخری عالمی کپ ہوگا۔ اسپین سے شکست کے بعد رونالڈو جذباتی نظر آئے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی کپ سے اس طرح باہر ہونا مایوس کن ہے۔ میں نے اپنا سب کچھ جھونک دیا اور اپنی جانب سے پوری کوشش کی۔ میں مطمئن بھی ہوں کہ میں نے کوئی کمی نہیں چھوڑی ہے۔ یہ میرا آخری عالمی کپ تھا، اب میرے پاس اپنے اہل خانہ کے ساتھ وقت گزارے کا موقع ہوگا۔ میں جلد بازی میں کسی بھی قسم کا فیصلہ نہیں کروں گا۔ میں کبھی بھی جذبات میں بہہ کر فیصلے نہیں لیتا ہوں۔ اپنے بین الاقوامی کیریئر کو یاد کرتے ہوئے رونالڈو نے پرتگال کے لیے حاصل کی گئی کامیابیوں کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے پرتگال کے لیے 3 بڑے خطاب جیتے ہیں۔ کرسٹیانو رونالڈو سے قبل پرتگال نے ایک بھی خطاب نہیں جیتا تھا۔ قومی ٹیم کا سب سے بڑا خطاب 2016 کی یورپی چمپئن شپ ہے اور سچ کہوں تو وہ میرے لیے عالمی کپ جیتنے جیسی بڑی کامیابی ہے۔ رونالڈو کی کپتانی میں پرتگال نے 2016 میں یورپی چمپئن شپ جیتی تھی۔ اس کے علاوہ 2019 اور 2025 میں ٹیم نے 'یوای ایف اے' نیشنز لیگ کا خطاب بھی جیتا تھا۔ حالانکہ یورو کپ والے بیان سے اشارے مل رہے ہیں کہ وہ 2028 میں برطانیہ اور جمہوریہ آئرلینڈ کی میزبانی میں ہونے والا یورو کپ کھیل سکتے ہیں۔ عالمی کپ سے باہر ہونے کے فوراً بعد پرتگال کے ہیڈ کوچ رابرٹو مارٹینز نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ اس فیصلے پر رونالڈو نے ان کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ''مجھے ان کے ساتھ کام کر کے بہت اچھا لگا۔ وہ شاندار کوچ اور بہترین انسان ہیں۔ انہوں نے پرتگال کے لیے جو کیا ہے، اس کے لیے ان کی ستائش ہونی چاہئے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کے مستقبل کے لیے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ رونالڈو نے کہا ہے کہ کسی بڑے ٹورنامنٹ سے باہر ہونا ہمیشہ تکلیف دہ ہوتا ہے، یہ عالمی کپ تھا اور ہماری ٹیم مستقبل بہتر کارکردگی پیش کر رہی ہے۔ میری نظر میں ہم نے اچھا کھیلا ہے۔ میچ کوئی بھی رخ اختیار کر سکتا تھا، لیکن فٹبال ایسا ہی کھیل ہے۔ اب ہمیں خود کو سنبھال کر آگے بڑھنا ہوگا۔ کرسٹیانو رونالڈو کا ورلڈ کپ جیتنے کا خواب اس شکست کے ساتھ نامکمل رہ گیا ہے۔ اب دنیا کی نظر اس بات پر ہوگی کہ وہ بین الاقوامی فٹبال کھیلیں گے یا کچھ عرصے کے بعد اپنے مستقبل کے حوالے سے حتمی فیصلہ لیں گے۔ کرسٹیانو رونالڈو نے واضح کیا ہے کہ اسپین کے خلاف کھیلا گیا میچ ان کے کیریئر کا آخری ورلڈ کپ مقابلہ تھا۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 کے پری کوارٹر فائنل میں پرتگال کی اسپین کے ہاتھوں 0-1 سے شکست کے بعد اسٹار فٹبالر شدید غمزدہ دکھائی دیے۔ ٹورنامنٹ سے باہر ہونے پر رونالڈو کے ردِعمل اور میچ کے احوال کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

مایوسی اور دکھ کا اظہار: رونالڈو نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ انہیں اس انداز میں ٹورنامنٹ سے باہر ہونے پر شدید دکھ ہے۔ ورلڈ کپ جیتنے کا ان کا خواب ایک بار پھر ادھورا رہ گیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ انہوں نے گراؤنڈ میں اپنی بھرپور کوشش کی اور اپنا بہترین کھیل پیش کیا۔ وہ اس بات پر مطمئن ہیں کہ انہوں نے اپنی ذمہ داری پوری دیانتداری سے نبھائی۔ رونالڈو کا ماننا تھا کہ اس میچ میں اسپین کی خوش قسمتی ان کے ساتھ تھی، کیونکہ مقابلہ انتہائی سخت تھا اور کسی بھی جانب جا سکتا تھا۔

فیفا عالمی کپ ۲۰۲۶ ر: بلجیم نے امریکہ کو ۱-۴ سے بری طرح ہرایا

پرتگال کے کپتان کرسٹیانو رونالڈو نے چند عمدہ حملے کیے، جبکہ نونو مینڈیش کا ڈیفلیکٹیڈ شاٹ کراس بار سے ٹکرا کر واپس آ گیا۔

'فیفا عالمی کپ 2026' کے 'راؤنڈ آف 16' کے آج 2 اہم مقابلے کھیلے گئے، جن میں ایک مقابلہ یکطرفہ ثابت ہوا، اور دوسرا مقابلہ انجری ٹائم پہنچ کر انتہائی دلچسپ انداز میں ختم ہوا۔ بلجیم اور امریکہ کے درمیان کھیلے گئے مقابلہ میں بلجیم نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے شریک میزبان امریکہ کو 1-4 سے شکست فاش دے دی اور کوارٹر فائنل میں جگہ بنائی۔ اس سے قبل اسپین اور پرتگال کا مقابلہ انتہائی دلچسپ ثابت ہوا، کیونکہ 90 منٹ کے کھیل میں دونوں ہی ٹیمیں کوئی گول نہیں کر پائی تھیں۔ میچ جب پنالٹی شوٹ آؤٹ کی طرف بڑھ رہا تھا، تبھی انجری ٹائم میں اسپین کے کھلاڑی میکل میرینو نے گول داغ کر پرتگال کو ٹورنامنٹ سے باہر کر دیا۔ اب کوارٹر فائنل مقابلہ اسپین اور بلجیم کے درمیان ہی کھیلا جائے گا۔ سیٹل اسٹیڈیم میں کھیلے گئے بلجیم اور امریکہ کے درمیان مقابلہ میں ریڈ ڈیولز نے آغاز سے اختتام تک اپنی برتری برقرار رکھی اور میزبان ٹیم کو واپسی کا کوئی موقع نہیں دیا۔ بلجیم نے میچ کا آغاز جارحانہ انداز میں کیا اور نویں منٹ میں چارلس ڈی کیٹیلیئر ے نے گول کر کے ٹیم کو برتری دلا دی۔ امریکہ نے 31ویں منٹ میں ملک ٹل مین کے ڈیفلیکٹیڈ گول کی بدولت اسکور 1-1 سے برابر کر دیا، لیکن یہ خوشی زیادہ دیر برقرار نہ رہ سکی۔ صرف 2 منٹ بعد ہی ڈی کیٹیلیئر ے نے اپنا دوسرا گول داغ کر بلجیم کو دوبارہ برتری دلا دی۔ دوسرے ہاف میں بھی بلجیم کا غلبہ برقرار رہا۔ 57ویں منٹ میں ہانس ویناکن نے تیسرا گول کر کے امریکہ کی واپسی کی امیدوں کو تقریباً ختم کر دیا۔ اس کے بعد انجری ٹائم (3+90) میں رومیلو لوکاکو نے چوتھا گول داغ کر بلجیم کی 1-4 کی شاندار فتح پر مہر لگا دی۔ بلجیم نے پورے میچ میں منظم اور پراعتماد کھیل پیش کیا۔ دوسری جانب امریکہ برابری کا گول کرنے کے باوجود میچ میں اپنی رفتار برقرار نہ رکھ سکا اور مسلسل دباؤ میں دکھائی دیا۔ بلجیم اور امریکہ کے مقابلے اسپین اور پرتگال کا میچ بہت مختلف رہا۔ اسپین نے آخری لمحات میں گول کر کے پرتگال کو 0-1 سے شکست دی۔ میچ کا واحد گول میکل میرینو نے انجری ٹائم (1+90ویں منٹ) میں کیا۔ اس جیت کے ساتھ اسپین نے کوارٹر فائنل میں جگہ بنا لی، جبکہ کرسٹیانو رونالڈو کی پرتگال ٹیم کا ٹورنامنٹ میں سفر ختم ہوگیا۔ میچ کے پہلے ہاف میں دونوں ٹیموں نے کئی اچھے مواقع بنائے، لیکن کوئی بھی انہیں گول میں تبدیل نہ کر سکی۔ اسپین کے لیے میکل اویارزابال کے پاس برتری دلانے کا بہترین موقع تھا، لیکن ان کا شاٹ ہدف سے باہر چلا گیا۔ دوسری جانب گول کیپر دیوگو کوسٹا نے ایلکس بائنا کے شاندار کرلنگ شاٹ کو روک کر پرتگال کو ابتدائی نقصان سے بچا لیا۔ پرتگال نے بھی مسلسل اسپین کے دفاع پر دباؤ برقرار رکھا۔ کپتان کرسٹیانو رونالڈو نے چند عمدہ حملے کیے، جبکہ نونو مینڈیش کا ڈیفلیکٹیڈ شاٹ کراس بار سے ٹکرا کر واپس آ گیا۔ اس کے باوجود پرتگال کی پوری ٹیم میچ میں ایک بھی گول کرنے میں ناکام رہی۔ دوسرے ہاف میں دونوں ٹیمیں محتاط رہیں اور مقابلہ بغیر کسی گول کے آگے بڑھتا رہا۔

ٹی ۲۰ ر ورلڈ کپ جیتنا ناقابل فراموش لمحہ، ٹیم پر بے حد فخر ہے

آسٹریلیا کی کپتان سوفی مولینیو نے ویمنز ٹی ۲۰ ر ورلڈ کپ کا خطاب جیتنے کے بعد کہا ہے کہ انہیں اپنی ٹیم پر بے حد فخر ہے

آسٹریلیا کی کپتان سوفی مولینیو نے ویمنز ٹی ۲۰ ر ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کا خطاب جیتنے کے بعد کہا ہے کہ انہیں اپنی ٹیم پر بے حد فخر ہے اور یہ کامیابی ان تمام کھلاڑیوں اور معاون عملے کی مشترکہ محنت کا نتیجہ ہے۔ آسٹریلیا کی کپتان سوفی مولینیو نے ویمنز ٹی ۲۰ ر ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کا خطاب جیتنے کے بعد کہا ہے کہ انہیں اپنی ٹیم پر بے حد فخر ہے اور یہ کامیابی ان تمام کھلاڑیوں اور معاون عملے کی مشترکہ محنت کا نتیجہ ہے۔ آئی سی سی سے خصوصی گفتگو میں ۲۸ ر سالہ مولینیو نے کہا ''مجھے اپنی ٹیم پر بے حد فخر ہے۔ فائنل سے پہلے بھی مجھے اس گروپ پر پورا اعتماد تھا۔ ہم ایک دوسرے کے لیے کھیلتے ہیں اور یہی ہماری سب سے بڑی طاقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ۶ ر ماہ کے دوران پوری ٹیم نے سخت محنت کی اور ہر کھلاڑی نے ذمہ داری نبھائی۔ میں خود کو خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ مجھے اتنے شاندار ساتھیوں کے ساتھ کھیلنے اور ٹیم کی قیادت کرنے کا موقع ملا۔ فائنل میں آسٹریلیا نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا اور انگلینڈ کو ۱۵۰ ر رن تک محدود رکھا، پھر ۱۸ ر ویں اوور کے آغاز میں ہی ہدف حاصل کر کے ساتواں ویمنز ٹی ۲۰ ر ورلڈ کپ خطاب اپنے نام کر لیا۔ مولینیو نے کہا کہ رن کے تعاقب کے دوران میں مسلسل دباؤ میں تھی۔ جب جیت کے لیے صرف تین رن باقی رہ گئے تب جا کر سکون ملا۔ فتح کے بعد جذبات کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ کپتان نے کہا کہ بطور حریف کی حیثیت سے ورلڈ کپ جیتنے کا احساس مختلف ہوتا ہے۔ ذمہ داری زیادہ ہوتی ہے اور ہر لمحہ شدت سے محسوس ہوتا ہے، لیکن جب ٹیم کامیاب ہوتی ہے تو اس کی خوشی بھی کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ مولینیو نے ٹورنامنٹ میں شاندار گیند بازی کرتے ہوئے سات میچوں میں ۱۱ ر وکٹ حاصل کئے اور آسٹریلیا کی سب سے کامیاب گیند باز رہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹیم نے دباؤ کے لمحات سے نمٹنے کے لیے بھرپور تیاری کی تھی اور یہی منصوبہ فائنل میں کامیابی کی بنیاد بنا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ لارڈز کی بالکونی میں آنجہانی شین وارن کے مشہور انداز میں تصویر کھنچوانے کا خیال ایلس پیری کا تھا، جسے پوری ٹیم نے پسند کیا۔

اداکارہ ہیما مالنی نے بتائی دھرمیندر کی آخری خواہش

کہا۔ سنی اور بابی بہت اچھے ہیں، ہم ہمیشہ ساتھ

بالی ووڈ اداکارہ اور رکن پارلیمنٹ ہیما مالنی نے حال ہی میں بابی دیول اور سنی دیول 'سنگ بانڈ سنگ' بات کی۔ اسی کے ساتھ انہوں نے دھرمیندر کی آخری خواہش کے بارے میں بتایا۔ عظیم اداکار دھرمیندر اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ان کا نومبر 2025 میں انتقال ہوگیا۔ دھرمیندر کو پدم بھوشن اعزاز بھی ملا۔ ہیما مالنی نے یہ اعزاز قبول کیا تھا۔ عظیم اداکار دھرمیندر اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ ان کا نومبر 2025 میں انتقال ہوگیا۔ دھرمیندر کو پدم بھوشن اعزاز بھی ملا۔ ہیما مالنی نے یہ اعزاز قبول کیا تھا۔ اس دوران ہیما مالنی جذباتی بھی ہوگئی تھیں۔ اب ہیما مالنی نے دھرمیندر کی آخری خواہش سے متعلق بات کی اور سنی-بابی کے بارے میں بھی بتایا۔ ہندی رش سے بات چیت میں ہیما مالنی نے دھرمیندر کی آخری خواہش بتائی۔ ہیما مالنی نے کہا، ''دھرمیندر جی ہمیشہ کہتے تھے کہ جتنا ہو سکے، بچوں کے ساتھ رہیے۔ فیملی کے ساتھ رہیے، وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ فیملی کو ہمیشہ ایک ایک ساتھ رہنا چاہئے۔ آج کے وقت میں یہ سب سے ضروری ہے۔ جواب کم ہو رہا ہے۔ بچے الگ ہو جا رہے ہیں۔ دھرم جی کہتے تھے فیملی کے ساتھ رہیے۔ انہیں جوڑے رکھئے۔ کام ہوتا رہے گا، لیکن فیملی کو سب سے زیادہ اہمیت دینی چاہئے۔'' اسی کے ساتھ انہوں نے سنی دیول اور بابی دیول سے متعلق بھی بات کی۔ انہوں نے کہا، ''وہ بہت اچھے ہیں۔ سنی بہت سوئٹ ہیں۔ سنی اچھے ہیں۔ وہیں بابی دیول بہت اچھے ہیں۔ ہم سب ہمیشہ سے ساتھ ہیں۔ ہم لوگ پبلیسٹی نہیں کرتے ہیں، لیکن اندر سے ہم سب ساتھ ہیں اور اچھے ہیں۔ ہم سب ایک ہیں۔ ہم ایک ہیپی فیملی ہیں۔'' واضح رہے کہ دھرمیندر اور ہیما مالنی کی شادی 1980 میں ہوئی تھی۔ دھرمیندر کی یہ دوسری شادی تھی۔ ان کی پہلی شادی پرکاش کور کے ساتھ ہوئی تھی۔ دھرمیندر نے پہلی بیوی کو طلاق دیئے بغیر ہیما مالنی سے شادی کی تھی۔ ہیما مالنی اور دھرمیندر کے دو بیٹیاں ایشا اور اہانا دیول ہیں۔ وہیں پہلی شادی سے دھرمیندر کو 4 بچے ہیں، سنی دیول، بابی دیول، اجیتا دیول اور وجیتا دیول ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سبھی لوگ بہت خوش ہیں۔ کہیں کسی طرح کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

کامیڈی کا تڑکا: بھائی تیرا اسٹار ہے' میں ساتھ نظر آئیں گے راگھو جویال

بھائی تیرا اسٹار ہے'' کو ایسٹ ووڈ پکچرز پیش کر رہا ہے، جبکہ یہ ایسٹ ووڈ پکچرز اور انڈین اسٹوریز ۲ ر کی مشترکہ پیشکش ہے۔

ممبئی: ''بھائی تیرا اسٹار ہے'' کو ایسٹ ووڈ پکچرز پیش کر رہا ہے، جبکہ یہ ایسٹ ووڈ پکچرز اور انڈین اسٹوریز 2 کی مشترکہ پیشکش ہے۔ فلم کی ہدایت کاری وویک بی اگروال نے کی ہے، جبکہ کہانی سودیپتو سرکار اور وویک بی اگروال نے تحریر کی ہے۔ فلم کی پروڈیوسرز اونتیکا ہری، سنیل روپانی اور وویک بی اگروال ہیں۔ ہدایت کار وویک بی اگروال کی کامیڈی فلم ''بھائی تیرا اسٹار ہے'' میں اداکار راگھو جویال، سنجے کپور اور چندن رائے سانیال پہلی بار ایک ساتھ اسکرین پر جلوہ بکھیریں گے۔ فلم سازوں نے منگل کے روز فلم کی شاندار اسٹار کاسٹ کی پہلی جھلک جاری کی، جس میں ان باصلاحیت فنکاروں کو دکھایا گیا ہے جو اس کامیڈی اور تفریح سے بھرپور فلم کو یادگار بنانے والے ہیں۔ فلم میں راگھو جویال مرکزی کردار اجے سنگھ ادا کر رہے ہیں۔ فلم میں برکھا سنگھ، نہاریکا این ایم، وکلپ مہتا، ویوان بھٹینا، نکی انیجا والیا، پاروتی اوما ناکٹن، ٹینا دیسائی، ونیت بیپ کمار، ناصرال اجیہ اور دیو بی اگروال بھی اہم کرداروں میں نظر آئیں گے۔ فلم کے ٹیزر میں کہانی کی زیادہ تفصیلات سامنے نہیں لائی گئیں، لیکن اس میں کامیڈی، ڈرامے اور دلچسپ ہنگاموں سے بھرپور تفریح کا وعدہ ضرور کیا گیا ہے۔ ''بھائی تیرا اسٹار ہے'' کو ایسٹ ووڈ پکچرز پیش کر رہا ہے، جبکہ یہ ایسٹ ووڈ پکچرز اور انڈین اسٹوریز 2 کی مشترکہ پیشکش ہے۔ فلم کی ہدایت کاری وویک بی اگروال نے کی ہے، جبکہ کہانی سودیپتو سرکار اور وویک بی اگروال نے تحریر کی ہے۔ فلم کی پروڈیوسرز اونتیکا ہری، سنیل روپانی اور وویک بی اگروال ہیں۔ یہ فلم 30 جولائی کو سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔ وویک بی اگروال نے انگریزی فلم ''لینڈ گولڈ وومین'' پروڈیوس کی تھی، جسے بہترین انگریزی فیچر فلم کا قومی فلم ایوارڈ ملا تھا۔ ان کے پروڈکشن کریڈٹ میں ''کوئین''، ''بابمے ویلویٹ''، ''اڑتا پنجاب''، ''سپر 30''، ''83''، ''دی گرل آن دی ٹرین'' اور ''وکرم ویدھا'' جیسی کامیاب فلمیں شامل ہیں۔ انہوں نے 2018 میں بھارت کی پہلی نیٹ فلکس اوریجنل سیریز ''سیکریڈ گیمز'' بھی پروڈیوس کی، جس کے پہلے سیزن کی تمام آٹھ اقساط کی نگرانی بھی انہوں نے کی تھی۔ اس کے علاوہ وہ ارجن رام پال کی فلم ''آئی سی یو'' کی ہدایت کاری بھی کر چکے ہیں۔ راگھو جویال نے ''ڈانس انڈیا ڈانس 3'' میں بطور کنٹسٹنٹ اور فائنلسٹ شرکت کے بعد شہرت حاصل کی۔ وہ ''فیئر فیکٹر: خطروں کے کھلاڑی 7'' میں بھی نظر آ چکے ہیں۔ سال 2024 میں انہیں ایکشن تھرلر ''کل'' اور ویب سیریز ''دی باسٹرڈز آف بالی ووڈ'' سے نمایاں شناخت ملی۔

فرانس کی ٹیم سے متعلق سوشل میڈیا پوسٹ پر امیتابھ بچن تنقید کی زد پر

بالی ووڈ کے سینئر اداکار امیتابھ بچن فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے دوران فرانس کی قومی فٹ بال ٹیم سے متعلق سوشل میڈیا پر کی گئی ایک پوسٹ کے بعد شدید تنقید اور بحث کا مرکز بن گئے ہیں۔ بالی ووڈ کے سینئر اداکار امیتابھ بچن فیفا ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء کے دوران فرانس کی قومی فٹ بال ٹیم سے متعلق سوشل میڈیا پر کی گئی ایک پوسٹ کے بعد شدید تنقید اور بحث کا مرکز بن گئے ہیں۔ ۶ ر جولائی ۲۰۲۶ء کو امیتابھ بچن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر فرانس کی ابتدائی ٹیم کے نسلی پس منظر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ''فرانس کی ورلڈ کپ ۲۰۲۶ء ٹیم، فرانسیسی ٹیم ! ۱۱ ر کھلاڑیوں میں ۱۰ ر سیاہ فام اور ایک سفید فام! سیاہ فاموں کی طاقت۔'' یہ پوسٹ دیکھتے ہی دیکھتے وائرل ہوگئی اور سوشل میڈیا پر ہزاروں صارفین نے اس پر اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اگرچہ بعض افراد نے اسے محض ایک مشاہدہ قرار دے کر امیتابھ کا دفاع کیا، تاہم بڑی تعداد میں صارفین نے ان پر نسل کو غیر ضروری طور پر موضوع بنانے اور تمام کھلاڑیوں کی مشترکہ فرانسیسی شناخت کو نظر انداز کرنے کا الزام عائد کیا۔ متعدد صارفین کا کہنا تھا کہ فرانسیسی قومی ٹیم کے تمام کھلاڑی، خواہ ان کا نسلی یا خاندانی پس منظر کچھ بھی ہو، فرانس کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان کے مطابق فرانسیسی فٹ بال ٹیم طویل عرصے سے ملک کے کثیر الثقافتی معاشرے کی عکاسی رہی ہے۔ کئی صارفین نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ کھلاڑیوں کے جلد کے رنگ کو زیر بحث لانے کی ضرورت ہی کیا تھی، کیونکہ بین الاقوامی کھیلوں میں شناخت کی بنیاد قومیت ہونی چاہیے، نسل نہیں۔ اس تنازع نے ایک بار پھر عالمی فٹ بال میں نسل، ہجرت اور قومی شناخت سے متعلق جاری بحث کو تازہ کر دیا ہے۔ فرانس کی موجودہ ٹیم میں افریقہ، کیریبین اور یورپ سے تعلق رکھنے والے خاندانوں کے کھلاڑی شامل ہیں، جو ملک کی متنوع آبادی کی عکاسی کرتے ہیں۔ ادھر میدان میں فرانس کی توجہ اپنی ورلڈ کپ مہم پر مرکوز ہے۔ دیدیے دیشامپ کی کوچنگ میں فرانس نے پیراگوئے کو ۰-۱ ر گول سے شکست دے کر کوارٹر فائنل میں جگہ بنائی، جہاں کپتان کیلیان ایمباپے نے پنالٹی پر واحد اور فیصلہ کن گول کیا۔ اب فرانس کا مقابلہ کوارٹر فائنل میں مراکش سے ہوگا۔

کرن جوہر کی دھرما پروڈکشنز کو ''رامائن'' کی تقسیم کے حقوق ملے

ہدایت کار نتیش تیواری کی میگا بجٹ فلم 'رامائن' کی ریلیز سے قبل ایک بڑی کاروباری پیش رفت سامنے آئی ہے

ہدایت کار نتیش تیواری کی میگا بجٹ فلم ''رامائن'' کی ریلیز سے قبل ایک بڑی کاروباری پیش رفت سامنے آئی ہے۔ تازہ رپورٹس کے مطابق کرن جوہر کی دھرما پروڈکشنز نے فلم کے ہندوستان میں تھیٹر تقسیم (ڈسٹری بیوشن) کے حقوق حاصل کر لیے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہ معاہدہ تقریباً ۲۵۰ ر کروڑ روپے میں طے پایا ہے۔ بالی ووڈ کے فلم ساز کرن جوہر کی دھرما پروڈکشنز نتیش تیواری کی انتہائی متوقع فلم ''رامائن'' کی ہندوستانی تقسیم کار (ڈسٹری بیوٹر) بن گئی ہے۔ فلمی صنعت سے وابستہ متعدد تازہ رپورٹس کے مطابق دھرما پروڈکشنز نے فلم کے ہندوستان بھر میں تھیٹر ڈسٹری بیوشن کے حقوق حاصل کرنے کے لیے تقریباً ۲۵۰ ر کروڑ روپے کا معاہدہ کیا ہے، جسے حالیہ برسوں کے سب سے بڑے ڈسٹری بیوشن سودوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق فلم کے پروڈیوسر نمت ملہوترا نے مختلف تقسیم کار کمپنیوں کو فلم کے تقریباً ۳۰ ر منٹ کے خصوصی مناظر دکھائے تھے تاکہ مناسب شراکت دار کا انتخاب کیا جا سکے۔ بتایا جاتا ہے کہ انہی مناظر سے متاثر ہو کر دھرما پروڈکشنز نے اس منصوبے میں دلچسپی ظاہر کی۔ ابتدائی مذاکرات تقریباً ۵۰۰ ر کروڑ روپے سے شروع ہوئے، تاہم بعد ازاں دونوں فریقین کے درمیان تقریباً ۲۵۰ ر کروڑ روپے میں معاہدہ طے پایا۔ یہ فلم دو حصوں پر مشتمل ایک بڑے سینما منصوبے کے طور پر تیار کی جا رہی ہے۔ پہلے حصے میں رنبیر کپور بھگوان رام، سائی پلوی سیتا اور یش راون کے کردار میں نظر آئیں گے۔ اس کے علاوہ سنی دیول ہنومان، روی دوبے لکشمن، ارون گوول دشرتھ، لارا دتہ کیکئی، رکول پریت سنگھ شورپنکھا اور دیگر معروف فنکار بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ فلم کے بین الاقوامی اجرا کے لیے بھی بڑے پیمانے پر تیاری جاری ہے۔ رپورٹس کے مطابق بیرونِ ملک مارکیٹ میں فلم کی تقسیم کے لیے عالمی سطح کے ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک کے ساتھ شراکت داری متوقع ہے، جبکہ فلم کو عالمی ناظرین تک پہنچانے کے مقصد سے امریکہ میں بھی اس کی ابتدائی تشہیری سرگرمیاں شروع کی جا چکی ہیں۔ دوسری جانب فلم کے بارے میں یہ قیاس آرائیاں بھی زور پکڑ رہی ہیں کہ اس کا ٹریلر یا خصوصی پروموشنل ویڈیو رواں ماہ جاری کی جا سکتی ہے، اگرچہ اس حوالے سے ابھی تک باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا۔ فلم کے شائقین سوشل میڈیا پر اس منصوبے کو سال کی سب سے زیادہ متوقع ہندوستانی فلم قرار دے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ 'رامائن: پارٹ ون' کو دیوالی ۲۰۲۶ء کے موقع پر سینما گھروں میں پیش کیا جائے گا، جبکہ اس کا دوسرا حصہ ۲۰۲۷ء میں ریلیز کرنے کا منصوبہ ہے۔ یہ فلم جدید وی ایف ایکس، بڑے پیمانے کی پروڈکشن اور بین الاقوامی معیار کی تکنیکی ٹیم کے باعث پہلے ہی خاصی توجہ حاصل کر چکی ہے۔